
شریمد بھگوت گیتا

شریمد بھگوت گیتا

مہابھارت

مہاراجہ شانتنو کے تین بیٹے تھے سب سے بڑے رانی کے پیٹ یعنی گنگا کے پیٹ سے دیوبرت تھے جو کہ بعد میں بھیشم پتامہ کہلائے۔ اور رانی ستیہ وتی کے بطن سے چترانگد اور وچتر ویریہ تھے چترانگد لاولد مر گئے۔ وچتر ویریہ سے دو بیٹے تھے۔ بڑے دھرت راشٹر جو پیدائشی ہونے کی وجہ سے گدی پر نہ بیٹھ سکتے تھے۔ اور دوسرے پانڈو تھے جو راجہ ہوئے دھرت راشٹر دریودھن وغیرہ سو بیٹے تھے

اور پانڈو کے یدھشٹر، بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو پانچ بیٹے تھے۔ دریودھن اور اس کے بھائی یعنی راجہ دھرت راشٹر کے پتر کورو کہلاتے تھے اور مہاراجہ پانڈو کے لڑکے یدھشٹر، بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو پانڈو کہلاتے تھے راجہ پانڈو کے بعد چونکہ ان کی اولاد کم عمر تھی۔ اس واسطے مجبوراً دھرت راشٹر کو راج کا کام کاج سنبھالنا پڑا۔ راج کمار جوان ہو گئے۔ دریودھن کو پانڈو پھوٹی آنکھ سے بھی نہ بھاتے تھے۔ اس نے ورناوت کی سیر کے بہانے سے پانڈوؤں کو وہاں بھیجا۔ وہاں پر اس نے ان کے قیام کے لئے "لاکھا محل" بنوا رکھا تھا جس کی تعمیر میں جا بجا منوں آتش گیر مادہ استعمال کیا گیا تھا۔ دریودھن کا خیال تھا کہ پانڈوؤں کے "لاکھا محل" کے قیام کے بعد اس کو آگ لگا دی جائے گی۔ پانڈو جل مریں گے اور میں بے کھٹکے راج کروں گا۔ مگر دریودھن کے اس منصوبے کا پتہ شری ودرجی کو چل گیا۔ انہوں نے "لاکھا محل" سے نکلنے کے لئے ایک خفیہ سرنگ تیار کروا دی اور پانڈوؤں کو دریودھن کے ارادہ سے مطلع کر دیا چنانچہ "لاکھا محل" میں دریودھن کی طرف سے ایک بڑی بھاری ضیافت کا انتظام کیا گیا۔ پانڈو "لاکھا محل" میں جا کر ٹھہرے۔ رات کو موقع پا کر دریودھن کے آدمیوں نے محل کو آگ لگا دی مگر ودرجی کے انتظام کے مطابق پانڈو آگ لگنے سے پہلے ہی محل سے باہر جا چکے تھے۔

جا کو راکھے سائیاں مار سکے نہ کوئے
بال نہ بانکا کر سکے چاہے سب جگ بیری ہوئے

محل کے کھنڈرات میں سے ایک بھکارن بڑھیا اور اُس کے پانچ بیٹوں کے پنجر ملے سبنے سمجھا کہ پانڈو جل مرے ہیں اب پانڈو برہمنوں کے بھیس جہاں تہاں پھرنے لگے۔ انہی ایّام میں انھوں نے سُنا کہ مہاراجہ درو پد نے اپنی بیٹی دروپدی کے سوئمبر کو رچایا ہے لہٰذا وہ اسی بھیس میں وہاں پہونچ گئے۔

دروپدی سوئمبر

سوئمبر کا دن آ پہونچا۔ پنڈال میں تمام مہمان اپنے اپنے منصب کے مطابق تشریف فرما تھے۔ عین درمیان مہاراجہ درو پد نے ایک ایسا چکر بنوا کر لگوایا تھا جو کہ ایک بہت ہی بلند ستون کے اوپر گھومتا تھا اور اس میں ایک سنہری مچھلی بنی ساتھ ہی ساتھ گھومتی راجہ درو پد نے اعلان کیا تھا جو بہادر ستون

کے نیچے رکھے ہوئے کڑھائے میں بھرے ہوئے تیل میں سے مچھلی کا عکس دیکھ کر اس کی آنکھ کو اپنے تیر کا نشانہ بنائے گا وہی دروپدی کا پتی بننے کا حقدار ہوگا۔

دروپدی بھی جے مال لے کر پنڈال میں آ گئی اب راجے مہاراجے اپنی اپنی کمانیں لے کر باری باری سے اپنی نشستوں پر سے اُٹھ کر مچھلی کی آنکھ کا نشانہ بنانے لگے مگر سب ہی ناکام رہے اور شرمندہ ہو کر اپنی جگہوں پر جا کر بیٹھ گئے سارے پنڈال میں اداسی کی لہر دوڑ گئی۔ کیا دروپدی کنواری ہی رہے گی یہ سوچ کر مہاراجہ دروپد اس طرح سے گویا ہو گئے۔

حاضرین مجلس!۔ کیا اس سوئمبر میں کوئی بھی ایسا ویر نہیں ہے جو کہ ادھکاری دروپدی کو پراپت کر سکے یہ سن کر مہاویر ارجن سے نہ رہا گیا وہ دیگر کشتریوں کی اُڑتی ہوئی ہنسی نہ برداشت کر سکے انھوں نے یدھشٹر سے مچھلی کی آنکھ کا نشانہ بنانے کی اجازت چاہی۔ پانچوں بھائی برہمنوں کی صف میں بیٹھے ہوئے تھے یدھشٹر نے ارجن کو اجازت دیدی اور وہ ستون کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ مہا تپسوی ارجن کو براہمن کے بھیس میں ستون کے پاس کھڑے ہوئے سب راجگان مہاراجگان حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے ارجن نے راجہ دروپد سے

کہا آپ کا اعلان ہے کہ مچھلی کی آنکھ کا اپنے تیر سے نشانہ کرنے والا دروپدی کا پتی ہوگا۔ اگر اجازت ہو تو میں اپنا کمال دکھاؤں۔

راجہ دروپد نے اجازت دیدی۔ ارجن نے پہلے تیر سے تو اس متحرک مچھلی کی آنکھ چیر کر رکھ دی دوسرا تیر ایسا چلایا کہ چکر بھی مچھلی سمیت زمین پر آرہا۔ دروپدی نے آگے بڑھ کر جے مال اس کے گلے میں ڈال دی راجاؤں نے مشورہ کیا کہ اس کشتری کماری کو برہمن نہ لے جانے پاوے اس پر حملہ کر کے دروپدی کو اس سے چھین لینا چاہیے لیکن جونہی انھوں نے اپنی تجویز کو عملی صورت دینا چاہا ارجن نے مارے بانوں کی مار کے ان کی وہ گت بنا کہ بھگدڑ سی مچ گئی

پانڈو دروپدی کو لے کر اپنی جائے قیام پر پہونچے۔ یہ جاننے کے لئے کہ سوئمبر کی شرط جیتنے والا برہمن کون ہے۔ دھرشٹ دیومن دروپدی کا بھائی بھی مہاراجہ دروپد کی اجازت سے پانڈوں کا تعاقب کر رہا تھا۔

آنند کند بھگوان شری چندر جی مہاراج

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے جب ارجن کو سوئمبر کی شرط جیتتے ہوئے دیکھا تو سوچا کہ یہ دیر برہمن ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وہ بھی پانڈوں کی کٹیا میں پہونچے۔

پانڈوں کی ماں مہارانی کنتی بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی بھوا تھی۔ بھگوان جب شری بلرام جی کے ساتھ کٹیا میں پہونچے تو کنتی اُن کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئی۔

پانڈوں نے بھی شری کرشن چندر جی کا نام سُنا ہوا تھا اور اُن کے سنہری کارنامے بھی سُن رکھے تھے اُن کو سوئمبر کے پنڈال میں دیکھا تھا لیکن اب جب ان کو پتا چلا کہ وہ اُن کے ماموں کے لڑکے ہیں تو اُن کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی اور بھگوان کو جب یہ پتہ چلا کہ برہمن کے بھیس میں اُن کی بھوا کا لڑکا دیر ارجن تھا تو وہ بھی کمال خوش ہوئے پھر تو سب بھائی باری باری سے آپس میں گلے ملے۔ درشٹ دیومن باہر کھڑا ہوا یہ دوح پرور

نظارہ دیکھ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر کہ دروپدی کا پتی مہاراجہ پانڈو کا پتر مہاویر ارجن ہے وہ بہت ہی خوش ہوا اور وہ اپنے پاؤں راجہ درو پد کو یہ خوش خبری سُنانے کے لئے وہاں سے واپس ہو گیا۔

بھگوان نے پانڈووں کو ہر طرح سے تسلی دی اور کہا کہ گھبرائیں نہیں ہمیشہ راستی کی ہی فتح ہوتی ہے۔ آپ ثابت قدمی سے ڈٹے رہیں ایک دن ایسا آوے گا کہ آپ کو دنیا بھر کی مسرتیں نصیب ہوں گی دشمن کو نیچا دیکھنا پڑیگا اس کا ناش ہو جائے گا۔

اور باتوں ہی باتوں میں پانڈووں نے جان لیا کہ کرشن منش نہیں ساکشات بھگوان ہیں جنہوں نے محض اپنے بھگتوں کی بیڑا پار کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا ہے پھر کیا تھا وہ باری باری سے اُن کے چرنوں میں گر پڑے اب انہیں کیا پرواہ تھی پر بھو اُن کے یوگ کھیشم کی ذمہ داری لے چکے تھے ہر طرح سے اُن کو دلاسے دے کر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج اپنی راجدھانی شری دوارکا پوری کو لوٹ گئے۔

پانڈووں کا کوروؤں سے آدھا علاقہ حاصل کرنا

راجہ دروپد نے جب یہ سنا کہ دروپدی کے سوئمبر کی شرط جیتنے والا ارجن تھا تو وہ بہت ہی خوش ہوا اس نے بڑی ہی دھوم دھام سے اس کی شادی پانچوں پانڈووں سے کر دی کیونکہ جب دروپدی کو لے کر پانڈو اپنی کٹیا میں لئے تھے انھوں نے دروازے پر دستک دی تھی اور کہا تھا کہ ماتا جی ہم آج ایک اچھولیہ رتن لائے ہیں تو ہماری ماتا نے اندر سے آواز دی تھی کہ پانچوں آپس میں بانٹ لو۔ چنانچہ کنتی کے اس کہنے کے مطابق دروپدی کی شادی پانچوں بھائیوں سے ہی ہوئی تھی۔

ہستناپور میں جب یہ خبر پہنچی کہ پانڈو زندہ ہیں اور دروپدی کو سوئمبر میں جیتنے والا ارجن تھا۔ تو پانڈووں کے مداح خوشی کے شادیانے بجانے لگے اور دریودھن کے تو یہ خبر سن کر دیوتا کوچ کر گئے۔

مہاتما ودرجی بھیشم پتامہ اور درون آچاریہ سے مشورہ کیا کہ پانڈووں اور کوروں کے مابین جو

جھگڑا ہے اُسے مٹا دیا جائے جس سے کل کی مریادا بنی رہے اور یہ قضیہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ چنانچہ باہم مشورہ کر کے یہ تینوں مہاراجہ دھرت راشٹر کے پاس گئے اور لاکھا محل کی داستان اور دریودھن کی مکاری کا قصہ اُسے سُناتے ہوئے کہا کہ دریودھن نے جس اخلاقی گراوٹ کا ثبوت دیا ہے وہ بات اب ہر ایک پر روشن ہو چکی ہے۔ پانڈوؤں نے کتنی مصائب برداشت کی ہیں وہ آج اپنے ستیہ کے بل پر ترقی کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں رعایا اُن کے ساتھ ہے۔

ایک بات اور بھی ہے کوروں اور پانڈووں کی دشمنی خاندان کی تباہی کا باعث بھی ثابت ہو سکتی ہے لہٰذا آپ منصف مزاجی سے پانڈووں کو یہاں بلا کر اُن کا آدھا راج دے دیں آپ ایسا ضرور کر دیویں اور ابھی کر دیویں۔ بصورت دیگر رعیت آپ کو بدنام کرے گی۔

دھرت راشٹر نے بات مان لی اور آدھا راج پانڈووں کا دینا قبول کر لیا اس نے شری بھیشم پتامہ سے کہا کہ آپ اچھی طرح کی ساعت دیکھ کر پنچال تشریف لے جائیے اور پانڈووں کو لے آئیے تاکہ اُن کو نصف علاقہ دے دیا جائے۔ ۱۲

دریودھن کو جب یہ پتہ چلا کہ پانڈووں کو نصف راج دیا جا رہا ہے تو اس نے صدائے احتجاج بلند کی۔
دھرت راشٹر اپنی عادت کے مطابق لگے اس کی ہاں میں ہاں ملانے مگر شری ودر جی شری بھیشم پتامہ جی اور شری
درون آچاریہ جی نے اس سے صاف کہہ دیا کہ اگر پانڈووں کو ان کا نصف علاقہ نہ دیا گیا تو وہ مستعفی گرہ کر دیں گے
اور سلطنت کے کسی کام میں بھی حصہ نہ لیں گے۔ یہ دھمکی کارگر ہوئی اور دھرت راشٹر نے نصف راج پانڈووں کو
دینا قبول کر لیا۔

پانڈووں کو طلب کیا گیا اور اتفاق رائے سے ان کو نصف راج دے دیا گیا کھانڈو پرستھ کا علاقہ
ان کے حصہ میں آیا۔ ماہر فن کاریگروں کو بلا کر راجدھانی تعمیر کروائی گئی۔ چند ہی دنوں میں ایک عظیم الشان شہر
کھڑا کر دیا گیا۔ پانڈو سکھ سے راج کرنے لگے انہوں نے ایک عظیم الشان راجسو یگیہ رچایا دریودھن ان کی
ترقی و اقبال دیکھ کر جل بھن کر راکھ ہو گیا جہاں سارا استھان دھرم پتر یدھشٹر کی ترقی کو دیکھ کر خوش
ہو رہا تھا وہاں دریودھن کے کلیجے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔

یگیہ شالہ میں پانڈووں نے ایک عظیم الشان مایا محل تعمیر کروایا تھا جو کہ اپنی نظیر آپ تھا اس میں پانی سے

بربز حوض خشک زمین دکھائی دیتے تھے اور زمین پانی کے حوض ــــــ!

دریودھن اور اس کا ماموں شکنی ایک بار تو پانی میں گرتے گرتے بچے اور دوسری بار زمین کے ایک مربع ٹکڑے کو حوض سمجھ کر نہانے کے لئے کپڑے وغیرہ اتارنے کے لئے تیار ہو گئے یہ دیکھ کر دروپدی نے قہقہہ لگایا اور یہ کہہ کر کہ ــ

چکا چوند سے بھون کی بگڑ گیا سب طور
اندھے کی اولاد ہے سوجھے کیونکر ٹھور

دریودھن کا تمسخر اڑایا۔ دروپدی کے یہ چند الفاظ دریودھن کے حسد کی جلتی ہوئی آگ پر تیل کے مترادف تھے وہ اس وقت تو غصے کو پی گیا مگر ہستناپور پہونچ کر وہ پانڈووں کو نیچا دکھانے کے اپائے سوچنے لگا

دروپدی چیرھرن

دریودھن اور اُس کے ماموں شکنی نے باہم مشورہ کر کے پانڈووں کو ہستنا پور میں مدعو کیا۔ ظاہرا طور پر اُن کی بہت ہی خاطر و مدارات کی مگر اندر ہی اندر وہ جوا کھیلنے کی سکیم مرتب کر چکے تھے۔ چنانچہ ایکدن جب سب چھوٹے بڑے اکٹھے بیٹھے تھے۔ دریودھن کے اشارے سے شکنی نے مہاراجہ یدھشٹر سے کہا کہ آؤ ذرا پانسے پھینک ہی دل لگی کا سامان کیا جاوے۔ یدھشٹر نے مخالفت کی مگر تمام کوروؤں نے جو کہ جوا کھیلنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے تھے انھیں اکسایا۔ پانڈو اس بہلاوے کی تہہ میں کیا راز ہے یہ سمجھ نہ سکے۔ یدھشٹر نے جوا کھیلنا منظور کر لیا۔ چوسر بچھی۔ شکنی کو پانسے پھینکتے دیکھ کر ودر وغیرہ کا ماتھا ٹھنکا انھوں نے لڑکوں کو تو منع کیا اور دھرت راشٹر کو سمجھایا لیکن اُس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ بھائی بھائی دل بہلاوے کا سامان کر رہے ہیں۔ ذرا کھیل لینے دو کھیل پورے جوش کے ساتھ کھیلا جانے لگا۔ یدھشٹر داؤ پر داؤ ہارنے لگے۔

یہاں تک کہ وہ راج پاٹ اپنے سبھی ۱ بیزاپنے بھائیوں تک کو بھی ہار گئے۔ سب حیران تھے پانڈو اب بھکاری بن چکے تھے۔ اتنے میں شکنی نے ایک اور چال پھینکا اس نے کہا یدھشٹرا اگلی بار آپ دروپدی کو داؤ پہ لگائیں اگر جیت جائیں تو جو کچھ آپ نے ہارا ہے سب آپ کو واپس مل جائے گا۔ یدھشٹر کی تو جوئے کے سبب عقل ماری گئی تھی وہ تیار ہو گئے مگر دربار میں بیٹھے ہوئے بھیشم۔ ودر اور درون وغیرہ کو یہ بات نہایت ہی نامناسب معلوم ہوئی انھوں نے دریودھن کو منع کیا مگر اس کا گستاخانہ رویہ دیکھ کر وہ وہاں سے چلنے کے لئے تیار ہو گئے مگر درباریوں نے انھیں روک لیا پھر بھی شری ودرجی احتجاج کے طور پر وہاں سے چلے گئے۔ جب مہاراج یدھشٹر نے دروپدی کو بھی ہار دیا۔ تو کوروں کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی انھوں نے پانڈوں پر آوازے کسے مگر وہ بیچارے سر جھکائے ہوئے چپ بیٹھے تھے اور اپنے آپ کو دھتکار رہے تھے۔

دریودھن نے اسی وقت ایک آدمی راج بھون میں بھیجا کہ دروپدی کو دربار میں لے آئے وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر کہنے لگا۔ دروپدی ایک دستر ا ہے وہ دربار میں آنے کے لئے تیار نہیں ہے نیز وہ اپنے تئیں ہاری ہوئی خیال نہیں کرتی۔ اس پر دریودھن کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی اس نے دوشاسن کو

بھیجا کہ دروپدی کو بالوں سے پکڑ کر کھینچتا ہوا لے آئے چنانچہ دوشاسن نے ایسا ہی کیا۔ دروپدی کی قابل رحم حالت دیکھ کر سبھی دکھی ہوا ٹھے۔ مگر انیائے کے دربار میں کسی کی ایک نہ چلی۔ پانڈو تو داس بنے بیٹھے تھے وہ تو کچھ بول ہی نہ سکتے تھے دروپدی نے کہا مہاراجہ یدھشٹر اپنے بیٹیں ہار دینے کے بعد مجھے داؤ پر لگانے کا کوئی حق نہ رکھتے تھے۔ لہٰذا میں داسی کیسے ہوئی؟ نیائے ہونا چاہیئے۔ مگر دریودھن نے اس کی ایک نہ سنی اس نے دوشاسن کو حکم دیا کہ اسے سر دربار ننگی کیا جائے بھیم اب تک خاموش تھا۔ مگر اب وہ چپ نہ رہ سکا وہ گدا لے کر دریودھن پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا کہ مہاراجہ یدھشٹر نے اُسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ انھوں نے کہا ہم ہارے ہوئے ہیں نیز داس بن چکے ہیں۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ بھیم خاموش ہو گئے مگر اس نے کہا کہ دوشاسن نے جن ہاتھوں سے دروپدی کے بالوں کو پکڑا ہے میں انھیں ضرور توڑ دوں گا۔ یہ سن کر دریودھن نے پانڈوں کو اور بھی چڑانے کے خیال سے دوشاسن سے کہا کہ دروپدی کو ننگی کر کے میری ران پر بٹھا دو۔ چاروں سو شور مچ گیا بھیم نے دوسرا عہد کیا کہ دریودھن جس ران پر دروپدی کو بٹھانا چاہتا ہے میں اُسے بھی توڑ دوں گا اور اس کا سینہ چیر کر اس کا خون پیوں گا۔ شری بھیشم دیوا ودردون آچاریہ وغیرہ

یہ دیکھ کر دھکارتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ دوشاسن دروپدی کی ساڑھی کھینچنے لگا۔ دروپدی نے اس وقت بھگوان کو یاد کیا اور انھوں نے ایسا کی پکار سُن ایسا لیلا رچائی کہ وہ ساڑھی میلوں لمبی ہوگئی دربار میں اس کے کئی ڈھیر لگ گئے۔ دوشاسن اُسے کھینچتا کھینچتا تھک گیا۔ مگر دروپدی ننگی نہ ہوسکی وہ تھک کر بیٹھ گیا دروپدی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی بستی کے ست کا بل دیکھ کر سب دنگ تھے۔ جب دروپدی کو ہوش آئی تو مہاراجہ دھرت راشٹر نے کہا

"پُتری میں تیرے پتی برت دھرم کا بل دیکھ کر بہت خوش ہوں ور مانگ۔

دروپدی نے کہا آپ اگر ور دینا چاہتے ہیں تو یہ دیجئے۔ کہ پانڈووں کو ان کا ہارا ہوا راج پاٹ واپس دیدیا جائے۔"

دھرت راشٹر نے کہا۔ "تتھا استو"

ازاں بعد پانڈووں کا راج پاٹ ان کو واپس دے دیا گیا۔ مہاراجہ دھرت راشٹر نے مہاراجہ یدھشٹر کو دریودھن وغیرہ کو معاف کرنے کے لئے کہا۔ مہاراجہ یدھشٹر نے انھیں صدق دل سے معاف

مگر سیاہ باطن دریودھن کے دل میں اب بھی پاپ تھا۔

جب مہاراجہ یدھشٹر بھائیوں سمیت اپنے راجدھانی کو جانے کے لئے تیار ہوئے تو دریودھن نے عقل اور آنکھوں کے اندھے دھرت راشٹر کو پھر سے پٹی پڑھائی اور اس کو مجبور کر کے ایکبار پھر جو منز کھیلی۔ اور مہاراجہ یدھشٹر کو دوبارہ جوا کھیلنے کے لئے مجبور کیا گیا۔

ابکی بار شرط یہ تھی کہ جو ہارے اسے مع اس کے رفقا کے بارہ برس کا بن باس تیرھواں سال وہ اس طور پہ گذارے کہ کوئی اسے اور اس کے رفقا کو پہچان نہ سکے اگر پہچان لیا جائے تو مزید تیرہ برس کا بن باس اسے بھوگنا پڑے گا۔

مہاراجہ یدھشٹر پھر ہار گئے لہٰذا عہد کے مطابق انہیں بن باس قبول کرنا پڑا۔ وہ بھائیوں نیز دروپدی سمیت بنوں کو روانہ ہو گئے۔

پانڈوں کو بنوں کو جاتے دیکھ کر ہستناپور کی رعایا مشتعل ہو گئی انہوں نے پانڈوں کا تعاقب کیا اور انہیں واپس آجانے کے لئے مجبور کیا۔ مگر مہاراجہ یدھشٹر نے سب کو تسلی دے کر واپس کر دیا اور کہا کہ

تیسرہ پرنس کے بعد ہم پھر آپ کے درمیان ہوں گے۔

پانڈو بن باس

پانڈو بن باس کا سماچار سُن کر سارے بھارت میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ اکثریت یہ چاہتی تھی کہ کوروؤں زبردستی سے نام و نشان مٹا دیا جائے اور راج سنگھاسن پر مہاراجہ یدھشٹر کو بٹھا دیا جائے یہاں تک کہ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بھی یہی چاہتے تھے لیکن دھرم پتر مہاراجہ یدھشٹر کی دھرم پرائنتا کے سامنے کسی کی ایک نہ چلی لیکن بھگوان کرشن چندر جی کے غصے کا کوئی ٹھکانا نہ تھا اور تیرہ سال کے بعد بدلہ لینے کا عہد کرنے کے بعد شانت ہوئے

انھوں نے کہا کہ بھیم وغیرہ نے جو عہد کئے ہیں وہ تیرہ سال کے بعد میں ان سے ضرور بالضرور پورے کرواؤں گا۔

ارجن کا شستر پراپت کرنا

زمانہ جلاوطنی میں ایک دن سب پانڈو بیٹھے ہوئے یہ مشورہ کر رہے تھے کہ آئندہ جنگ میں بھیشم کرن اور درون آچاریہ جی کو کس طرح سے مغلوب کیا جائے گا کیونکہ وہ مہابلی ہیں اس مسئلہ پر غور ہو ہی رہا تھا کہ شری ویاس دیو جی مہاراج وہاں تشریف لے آئے۔ پانڈووں نے اُن کا پُرجوش استقبال کیا اور انھوں نے ان کے حسنِ سلوک سے خوش ہو کر یدھشٹر کو شری سمرتی ودیا پڑھائی اور کہا کہ اس سے بھگوان شنکر اور دیوراج اندر پرسن ہو جاتے ہیں اس ودیہ کی بدولت ارجن ہر دو دیوتاؤں کو پرسن کر کے ان سے دویہ شستر حاصل کر سکے گا مہرشی ویاس دیو تو وہاں سے تشریف لے گئے مگر ارجن شستر حاصل کرنے کے لئے بیحد بیتاب ہو گیا۔ چنانچہ مہاراجہ یدھشٹر نے اس کو وِدیا سکھا دی اور وہ تپسیا کر کے بھگوان شنکر کو پرسن کرنے کے لئے روانہ ہو گیا اور وہاں جا کر ایسی کٹھن تپسیا کی کہ بھگوان شنکر نے پانچ مہینوں کے بعد ہی پرسن ہو کر اسے پاشوپت

نامی شستر دیا اور ساتھ ہی ہدایت فرمائی کہ بلا اشد ضرورت کے اسے ہرگز استعمال میں نہ لانا دیوراج اندر بھی تشریف لے آئے اور بہت سے دو یا استر ارجن کو دیئے یہاں پر ہی بس نہیں کی بلکہ ارجن کو اپنے ساتھ سورگ میں بھی لے گئے۔ ارجن کے اندر پوری کے قیام کے دوران میں ہی راکشسوں نے اندر پوری پر چڑھائی کر دی ارجن نے سب کو مار بھگایا۔ اس سے دیوراج اندر نے اور بھی خوش ہو کر ارجن کو بہترین قسم کا مزید اسلحہ عطا کیا۔

14

مہابیر ہنومان جی کے درشن

ارجن کی طویل غیر حاضری کے سبب کیا پانڈو اور کیا دروپدی سب کے سب بہت ہی اداس رہتے تھے چنانچہ یہ طے پایا کہ دل بہلاوے کے لئے تیرتھ یاترا کی جاوے ازاں بعد یہ تیرتھ یاترا کے لئے روانہ ہو پڑے اور شری پود کا آشرم سے ہوتے ہوئے گندھ مارن پربت پر جا پہنچے ایک دن بھیم اور دروپدی جنگل میں گھوم رہے تھے کہ کہیں سے اڑتا ہوا ایک بہت بڑا کنول کا پھول دروپدی کے پاس آگرا۔

ویسا پھول انھوں نے آج تک نہ دیکھا تھا۔ ہردوے نے سوچا کہ اس قسم کے پھولوں کا ایک ہار گوندھ کر مہاراجہ
یدھشٹر کو بھینٹ کیا جائے۔ دروپدی نے بھیم سے کہا کہ مجھے بھی بن پڑے۔ ایسے پھول اکٹھے کیجئے۔ بھیم نے
دروپدی کو تو ڈیرے پر بھیج دیا اور خود گراں تر پھولوں کی تلاش میں نکلے۔ تھوڑی دور گئے ہوں گے دیکھتے
کیا ہیں کہ ایک بہت بڑا بندر راستے میں بڑے آرام سے سو رہا ہے۔ بھیم نے اس کے پاس کھڑے ہو کر اُسے
پاؤں سے پرے ہٹانا چاہا مگر کامیاب نہ ہوا۔ بھیم غرور کے ساتھ گرجا۔ بندر نے آنکھیں کھولیں بھیم کی طرف
دیکھا اور کہا اپنا راستہ لو یہاں زور آزمائی سے کام نہ چلے گا۔ اس پر بھیم کو بہت ہی غصہ آیا اس نے چاہا کہ
بندر کی دُم پکڑ کر اُسے ایک طرف ہٹا دوں مگر سارا زور لگانے کے باوجود بھی بندر ایک انچ بھر کی برابر بھی نہ سرکا
پھر تو بھیم سمجھ گیا کہ ہو نہ ہو یہ کوئی دیوتا ہے۔ لہٰذا اس نے نرم رویہ اختیار کر کے کہا مہادیو! آپ کون ہیں؟ میں
باوجود اپنی ساری طاقت کے خرچ کر نے کے آپ کو رتی بھر بھی ہلا نہیں سکا۔ اس سے صاف ظاہر ہے
کہ آپ ضرور کوئی دیوتا ہیں یا کوئی مہا پُرش ہیں لہٰذا مجھے میری حرکت کے لئے کشما کریں اور مجھے بتائیں کہ
آپ کون ہیں؟

بھیم کی بات سن کر بندر نے کہا بھرآتا بھیم میں تمہارا ہی بھائی ہوں میں بھگوان شری رام چندر جی مہاراج کا چرن سیوک پون پتر ہنومان ہوں تم بھی وایو پتر ہو۔ لہٰذا ہم دونوں بھائی ہیں میں تمہارا حوصلہ اور ہمت دیکھ کر بہت ہی خوش ہوں یہ کہہ کر انہوں نے بھیم کو گلے سے لگا لیا پھر انہوں نے اس طرف آنے کا سبب دریافت کیا بھیم نے کہا ایسے کنول کے پھول کی تلاش میں ہوں۔

مہا دیو شری ہنومان جی نے کہا اس قسم کے پھول تمہیں کبیر جی سے تو اس ستھان پر ملیں گے یہ کہہ کر انہوں نے بھیم کو وہاں پہنچنے کا راستہ بھی بتا دیا پھر کہنے لگے کہ جو یہ دھوج رتھ ارجن کو اگنی دیو نے ورن دیو سے لا کر دیا تھا۔ اس رتھ پر میں اپنی تمام طاقت کے ساتھ موجود رہتا ہوں۔ لہٰذا ارجن اس رتھ پر سوار ہو کر جس بھی یدھ میں شریک ہوگا اُسے لازمی طور پر فتح حاصل ہوگی۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں یہاں سنسار کی مایا سے دور رہ کر تپسیا کیا کرتا ہوں۔ سب بھائیوں کو میرا آشیرباد دینا۔

کبیر کے نواس ستھان پر

اس کے بعد بھیم کبیر جی کے نواس ستھان کی طرف بڑھا دوسرے دن وہاں پہونچا وہ اس سرودر کے تٹ پر گیا جہاں پر کہ اس قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے ان نے ابھی پھول چننے شروع ہی کئے تھے کہ وہ راکشس جو کہ اس سرودر کے محافظ تھے آ پہونچے پہلے تو انھوں نے بھیم کو پھول چننے سے منع کیا لیکن جب وہ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا تو اس پر حملہ کر دیا۔ بھیم نے بھی اپنی گدا سنبھالی اور پانچ سات راکشس کو آن واحد میں ڈھیر کر دیا جو باقی بچے وہ روتے چلاتے ہوئے شری کبیر جی کے پاس گئے اور سارا حال ان سے کہا۔ کبیر جی بھیس بدل کر وہاں آئے۔ بھیم کو پہچان کر انھوں نے ادھی سویکار کرنے کے لئے کہا اور آنے کا سبب دریافت کیا لیکن ابھی بھیم نے شری کبیر جی کی بات کا جواب بھی نہ دیا تھا کہ مہاراجہ یدھشٹر دیو نکل سہدیو اور دروپدی اس کو تلاش کرتے ہوئے وہاں آ پہونچے۔ شری کبیر جی ان سب سے ملے اور بہت ہی خاطر ومدارات سے

پیش آئے ان کے استفسار پر پانڈو ولں نے اُن کو ساری کہانی سُنائی جسے سُن کر وہ بہت ہی دکھت ہوئے
انھوں نے ان لوگوں کو ہر طرح سے تسلی دی ان کو اپنے بے نظیر محل "کبیر بھون" میں ٹھہرایا۔ مگر یہ سب ارجن کے
بغیر ایک سونا پن سا محسوس کر رہے تھے لہٰذا کبیر جی کی اجازت سے یہ گندھا مادن پربت پر واپس آ گئے
اور ارجن کا انتظار کرنے لگے شری کبیر جی نے اب اُن کے رہنے کا نیز اُن کے کھانے پینے کا بہترین انتظام
کر دیا تھا۔

ارجن کا اندرلوک سے واپس آنا

ایک دن سب کے سب بیٹھے ہوئے تھے کہ دور سے غبار سا اٹھتا ہوا دکھائی دیا دیکھا تو معلوم
ہوا کہ ایک سنہری رتھ دوڑتا ہوا چلا آ رہا ہے دروپدی نے پہچان لیا کہ رتھ میں ارجن بیٹھا ہوا ہے۔ جب رتھ
نزدیک آیا تو ارجن اس میں سے کود پڑا اور مہاراجہ یدھشٹر کے چرن چھوئے۔ پھر بھیم نکل اور سہدیو کے چرن چھوئے

سے لگایا۔ اس کے بعد اس نے درو پدی کو دیو راج اندر کے ارسال کردہ بہترین جواہرات دیئے جنھیں پا کر وہ بہت ہی خوش ہوئی اس کے بعد ارجن نے اپنے سفر کا سارا حال بیان کیا اور بتایا کہ وہ وہاں ہر طرح سے خوش وخرم رہا ہے۔

بھگوان شنکر اور دیوراج اندر نے اُسے بہترین قسم کا اسلحہ عطا فرمایا ہے اس کا سفر ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے یہ جان کر پانڈووں کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی ارجن نے جب ایک دن اپنے دویہ ستر اپنے بھائیوں کو چلا کر دکھلائے تو انھیں یقین ہو گیا کہ فتح ہماری ہے۔

ابھی ایام میں پانڈووں کو دیکھنے کے لئے آنند کند بھگوان شری کرشن بھگوان چندر جی مہاراج وہاں تشریف لائے انھوں نے کہا اب بارہ برس تو پورے ہوئے ایک سال شرط کے مطابق چھپ کر گذارنا ہوگا اس کے بعد اگر دریودھن ان کا حق بغیر کشت وخون کے دیدے تو بہتر ورنہ اعلان جنگ کر دیا جائے گا۔ اور اس کو نہ دینے پر مجبور کر کے اس سے اپنا حق چھین لیا جائے گا

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی تشریف آوری سے پانڈو اپنے بن باس کا سارا دکھ

بھول گئے۔ اور یہ بات ہے بھی سچ کہ بھگوان کے پوتر چرنوں کے ساتھ لگ کر سنسار کے تمام دُکھ دور ہو جایا کرتے ہیں بھگوان کچھ دنوں تک گندھ مادن پربت پر ٹھہر کر شری دوارکا جی کو واپس تشریف لے گئے۔ پانڈو بھی تیرھواں سال چھپ کر گذارنے کے لئے رو بیت دیش میں آ گئے

وراٹ نگر میں

وہاں آ کر مشورہ کیا کہ تیرھواں سال کس طرح سے گذارا جائے فیصلہ ہوا کہ مہاراجہ وراٹ کے ہاں چل کر ملازمت کر لی جاوے بدھشٹر برہمن کے بھیس میں اس کے مصاحب بنیں ان کا نام کنک ہو۔ بھیم بلبھ کے نام سے رسوئیے کا کام کرے ارجن راج بھون بطور کتھک کے رہیں اور استریوں کو گانا بجانا سکھانا اُن کا کام ہوا اور بوہنلا ان کا نام ہو۔ نکل گھوڑوں کی دیکھ بھال کا کام کریں اُن کا نام گرنتھک ہو۔ سہدیو گئو شالہ میں تنتر پال کے نام سے کام کریں۔ دروپدی بطور خادمہ مہارانی وراٹ کے ہاں کام کرے اس کا نام

سرپیندھری ہو۔

چنانچہ سب کے سب مہاراجہ وراٹ کے ہاں جاکر ملازم ہو گئے ان کے کام سے سب خوش تھے۔
دوران ایّام قیام میں مہاراجہ وراٹ کے سالے کیچک نے دروپدی کو بُری نظر سے دیکھا اس نے بھیم سے ذکر کیا بھیم نے کہا اسے کسی طرح سے محل سے باہر لے آؤ کیونکہ محل کے اندر اگر میں نے اسے سزا دی تو میں پہچانا جاؤں گا۔ لہٰذا دروپدی اسے محلات سے باہر لے آئی بھیم نے اس کا بھرتہ بنا دیا اور اسے اتنا مارا کہ اس کا قصہ ہی پاک کر دیا۔

اُنہی ایّام میں دریودھن نے وراٹ نگر پر چڑھائی کر دی راجکمار اُتر اس سے لڑنے کے لئے آگے بڑھے ان کا سارتھی تھا دیر ارجن! ارجن نے کوروؤں کو مار بھگایا اس نے اُتر کو اپنا سارا حال سُنا دیا اور کہا کہ وہ بھید ابھی کسی پر ظاہر نہ کرے جب تیرہ برس پورے ہو گئے تو مہاراجہ یدھشٹر نے مہاراجہ وراٹ کو بتایا ارجن کو وہاں سے ملازم خیال کئے ہوئے ہے وہ پانڈو ہیں جو کہ شرط پوری کرنے کے لئے بھیس بدلے ہوئے تھے۔ پھر کیا تھا۔ مہاراجہ وراٹ کی مسرّت کی کوئی انتہا نہ رہی انھوں نے سب بھائیوں کو گلے سے لگایا

اور دوران ملازمت میں سہواً کئے گئے ہوئے۔ کسی بھی نازیبا سلوک کے لئے معافی کا خواستگار ہوئے۔ اس پر ہی بس نہیں کی انہوں نے مہاراجہ یدھشٹر سے کہا کہ میں اپنی لڑکی کا رشتہ ویر ارجن کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔

ارجن نے کہا مہاراج میں اترا کو گانا بجانا سکھاتا رہا ہوں لہٰذا وہ میری شاگرد ہے اور میری لڑکی کے برابر ہے اگر آپ نے اس کا رشتہ ضرور ہی ہمیں دینا ہے تو میرے لڑکے ابھیمنیو سے اس کی شادی کر دیجئے تجویز معقول تھی سب کو پسند آگئی۔ اسی وقت دوارکا پوری سے بھگوان کرشن چندر جی مہاراج کو بلایا گیا۔ وہ ابھیمنیو اور اس کی ماتا جو کہ ان کی بہن تھی سمیت وراٹ نگر میں آئے اور اچھی سی ساعت دیکھ کر ویر ابھیمنیو کے ساتھ راجکماری اترا کی شادی بڑی دھوم دھام سے کر دی گئی



بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کا بطور دوت کے دریودھن کے پاس جانا اور اُسے سمجھانا اس کے نہ ماننے پر اعلانِ جنگ کرنا

مہاراجہ وراٹ کے محل میں ایک وراٹ سبھا بیٹھی اور فیصلہ ہونے لگا کہ دریودھن سے پانڈوؤں کا حصہ واپس مانگا جائے اور اس کے پاس دُوت بھیجا جائے۔ متفقہ رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ آنند کند بھگوان شری بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بطور دوت کے دریودھن کے پاس جائیں اور اس کو پانڈوؤں کا حق واپس دینے کے لئے کہیں اگر وہ نہ مانے تو پھر اعلانِ جنگ کر دیا جائے۔ چنانچہ بھگوان شری کرشن

چندر جی ہستناپور تشریف لے گئے اور بھرے دربار میں دریودھن سے پانڈوؤں کا حق مانگا۔ سب کے سب پانڈوؤں کو ان کا حصّہ یعنی آدھا راجیہ دینے کے لئے تیار ہو گئے مگر دریودھن کے سر پر موت سوار تھی اس نے کسی قسم کا کوئی بھی حصہ دینے سے صاف انکار کر دیا بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے دریودھن سے صاف کہہ دیا کہ تم میرے کہنے سے نہیں مانتے لہٰذا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگلے ہفتے تک لڑائی شروع ہو جائے گی۔ پھر وہ دھرت راشٹر کے پاس گئے اور اعلانِ جنگ کر دیا جب وہ رخصت ہونے لگے تب چنڈال چوکڑی میں کانا پھوسی ہونے لگی اس بات کا پتہ شری بھیشم پتامہ جی کو اور شری ودُر جی کو لگ گیا بھگوان جب شری ودُر جی کے یہاں بھوجن کرنے کے لئے گئے تو انہیں وہاں سے دریودھن کی سازش کا پتہ چل گیا انہوں نے دریودھن سے کہا دیکھو مجھے قیدی بنانے کے متعلق سوچنے والے اپنے متعلق بھی سوچ لینا چاہیئے۔ مجھے قید کرنا کوئی ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو مجھے دوت ہی بنا رہنے دو۔ نہیں تو پانڈوؤں سے جنگ تو بعد میں ہوگی میں اکیلا ہی تمہیں تمہاری کرنی کی سزا دینے کے لئے تیار ہو جاؤں گا۔

بھگوان کی بات سن کر ساری سبھا کانپ اٹھی۔ دھرت راشٹر نے دریودھن کو بہت لعن طعن
کیا اب بھگوان ان کا غصہ رفع کرنے کی کوشش کرنے لگے مگر انہوں نے اب وہاں ٹھہرنا مناسب خیال
نہ کیا۔ کرن گھبرانا سا ہو کر ان کو باہر تک پہنچانے کے لئے گیا بھگوان نے اسے ایک طرف لے جا کر
کہا کرن تم در اصل پانڈووں کے بڑے بھائی ہو اور کنتی کے پتر ہو لہذا انہیں ان کا ساتھ دینا چاہیئے
اتنا کہہ کر بھگوان نے اس کو اس کے جنم کی کتھا سنا دی سب کچھ سن کر کرن سوچنے لگا اور اس نے کہا
مہاراج میں جان گیا کہ میں کون ہوں مگر جب ماتا کنتی نے مجھے جنم دینے کے ساتھ ہی تیاگ دیا تو سوت نے مجھے
پالا کوروؤں نے مجھے عزت بخشی اور مجھے اس مرتبے تک پہنچایا ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے
میں تو کوروؤں کا ہی ساتھ دوں گا۔

بھگوان جب پانڈوؤں کے پاس واپس پہنچے انہوں نے ان کو سارا حال سنایا اور کہا اب تو
لازمی طور پر یدھ ہوگا پانڈوؤں نے اپنی فوج تیار کر کے کوروکشیتر کے میدان میں بھیجنا شروع کر دی دریائے
ہرنیہ وتی کے کنارے فوج نے ڈیرے ڈال دیئے۔

ادھر کوروؤں نے بھی کوچ کا بگل بجا دیا۔ انہی ایام میں مہرشی ویدویاس ہستناپور تشریف لائے انھوں نے دیکھا کہ مہاراجہ دھرت راشٹر از حد متفکر ہیں انھوں نے ان سے سبب دریافت کیا مہاراجہ دھرت راشٹر بولے میں اندھا ہوں مجھے لڑائی کا حال کیسے معلوم ہوگا بس یہی فکر ہے۔

مہرشی دیاس دیونے فرمایا اگر تم گھر بیٹھے ہی جنگ کا نظارہ دیکھنا چاہو تو تمہیں وویہ درشٹی عطا کر سکتا ہوں دھرت راشٹر نے جواب دیا کہ لیکن میں اپنی آنکھوں سے اپنے ہی عزیزوں کو کٹتے مرتے نہیں دیکھ سکتا لیکن تاہم بھی میں جنگ کے صحیح حالات ضرور جاننا چاہتا ہوں۔

مہرشی ویدویاس جی نے کہا "اچھا میں تمہارے منتری سنجے کو وَر دیتا ہوں کہ وہ یہیں میٹھا بیٹھا تمہیں یدھ کے سارے حالات سُنا دیا کرے گا" سنجے کو وردان دے کر مہرشی ویدویاس وہاں سے چلے گئے۔

دونوں طرف سے جنگ و جدل کی تیاری ہو چکی تھی۔ دھرم بھومی کوروکشیتر میں اٹھارہ اکشوہنی فوج جمع ہو گئی تھی۔ لڑائی شروع ہونے والی ہے۔ اپنے عزیزو اقارب کو لڑنے مرنے پر آمادہ دیکھ کر ارجن پر ان کی الفت غالب آگئی اس نے ہتھیار پھینک دئیے اور میں جنگ نہیں کروں گا کہہ کر خاموش ہو گیا میدان جنگ

یوں ارجن کی یہ پس و پیش کی حالت دیکھ کر بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج اُسے جو روحانی اپدیش دیا
تھا وہی گیتا شاستر ہے جسے گیتا پریمیوں کی خوشنودی طبع کی خاطر ہم نے زر کثیر صرف کر کے طبع کر دیا
سو ملاحظہ فرمائیے

شریمد بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

ارجن وشاد یوگ

راجہ دھرت راشٹر نے سنجے سے پوچھا کہو سنجے! کوروکشیتر کے میدان میں میرے پتروں اور پانڈو کے
پتروں نے جمع ہو کر کیا کیا؟ سنجے نے جواب دیا اس وقت دریودھن اپنے گورو شری درون

آچاریہ جی سے کہہ رہے ہیں۔ گورودیو! پانڈوؤں کی سینا کی ترتیب دیکھیے جس کی مہاراجہ دروپد کے پتر راجکمار
دھرشٹ دیومن نے کمان سنبھالی ہے اس لشکر میں بھیم اور ارجن جیسے یودھا بیر ہیں۔ ساتکی دروپد وراٹ
دھرشٹ کیتو چیکیتان، کاشی پت، پوروجیت، کنتی بھوج، شیو، یدھامنیو، اتموجیا۔ ابھمنیو اور دروپدی کے
پانچوں پتر جو اکیلے لاکھوں یودھاؤں کا اکیلے ہی مقابلہ کر سکتے ہیں شامل ہیں۔ آچاریہ جی اب میں اپنی سینا کے
یودھاؤں کے نام آپ کو سناتا ہوں سب سے پہلے آپ شری وردن آچاریہ جی، بھیشم پتامہ ویر کرن
کرپا آچاریہ، اشوتھاماں، وکرن، سوم آدیتہ۔ ان دشمنوں پر فتح پانیوالے سورماؤں کے علاوہ اور بھی بہت سے
ویر مہارتھی ہمارے ساتھ ہیں۔ ہماری فوج پتامہ کے زیر سایہ بھی کمزور دکھائی دیتی ہے جبکہ پانڈوؤں کی فوج جو کہ
بھیم کے زیر سایہ ہے کافی زبردست معلوم ہوتی ہے اس لئے آپ اپنی سینا کے ساتھ بھیشم پتامہ کی ہر پرکار
سے سہایتا کریں۔

دریودھن کا حوصلہ بڑھانے کے لئے شور بھیشم دیوجی نے شیر کی سی گرج کر اپنا سنکھ بجایا۔ اس کے بعد
کوروں کے دل میں ہر طرف سنکھ، ڈھول، نقارے، نرسنگھے، دھونسے وغیرہ بجنے لگے جن کی آواز سے

دھرتی اور آکاش گونج اٹھے۔ نہایت سندر رتھ میں جس میں کہ سفید گھوڑے جُتے ہوئے تھے بیٹھے ہوئے بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اپنا "پانچ جنیہ" دیر ارجن نے "دیودت" دھرم پُتر یدھشٹر نے "اننت" سہدیو نے "منی پُشپک" نکل نے "سگھوش" اور بھیم نے "پونڈر" نامی سنکھ بجائے۔ ورشٹ دمن۔ وراٹ۔ ساتکی۔ درو پد۔ کاشی راج۔ سکھنڈی اور دروپدی کے بیٹوں نے دیر مہا رتھیوں نیز ویر ابھیمنیو نے علیحدہ علیحدہ شنکھ بجائے۔ اِن شنکھوں کی خوفناک آواز نے تمہارے پتروں کے ہردے ہلا دیئے اور زمین و آسمان دہل گئے۔ ۱

مہاراج جس وقت شستر چلنے کا سمے آیا تو ویر ارجن نے آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے کہا۔ مہاراج کرپا کر کے میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے عین درمیان لے چلئے کیونکہ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون کون سے ویر یدھ میں بھاگ لینے کے لئے آئے ہیں جو کہ نالائق دریودھن کی سہائتا کے لئے آئے ہیں ارجن نے جب بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے ایسا کہا تو انھوں نے رتھ کو رن بھومی کے عین درمیان لے جا کر کھڑا کر دیا اور کہا ارجن! دریودھن۔ بھیشم اور دروناچاریہ سب یودھا تیرے سامنے یدھ کے لئے تیار کھڑے ہیں ان کو تو دیکھ

ارجن نے اپنے دونوں طرف اپنے بھائی ماموں، دادا اور بیٹوں، پوتوں، سمبندھیوں اور عزیز دوستوں کو کھڑے
دیکھا تو بہیم اثر موہ کی کشش سے مغلوب ہو کر سہمی ہوئی آواز میں بڑے دکھ کے ساتھ اس نے کہا جناردن! یدھ
کے لئے یہاں آئے ہوئے ان سمبندھیوں تتھا متروں کو اکٹھا ہوئے دیکھ کر میرا شریر ڈھیلا پڑ گیا ہے
منہ سوکھ گیا ہے میرا شریر کانپ رہا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں میرے ہاتھ سے گانڈیو دھنش گرا
جا رہا ہے میرے شریر میں جلن پیدا ہو گئی ہے میرا دماغ چکرا رہا ہے۔ اب میں کھڑا بھی نہیں رہ سکتا۔ یہ برے
شگون نظر آ رہے ہیں۔ اپنے ہی سمبندھیوں کو مار کر مجھے کیا شانتی کیسے پراپت ہو سکتی ہے۔ مجھے ایسی جیت سے
کیا اچھائی ہے۔ میں ایسی فتح حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ نہ ہی راجیہ یا سکھ کی ہی اچھا ہے۔ مجھے ایسی زندگی کی ہی
کیا ضرورت نہیں ہے جن کے لئے میں راج سکھ کی پراپتی چاہتا ہوں۔ وہ تو مرنے مارنے کے لئے
سامنے کھڑے ہیں۔ یہ دیکھئے ادھر گورو اور چچا، دادا بھائی کھڑے ہیں اور ادھر ماموں سسر سالے پوتے
اور دوسرے سمبندھی کھڑے ہیں۔ مدھوسودن اگر یہ مجھے مار بھی ڈالیں تو میں ان کو مارنے کے لئے ہرگز تیار
نہیں۔ ساری پرتھوی کے راجیہ کے لئے تو کیا میں سورگ، مرت اور پاتال ان تینوں کے راجیہ کے حصول

کے لیے اگر مجھے ان کو مارنا پڑے تو میں ان کو مارنا نہیں چاہتا۔ دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنے سے ہمیں کیا
لابھ ہو سکتا ہے؟ گو یہ مہا پاپی ہیں تو بھی ان کے مارنے سے پاپ ہی ہوگا۔ میں ان کو مارنا مناسب خیال نہیں کرتا
ان کو مارنے سے مجھے شانتی پراپت نہ ہو سکا۔ یہ لوبھ سے پاگل ہو گئے ہیں اور اپنے کٹمب کے ناش کو پاپ
نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی اپنے عزیزوں کو دھوکہ دینا بھی دھوکہ خیال کرتے ہیں لیکن مجھے تو اس میں خاندان کی ہی
نہیں ساری جاتی کا ناش صاف دکھائی دے رہا ہے پھر میں کیوں اس پاپ سے بچنے کے متعلق وچار
نہ کروں۔ کل کے ناش ہونے سے تمام خاندانی اوصاف تباہ ہو جاتے ہیں اور دھرم کی جگہ ادھرم تمام خاندان
پر اثر جما لیتا ہے جب کل میں دھرم کا نام و نشان نہیں رہتا تو کل کی استریاں پتی ورت دھرم کے پالن کا تیاگ
کر دیتی ہیں جس سے ورن سنکر (مخلوط النسل) اولاد پیدا ہونے لگتی ہے۔ ایسی سنتان کے ہو جانے سے پتروں
کی رسومات ادا نہیں ہوتیں جس سے اس خاندان کے بزرگ بھی نرک میں جاتے ہیں اور ان کی روح کو کبھی
شانتی نصیب نہیں ہوتی۔ کل کا ناش کرکے ورن سنکر سنتان پیدا کرنے والے پاپی لوگ اپنا پرانا دھرم
کا دھرم اور دیش دھرم ناش کر ڈالتے ہیں۔ پس اے جناردن جس کا کل دھرم نشٹ ہو جاوے اس کو اوشیہ [illegible]

نرک بھوگنا پڑتا ہے۔ یہ ہم مدتوں سے سن رہے ہیں۔ بڑے ہی افسوسناک مقام ہیں کہ اپنے سکھ کے لئے ہم اپنے بھائیوں اور سمبندھیوں کے مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں جو کہ مہا پاپ (گناہ کبیرہ) ہے اگر دریودھن اور اس کے بھائی مجھے مار بھی ڈالیں تو بھی میں اپنی بہتری خیال کروں گا۔

سنجے نے کہا۔ اتنا کہہ کر ارجن نے دھنش بان ایک طرف رکھ دیا اور نہایت افسوس اور رنج کی حالت میں رتھ کے اندر چپ چاپ بیٹھ گیا۔

پہلے ادھیائے کا مہاتم

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بھگوان نارائن شیش ناگ پر شین کر رہے تھے شری لکشمی جی بھگوان کی چرن سیوا کر رہی تھیں۔ شری لکشمی جی نے دریافت کیا۔ بھگوان آپ تو سارے سنسار کے مالک ہیں پھر آپ کو نیند کیونکر آتی ہے۔

بھگوان نے کہا! اے لکشمی جس کو تم نیند کہتی ہو وہ نیند نہیں ہے بلکہ :-

گیتا گیان

ہے میں اُس میں محو ہوں۔ اس گیتا میں میرے اعضا ہیں پانچ ادھیائے میرے بازو ہیں۔ پانچ ادھیائے میرا منہ ہیں۔ پانچ ادھیائے میرا ہردیہ ہیں۔ سولھواں ادھیائے میری ناف ہے ستر ھواں ادھیائے میری ٹانگیں ہیں۔ اٹھارھواں ادھیائے میرے پاؤں ہیں۔ اس گیتا گیان کو سن کر کئی یوگ موکش حاصل کر چکے ہیں۔ میں تمہیں تمام ادھیاؤں کا مہاتم سناتا ہوں

کتھا

سودرشن نامی ایک شودر ایک بد قماش شخص تھا اُس نے ایک بکری پالی ہوئی تھی ایک دن وہ چرانے کے لئے جنگل میں گیا وہاں پر اُس کو زہریلے ناگ نے ڈس لیا جس سے وہ مر گیا جس سے کچھ عرصے تک

ترک جسد کرنے کے بعد اُسے بیل کی جون میں ڈالا گیا۔ ایک دن مارے بھوک کے نڈھال ہو کر وہ راستے میں گر پڑا
جان لبوں پر تھی مگر نکلتی نہ تھی کئی راہگیروں نے اُسے اپنے اچھے کرموں کا پھل دیا مگر اس کی جان پھر بھی نہ نکلی
اتنے میں ایک ویشیا نے آکر کہا میں اپنے اچھے کرموں کا پھل اُسے دیتی ہوں اور اس ویشیا کا اتنا کہنا تھا کہ بیل کی
روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اب اس نے ایک برہمن کے گھر جنم لیا بڑا ہو کر وہ ایک دن اس ویشیا کے ہاں گیا اور اس سے کہنے لگا
میں وہی بیل ہوں جسے تو نے اپنے اچھے کرموں کا پھل دیا تھا میں اب یہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ وہ کون سے کرم تھے
ویشیا نے کہا میرے پاس ایک طوطا ہے میں صبح اٹھ کر اس سے وہ پاٹھ سنا کرتی ہوں بس وہی اچھا کرم ہے
جس کا پھل میں نے تجھے دیا تھا برہمن نے کہا ذرا مجھے وہ طوطا تو دکھاؤ۔ ویشیا طوطے کا پنجرہ لے آئی برہمن
نے طوطے سے دریافت کیا تو کس چیز کا پاٹھ کیا کرتا ہے۔ طوطے نے کہا میں اپنے گذشتہ جنم میں ایک برہمن کا
لڑکا تھا۔ گورو نے مجھے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ پڑھایا میں نے اس سے کہا کہ یہ تو نے مجھے کیا پڑھایا؟
اس نے مجھے شراپ دیا کہ جا تو طوطا ہوگا۔ پس مرنے کے بعد مجھے طوطے کی جون میں ڈالا گیا۔ ایک دن

نگا میں ایک شکاری کے ہتھے چڑھ گیا۔ اس نے مجھے پکڑ کر ایک براہمن کے ہاتھ فروخت کر دیا وہ براہمن اپنے لڑکے
کو گیتا کا پہلا ادھیائے پڑھایا کرتا تھا۔ میں نے بھی وہ ادھیائے کنٹھ کر لیا۔ براہمن کے ہاں چوری ہوئی مال مسروقہ
میں میں بھی شامل تھا۔ چوروں کا سردار مجھے اس ویشیا کو دے گیا۔ یہاں آ کر بھی میں ہر روز اپنے معمول کے
مطابق شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتا رہا۔ اور آج کل بھی کرتا ہوں۔ یہ ویشیا بلا ناغہ اُسے سنتی
رہی اس نے اسی پاٹھ کے سننے کا پھل ہی مجھے دیا تھا۔ اب تو مجھے آشیرباد دے تاکہ میرا کلیان ہو۔ براہمن نے
سکھ ان سے اس کے موکش کے لئے پرارتھنا کی۔ اسی سمے اس کی مکتی ہو گئی اور وہ دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو چلا گیا
ویشیا بھی اور برہمن دونوں ہی بہر کمال شردھا کے ساتھ شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگے

دوسرا ادھیائے

سانکھ یوگ

سنجے نے راجہ دھرت راشٹر سے کہا" اور پریم میں پھنسے ہوئے ارجن کو بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج

نے اس طرح سے اپدیش کیا۔ ارجن! یہ موہ نرک میں لے جانے والا ہے اور اس کو کائر اختیار کرتے ہیں ایسے نازک
سمے میں ذلیل کرنے والی ماتنا تمہیں کہاں سے آگئی؟ اس ہیجڑے پن کو دل میں نہ لاؤ اور بزدلی تیاگ کر دل کو مضبوط
کر کے یدھ (جنگ) کے لئے تیار ہو جاؤ۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے اس طرح سے کہنے پر ارجن نے کہا بھگوان بھیشم پتامہ جی ایسے
بزرگ اور پوجیہ گورو مہاراج شری درون آچاریہ پر میں کیسے تیر چلا سکتا ہوں یہ دونوں تو پوجنیہ (قابل تعظیم)
ہیں اور ایسے پوجنیہ لوگ ہیں۔ بزرگوں کو مارنے کی بجائے بھیک مانگ کر کھا لینا کہیں بہتر ہے دھن کی آشا
رکھ کر کوروں کو مارنے سے کبھی بھلا نہ ہو گا اور میں یہ بھی تو نہیں جانتا کہ یدھ میں وجے (فتح) کس کو پراپت
(حاصل) ہو گی۔ ہمیں یا میرے اُن بھائیوں دریودھن وغیرہ کو جن کو مار کر ہم زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ مہاراج
میں اس سمے پنیہ، پاپ، دھرم، ادھرم کی تمیز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کم دلی سے میرا سوبھاؤ نشٹ ہو گیا
ہے میں آپ کا تچھ سیوک آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس وقت آپ مجھ کو وہ دھرم اپدیش کیجئے جو میرے
لئے کلیان کارک ہو۔ مہاراج! تینوں لوگوں کا راجیہ پا کر بھی میرا یہ رنج دور نہیں ہو گا جس نے کہ میری

اندریوں کو سکھا دیا ہے" مجھے حواس باختہ بنا دیا ہے)

سنجے نے راجہ دھرت راشٹر سے کہا مہاراج! ارجن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے یہ کہہ کر کہ میں نہیں لڑوں گا چپ ہو گیا۔ یدھ کشیتر کے درمیان کھڑے ہوئے ارجن کو جب بھگوان شری کرشن چند جی مہاراج نے اس طرح سے افسوس میں ڈوبے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے ارجن تم اس وقت اس بات کے متعلق سوچ رہے ہو جس کا تمہیں دھیان بھی نہ کرنا چاہیئے اور پھر تم باتیں بھی عاقلوں جیسی کر رہے ہو اور سمجھتے اتنا بھی نہیں کہ بہادر ایسے سمے پر یہ وچار نہیں کیا کرتے کہ پران رہیں گے یا نہیں اس سے پہلے نہ میں تھا نہ تو تھا اور نہ یہ راجے مہاراجے تھے ایسی بات نہیں ہے بلکہ ہم تم اور یہ سب تھے اور آئندہ بھی ہوں گے جس طرح جیو اس شریر کے تیاگنے پر دوسرے شریر میں پرویش کر جاتا ہے آتما کے ایک شریر کو تیاگ کر دوسرے شریر میں پرویش کرنے کا نام ہی مرتیو ہے۔ سکھ دکھ اندریوں کے دشئے سردی گرمی یہ سب ناشوان ہیں لہٰذا ان کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے جس کے لئے دکھ اور سکھ یکساں ہیں۔ وہی منش کو پراپت کر سکتا ہے۔ جو چیز ناشوان ہے وہ کبھی قائم نہیں رہ سکتی اور جو قائم رہنے والی وستو ہے اس کا ناش نہیں ہوتا۔ گیانیوں نے اس حقیقت کو گیان کے

ذریعے جان لیا ہے جس جیو آتما نے اس جگت کا وستار کیا ہے وہ اناشی (غیر فانی) ہے اور اس کا ناش کرا پی
نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی میں اتنی شکتی ہی ہے کہ اس کا ناش کر سکے۔ شریر کا ناش ہوتا ہے کنتو آتما امر
ولا زوال ہے اناشی (لافانی) ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اس لئے تجھے اور موہ کو تیاگ کر
اٹھ کھڑا ہو اور یدھ کر کیونکہ اس سمے یہی تیرا دھرم ہے۔ آتما نہ کسی کو مارتا ہے نہ مرتا ہے اور نہ کبھی جنمتا
پیدا ہوتا ہے۔ سب سے سناتن (قدیم) ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ شریر کا ناش ہونے پر بھی
اس کا ناش نہیں ہوتا جو گیانی آتما کی اصل ماہیت کو سمجھتا ہے وہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ نہ وہ کسی کو مار سکتا
ہے اور نہ ہی اُسے کوئی مارنے والا ہے جس طرح سے انسان پرانے دستر اتار کر نئے دستر پہنتا ہے اسی طرح سے
آتما ایک شریر کا تیاگ کر کے اور دوسرے شریر میں پرویش کر کے چولا بدلتا رہتا ہے ارجن میں بار بار کہہ رہا ہوں
کہ آتما امر ہے اس کو ہوا اکھاڑ نہیں سکتی آگ جلا نہیں سکتی۔ آگ جلا نہیں سکتی۔ پانی گلا نہیں سکتا اور ہوا خشک
نہیں کر سکتی۔ ہتھیار اسے کاٹ نہیں سکتا یہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہنے والا ہے اس کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے
یہ اچل اور سناتن ہے یہ سوکشم ہونے کے باعث نظر نہیں آتا دھیان میں بھی نہیں آتا وکار سے رہت ہے

اس کے لئے تیرا غم کرنا مناسب نہیں ہے اور اگر تو ایسی بار بار جنم لینے والا، تھا مرنے والا خیال کرے تو بھی اس کا
غم کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور اگر تو ایسی بار بار غم کرے تو مناسب نہیں ہے کیونکہ جو جنمتا ہے وہ ضرور ناش ہوگا
اور جس کا ناش ہوگا اس کی پیدائش بھی ضروری ہے۔ ارجن! یہ شریر پہلے نہ تھے اور نہ آئندہ ہوں گے۔ یہ
صرف حال کے لئے ہیں پھر ان کے لئے غم کرنا کیا؟ کوئی اسے حیرت سے دیکھتا ہے کوئی اسے حیرت سے سنتا ہے
کوئی اسے حیرت سے بیان کرتا ہے مگر دیکھ کر اور سن کر بھی کوئی اس کی حقیقت کو نہیں جانتا۔ ان تمام اشخاص کا
جو آتما اوناشی (لازوال) ہے لہٰذا تجھے ان کے لئے فکرمند ہونا لازم نہیں ہے۔ تمہارا ڈرنا تو دھرم کے لحاظ
سے بھی بیجا ہے کیونکہ کھشتری کے لئے دھرم یدھ سے بڑھ کر اور کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ کنتی پتر یہ یدھ تو
ایسا ہے جیسے کہ سورگ کا کھلا ہوا دروازہ ہو۔ ایسا موقع کسی خوش نصیب کھشتری کو حاصل ہوا کرتا ہے اگر تم نے
اس دھرم یدھ سے جی چرایا تو سمجھ لو کہ تم اپنے دھرم اور عزت کو برباد کر کے پاپ کے بھاگی بنو گے لوگ تمہیں
کائر کہہ کر بدنام کریں گے کھشتری کے لئے ذلت سے موت اچھی ہے یہ مہارتھی جو تمہیں شور بیر تسلیم کرتے ہیں
وہ سمجھیں گے کہ مارے ڈر کے رن بھومی سے بھاگ گیا ہے اس سے تمہاری کائرتا ثابت ہوگی۔ شترو تمہاری

نذا کرے گا۔ تمہاری دیرتا کی ہنسی اُڑائے گا۔ تم ہی بتاؤ اس وقت تمہیں کتنا دکھ ہوگا۔ ارجن! اگر یدھ میں مارے گئے تو سورگ کا حصول ہوگا۔ اگر وجے کی پراپتی ہوئی تو پرتھوی کے راج کو بھوگو گے اس کے لئے یدھ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سکھ، دکھ ھانی، لابھ، ہار اور لابھ ان سب کو یکساں سمجھ کے اٹھو اور یدھ کرو اس سے تم کو پاپ نہ ہوگا۔ یہ گیان میں نے تم سانکھیہ یعنی جیوا ور شتریہ کے بارے میں کہا ہے اب نشکام کرم یوگ سنو اس پر عمل کرنے سے تم سنسار کے دکھوں سے بچ جاؤ گے جو نشکام کرم۔ پھل کی آشا تیاگ کر ایشور ارپن کر کے کیا جاتا ہے اگر وہ سمپورن نہ ہو سکے یعنی بیچ میں ہی رہ جاوے تو بھی ضائع نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے بیچ میں رہ جانے سے پاپ ہی ہوتا ہے اور یہ دھرم روپی کرم (جزوی طور پر کیا گیا ہوا بھی) آواگون کے چکر سے بچا لیتا ہے اریوگی پرشوں کی بدھی ایک ہی ہوتی ہے اُن کے خیال کا مرکز ایک ہی ہوتا ہے۔ ایشور پراپتی! لیکن نانا پرکار کی آشاؤں والے لوگوں کے خیالات بہت سی شاخوں والے ہوتے ہیں وہ کرم کرتے ہیں اور نانا پرکار کے پھل کی بھی آشا رکھتے ہیں وہ مورکھ حرص وہوا کے شکار سورگ کے امیدوار، کرموں سے بھوگ اور ایشوریہ دینے والے پھل کی آشا رکھتے ہیں واد وواد کرنے میں لفظی بحث میں غلطاں رہتے ہیں حصول

لذت و دولت کے لیئے انواع و اقسام کی فضول رسوم ادا کرتے ہیں زبانی جمع خرچ بہت کرتے ہیں۔ دلیلیں بھی بہت پیش کرتے ہیں
ویدوں کی نقلی بحث میں ہم کر کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں لیکن ایشور کے راستے پر چلنے کا انہیں خیال تک بھی نہیں آتا۔
وید و لوکا گیان رجوگن، تموگن ستوگن ان تینوں سے بھرا ہوا ہے۔ ارجن! تم ان تینوں سے علیحدہ ہو جاؤ یعنی ان
تینوں گنوں والے کرموں اور پھلوں کا تیاگ کر دو۔ سُکھ دکھ، نفع نقصان۔ فتح و شکست کا خیال چھوڑ دو۔ اور
آتمک بل حاصل کرو۔ پرماتما کو ہی ہر شے دینے والا اور اس کی حفاظت کرنے والا سمجھو اور اس میں من لگاؤ جیس
طرح کنوئیں، باؤلی، تالاب یا سمندر سے ضرورت کے مطابق لے لیتا ہے یعنی اسی طرح برہم گیانی چاروں ویدوں
میں سے اپنی ضرورت کے مطابق ارتھ نکال لیتا ہے۔ تمہارا فرض کرم کرنا ہے۔ پھل پر تمہیں کوئی اختیار نہیں
لہٰذا کرم کے پھل کو تیاگ دو مگر کرم کو مت تیاگو۔ خودی کو چھوڑ کر نشکام بھاؤ سے کرم کرو اور نفع نقصان
کو یکساں سمجھو۔ اسی کا نام یوگ ہے۔

ارجن! جو گیان کے مطابق نہیں ہے وہ نیچ ہوتا ہے۔ یعنی جنم مرن کا دینے والا ہوتا ہے اس لیئے
تم گیان حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اسی کے مطابق کرم کرو۔ نشکام کرنے والا گیانی اس جیسے

بُرے ہر دو پرکار کے کرموں کے نتائج کا تیاگ کر دیتا ہے اس لئے تم نشکام کرم کرنے والے بنو یہی کرم کلیان کارک ہیں گیان یکت ودوان کرم کے پھل کی آسکتی کا تیاگ کر دیتے ہیں اور جنم مرن کی قید سے مخلصی حاصل کر کے موکش کے درجہ (سرور ابدی کے مقام) کو حاصل کر لیتے ہیں جب تمہاری بدھی موہ روپی بندھن سے مُکت ہو جائیگی تب تم جو کچھ ہم نے کہا اور جو کچھ تم نے سُنا (شنیدہ اور شنیدن) دونوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔ شرتی یعنی تینوں گنوں والے شاستروں کے سننے سے پلٹا کھائی تمہاری بُدھی جب نشچل ہو گی یعنی اُسے سکون اور یکسوئی نصیب ہوئی تب تم ترگن گیان یوگ حاصل کرو گے

ستھر بدھی والے پرش کے لکھشن

ارجن نے کہا۔ اے کیشو۔ نرگن سادھن میں لگے ہوا ستھر بُدھی (عقل ساکن) والا کہتا ہے جو رب سے بے تعلق رہتا ہے سکھ یا دکھ کے پراپت ہونے پر خوشی یا رنج محسوس نہیں کرتا اس کو ستھر بدھی والا یعنی

اساکن عقل والا) کہتے ہیں جب یہ اندریوں کو اندریوں کے دشیوں سے اس طرح سے ہٹا لیتا ہے جیسے کچھوا انگوں کو سب طرف سے ہٹا لیتا ہے تب اُسے ستھر بدھی (ساکن عقل) والا کہتے ہیں اندگی پرش کی نہ کھانے پینے کی وجہ سے اندریاں رک جاتی ہیں مگر من بھٹکتا رہتا ہے لیکن پار برہم کے درشنوں سے من کی بھٹکنا مٹ جاتی ہے اندریاں ایسی بدلگام ہیں کہ انسان اپنے بچاؤ کے لئے ہزار کوشش کرنے پر بھی ان سے مغلوب ہو جاتا ہے اس لئے ان اندریوں کو ہر طرف سے ہٹا کر مجھ میں من لگانے والا مجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوا جو شخص ان پر غالب آ جاتا ہے وہ ستھر بدھی (عقل ساکن) والا کہلاتا ہے جو دشیوں کا چنتن کرتا رہتا ہے اس کو پھر دشیوں سے محبت پیدا ہو جاتی ہے محبت سے کام (خواہش) پیدا ہوتا ہے اور کام سے کرودھ (غضب) پیدا ہوتا ہے کرودھ سے اگیان پیدا ہوتا ہے۔ اگیان سے بدھی (عقل) کا ناش ہوتا ہے اور بدھی کے ناش (زائل) ہونے سے انسان کا زوال شروع ہو جاتا ہے جو کہ موت کے مترادف ہے جو شخص راگ اور دویش کو دور رکھ کے اندریوں کو قابو کر کے (حواس پر غالب آ کے) دشیوں کو بھوگتا ہے وہی شانتی (حقیقی سرور) کو حاصل کرتا ہے پھر اس پرش کے تمام دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے پرش کی بدھی (عقل) جلد ہی ستھر (ساکن) ہو جاتی ہے

جس کا من اندریوں (حواس) کے قابو میں ہے اُس کی بُدھی استھر نہیں ہوتی جس کی بدھی استھر نہیں ہوتی اس کو گیان کا حصول نہیں ہو سکتا اور بغیر گیان کے بھاؤنا نہیں۔ بھاؤنا نہ ہونے کے سبب شانتی (اطمینان) نہیں اور جس کو شانتی حاصل نہیں اس کو پھر سکھ کیسے مل سکتا ہے جس کا من وشیوں کی طرف دوڑتی ہوئی اندریوں کا ساتھی بن جاتا ہے وہ من پھر بدھی کو اس طرح سے کھینچ کر لے جاتا ہے جس طرح سے تیز ہوا کا جھونکا کشتی کو بہا کر لے جایا کرتا ہے جس شخص نے اندریوں کو وشیوں کے تعاقب میں جانے سے خوب اچھی طرح سے روک لیا ہے وہی اس کی عقل کہلانے کا حقدار ہے تمام جیوں کی جو رات ہوتی ہے اس میں جتیندر و یہ گیان یوگی جاگتا ہے اور جس سمے تمام جیو جاگتے ہیں وہ یوگی کے لئے رات ہے جیسے چاروں طرف سے ندیوں کا پانی بھرے ہوئے (لبریز) اور اچل (بے حرکت) سمندر میں داخل ہوتا ہے مگر وہ اپنی مریادا کو نہیں چھوڑتا اسی طرح جس شخص کی تمام خواہشات من میں آ کر غائب ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی دھرم روپی مریادا کو نہیں چھوڑتا وہی شانتی حاصل کرتا ہے مگر بھوگوں (لذائذ) کے خواہشمند شانتی حاصل نہیں کر سکتے جو پرش تمام خواہشات کو چھوڑ کر آشا، ممتا، اور اہنکار رہت ہو کر دنیا میں رہتا ہے وہی شانتی (سچا اطمینان) کو حاصل کر سکتا ہے ارجن یہی برہم ستھی ہے اس جا کر گیانی پرش موہ میں نہیں پھنستا ہے تعلقات سے

آزاد رہتا ہے اور آخری وقت بھی اس میں قیام کر کے نروان پد حاصل کر لیتا ہے۔

دوسرے ادھیائے کا مہاتم

نارائن بولے اے لکشمی! دکن دیش کے پورن نامی نگری میں دیوسوشرما نامی ایک مالدار آدمی رہتا تھا وہ ایشور بھگت تھا اور سادھو سنتوں کی بہت سیوا کیا کرتا تھا ایک دن ایک برہمچاری اس کے پاس آیا دیوسوشرما نے اس سے کہا مجھے کوئی ایسا اپدیش دیجیے جس سے مجھے موکش کا حصول ہو۔

برہمچاری نے کہا ایک بار ایک گڈریہ شام کے وقت جنگل سے بکریاں چرا کر گھر آ رہا تھا اسے راستے میں ایک شیر ملا۔ ریوڑ میں جو بکری سب سے آگے تھی اسے دیکھ کر شیر ڈر گیا۔ گڈریہ بڑا حیران ہوا۔ میں بھی پانی ہی کر رہا تھا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔

میں نے اسے یوگ شکتی دوارا معلوم ہونے کے بعد بتایا کہ یہ بکری اپنے گزشتہ جنم میں ڈائن اور یہ شیر

شکاری بکری تھا ایک دن جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ وہاں اُن نے اُسے کھالیا۔ چنانچہ یہ بالترتیب بکری شیر سے اس لئے یہ ڈر گیا ہے کہ کہیں یہ مجھے پھر نہ کھالیوے۔ گڈریا اپنے گذشتہ جنم میں جٹ ال تھا اس کی پیاد تھا پر میں نے ان تینوں کو شریمد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سنایا جس کو سن کر ان تینوں نے دیو دیہہ پائی! ان کے لئے وہاں آئے اور وہ بیکنٹھ کو گئے۔ دیوسوشرما بولا مجھے بھی وہ پاٹھ سنائیے۔

برہمن نے اسے شریمد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سنایا جسے سن کر اسے بھی موکش پراپت ہو گیا۔

تیسرا ادھیائے
کرم یوگ

ارجن نے کہا جناردہن! اگر آپ گیان کو کرم سے سریشٹ (افضل) مانتے ہیں تو پھر مجھے ایسے گھور

ادھناک کرم میں کیوں لگاتے ہیں آپ کبھی گیان کو اور کبھی کرم کو سرشیٹ زمانے سے میری عقل حیران ہو گئی ہے براہِ کرم صاف طور پر ایک بات بتایئے جس سے کہ میرا کلیان ہو۔ بھگوان نے کہا۔ دو عقیدے ہیں ایک سانکھیہ یوگ اور دوسرا کرم یوگ شدہ کرم کے تیاگ سے منش نہ ہی تو گیان کی ہی پراپتی کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کو موکش کا حصول ہوتا ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں جس میں انسان کرم کے بغیر رہ سکے کیونکہ ہر شخص پرکرتی کے گُنوں میں پھنس کر طبعی طور پر کرم کرنے کے لئے مجبور ہے جو شخص اندریوں کو تو روک لیتا ہے اور ان کے وشیوں کا چنتن کرتا رہتا ہے۔ اس مورکھ کو پاکھنڈی کہنا چاہیئے لیکن جو پُرش اچھیا رہت ہو کر کرم اندریوں سے کرم کرتا رہتا ہے وہ پرش سرشیٹ وافضل ہے۔ کرم کے تیاگ سے کرموں کا کرنا بہتر ہے۔ لہٰذا انہیں بھی کر تو یہ کرم کرنے چاہییں کیونکہ بغیر کرموں کے کیے تیرے شریر کا ایک دن کا بھی قیام مشکل ہو جائے گا۔ اے کنتی پتر! یگیہ سمجھ کر کئے جانے والے کرموں کے علاوہ جو کرم کئے جاتے ہیں وہ سب اس کے بندھن (پابندی) کا کارن (وجہ) ہوتے ہیں یعنی اسے آواگون کے چکر میں پھنسانے والے ہوتے ہیں۔

پرجاپتی نے یگیہ کے ذریعے سرشٹی کی رچنا کر کے لوگوں سے کہا تھا کہ اس دھرم روپی یگیہ سے تم آگے بڑھو

یہ دھرم تمہاری منو کامنائیں پورن کرنے والا ہے اس سے تمہیں اپنے مقاصد کا حصول ہوگا اس دھرم روپی یگیہ
تم دیوتاؤں کو پرسن کرو وہ تمہیں پرسن کریں گے اور اس طرح کے باہمی برتاؤ سے تمہارا کلیان ہوگا جب دیوتا
یگیہ سے پرسن ہوں گے وہ تمہیں بھوگ دیں گے ان بھوگوں میں جو منش پھر ان کا دیوتاؤں کا حصہ نہیں نکالتا
وہ چور ہے اور اس کو چور کی سی ہی سزا ملنی ہے یگیہ یعنی ایشور کے نام پر دینے کے بعد جو منش بھوجن کرتا ہے
وہ تمام پاپوں سے مخلصی حاصل کر لیتا ہے لیکن جو منش اپنے لئے ہی پدارتھ تیار کرتے ہیں وہ پاپی پاپ کو
ہی کھاتے ہیں۔ ۱۶

ارجن! تمام جیووں کی پیدائش ان سے ہی ہوتی ہے ان ورشا سے پیدا ہوتا ہے ورشا یگیہ
یگیہ کرم سے پیدا ہوتا ہے، کرم کی پیدائش برہم سے ہوتی ہے۔
ارجن! اس طور پر چلنے والے چکر کی جو منش تقلید نہیں کرتا اس کی زندگی بیکار ہے اور جو آتما میں
مست ہے اسی میں پرسن ہے اس کے لئے کسی قسم کے کرم کرنے کی اوشیکتا نہیں ہے اس کرم کو کرنے سے
پنیہ نہیں نہ کرنے سے پاپ نہیں اور نہ اس کے کرنے والے کو کسی جیو یا دیوتا کا سہارا ہی لینا پڑتا ہے اس لئے

تو اہنکار (خودی) اور اچھیا (خواہش) سے جدا ہو کر کرم کر۔ اس پرکار کرم کرنے والا منش میرے سروپ کو پراپت
کر لیتا ہے۔ جنک جیسے گیانی مہاتماؤں نے بھی کرم کر کے ہی موکش پراپت کیا تھا ویسے ہی تمہیں بھی کرم کرنے
چاہئیں (۲۰) دوان لوگ جو کام کرتے ہیں دنیا ان کے پیچھے چلتی ہے (۲۱) ہے پارتھ! ان تینوں لوکوں میں مجھے کرم کرنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے اور ایسی کوئی چیز نہیں جو مجھے میسر نہ ہو تا ہم بھی میں لوگوں کے کلیان کے لئے کرم کرتا ہوں
کیونکہ اگر میں اس بارے میں غفلت اختیار کر لوں تو پھر لوگ میری دیکھا دیکھی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں گے۔
یدی میں کرموں کو تیاگ کر دوں تو اس دنیا کا ناش ہو جائے گا اور لوگ ورن سنکر ہو جائیں گے اور دونوں
کی تباہی نیز مخلوق کی تباہی کا سارا الزام مجھ پر ہی آئے گا۔ جیسے مورکھ لوگ اچھیا کو مدنظر رکھ کر کرم کرتے ہیں
ویسے ہی گیانی پرش اچھیا رہت ہو کر دنیا کے کلیان کے لئے کرم کرتے ہیں گیانی پرش کے لئے لازم ہے کہ
مورکھ لوگوں کو کرم سے نہ ہٹاوے بلکہ ان کو کرم کرنے کی تلقین کرے۔ تمام کرم پرکرتی کے گنوں سے ہی کئے
جاتے ہیں مورکھ سمجھتا ہے کہ میں ان کا کرتا (فاعل) ہوں گن کرم کے وبھاگ کے تتو کو جاننے والا یہ سمجھ کر
وشیوں (محسوسات) کا تعلق صرف اندریوں (حواس) سے ہے خود آزاد رہتا ہے۔ گن سمجھ یہ پرکرتی کے گنوں

(طبعی اخواص) کی وجہ سے گن کرم قید میں گرفتار ہیں گیانی کو انہیں اس راستہ سے ہٹانا لازم نہیں ہے۔
ارجن! ایشور میں چت لگا کر اپنے سب کرموں کو میرے سمرپن کر دو اور راگ دویش کو دور کر کے یدھ میں شریک ہو جو لوگ نکتہ چینی سے کنارہ کر کے خلوص ارادت کے ساتھ میرے بتائے اس اصول پر چلتے ہیں وہ کرم بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں اور جو میرے اصول کی عیب جوئی کر کے عمل سے بھاگنے والے مورکھ ہوں ان کا سروناش ہو جاتا ہے جب ایک گیانی چیشٹا کرنے کے لئے طبعاً مجبور ہے تو تمام جیو اپنے پورب سنسکاروں کے انوسار ہی چلتے ہیں پھر کوئی اندریوں کو روکنے سے کیا حاصل؟ ہر ایک اندری کے وشئے میں راگ اور دویش ہوتا ہے۔ ان دونوں سے ہی بچنا چاہیئے۔ لہٰذا ان دونوں سے ہی بچنا لازم ہے دوسروں کے اعلےٰ دھرم سے اپنے ادنےٰ دھرم بھی افضل ہوتا ہے اس لئے اگر اپنا دھرم پالن کرتے ہوئے اگر مر بھی جائے تو ہرج نہیں برتو پرایا دھرم بھئے کا دینے والا ہے ارجن نے پوچھا اے کرشن انسان پاپ نہیں کرنا چاہتا پھر بھی پاپ کرتا ہے وہ کون سی شکتی ہے جو اس کو پاپ کرنے پر مجبور کرتی ہے آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔

ارجن! رجوگن سے پیدا ہوئے کام کرودھ کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا۔ وہ بڑے حریص اور بھاری پاپی ہیں تم انھیں سنسار میں اپنا سب سے بڑا شترو سمجھو۔ جیسے اگنی دھوئیں سے، آئینہ گرد سے اور بچہ ماں کے رحم میں جھلی سے ڈھکا رہتا ہے ویسے ہی یہ کام اور کرودھا تم گیان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ گیانیوں کا پرانا شترو کام، اگنی کی بھانتی کسی پرکار بھی سیر نہیں ہوتا اندریاں، من اور بدھی یہ تینوں استھان کام اور کرودھ کے ہیں یہ کام ان تینوں کے ذریعے گیان پر پردہ ڈال کر انسان کو پاگل بنا دیتا ہے۔ اے بھرت کل تلک! اس لئے تم پہلے اندریوں (حواس) پر قابو پا کر پہلے گیان وگیان تباہ کرنے والے اس شترو کا ناش کرو۔

شریر (جسم) سے اندریاں (حواس) اندریوں (حواس) سے من، من سے بدھی (عقل) پر تر پرماتما ہے اور اس پرماتما کو جان کر آتما کو پرماتما میں لین کر کے اندریوں کو قابو کر کے اس مہان شترو دشمن عظیم کام کو مارو۔

21/3/99 Sunday

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے اے لکشمی! ایک جنگل میں ایک بھیو توشودر رہتا تھا اُس نے ناجائز وسائل سے بہت سی دولت جمع کی مگر کسی طرح وہ تمام کی تمام جاتی رہی دوبارہ پیسہ حاصل کرنے کے لئے وہ انہی وسائل سے کام لینے لگا ایک دن وہ چوری کرنے گیا لیکن اس کے ساتھیوں نے اسے مار ڈالا مرنے کے بعد وہ پریت جون اور ایک بڑ کے درخت پر رہنے لگا وہ ہر وقت یہی چلاتا رہتا تھا کہ میرے خاندان میں کوئی ایسا ہو جو مجھے اس جون سے چھٹکارا دلوائے کچھ دنوں کے بعد اس کے ہاں ایک لڑکا ہوا وہ بڑا ہو کر تیرا دھار کے لئے گیا۔ وہاں سے واپسی پر ایک دن اس نے اسی درخت کے نیچے قیام کیا جس پر کہ اس کا باپ رہتا تھا وہ لڑکا گیتا پاٹھی تھا اور ہر روز گیتا کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا اس دن جب اس نے پاٹھ کیا اس کوشش کر اس کا باپ اس جون سے مکتی حاصل کر کے دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو چلا گیا۔

چوتھا ادھیائے

کرم سنیاس یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے کہا ارجن! موکش دینے والے اس گیان یوگ کو پہلے پہل میں نے سوریہ پر ظاہر کیا تھا اس نے اپنے پتر منو سے کہا اور منو نے اکشواکو سے کہا یہ یوگ بہت پرانا ہے اسے سب راج رشی جانتے تھے مگر وقت گذرنے پر یہ یوگ دنیا سے لوپ ہو گیا ہے لیکن چونکہ تم میرے بھگت ہو اور متر بھی اس لئے آج یہ گیان یوگ میں نے تم پر ظاہر کر دیا ہے۔

ارجن نے حیرت زدہ صورت بنا کر کہا پربھو! آپ کا جنم تو اب شری وسودیو جی کے ہاں ہوا ہے۔ میں

کیسے یقین کر سکتا ہوں کہ آپ نے اتنی مدت پہلے یہ یوگ پرکاش کیا ہوگا۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے کہا۔ ارجن! میرے اور تمہارے بہت سے جنم ہو چکے ہیں میں ان کو جانتا ہوں مگر تم نہیں جانتے میں جنم مرن سے رہت، تمام جیو دل تما دیوتاؤں کا مالک ہوں اور اپنی اچھیا سے مایا کے ذریعے دنیا میں پرگٹ ہوتا ہوں۔ جب دھرم کا ناش اور پاپ کی بڑھتی ہوتی ہے اس وقت میں اپنے تئیں پرگٹ کیا کرتا ہوں۔ بھگتوں کی رکشا کے لئے پاپیوں کے ناش کرنے کے لئے میں اور دھرم کی ستھاپنا کے لئے میں ہر یگ میں اوتار لیا کرتا ہوں اور دھرم کی ستھاپنا کے لئے میں ہر یگ میں اوتار لیا کرتا ہوں جو میرے سامرتھ روپی کرم اور جنم کی حقیقت کو جان لیتا ہے وہ پھر اس شریر کے تیاگ کے بعد اس دکھ روپی جنم مرن کے بندھن میں نہیں پھنستا جو راگ بھے اور کرودھ سے چھوٹ کر میری شرن میں آکر گیان اور بھگتی کے ذریعے پوتر ہو جاتے ہیں وہ مجھ کو پراپت ہو جاتے ہیں جو شخص جس بھاؤ سے میری اور آتا ہے میں اس کو اسی طرح سے گرہن کرتا ہوں۔ تمام لوگ میرے راستے کے ہی مسافر ہیں کرم سدھی کے خواہشمند دنیا میں دیوتاؤں کے یگیہ کرتے ہیں اور اس سنسار میں کرم پھل جلد حاصل کر لیتے ہیں۔ گن اور کرم کے لحاظ سے چاروں ورن میں نے ہی پیدا کئے ہیں تاہم مجھے اکرتا

(فاعلیت سے برتر) اور اناشی (لازوال) سمجھ۔ مجھے کرم پھل کی اچھیا نہیں ہے۔ نہ ہی کرم مجھے آلودہ کر سکتے ہیں
جس نے اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے وہ پھر کرم بندھن میں نہیں پھنستا۔ زمانۂ سلف میں موکش کی پراپتی کرنے والوں (طالبان
نجات) نے کرم کئے ہیں لہٰذا تمہیں بھی ان کی تقلید کرنی چاہئے۔ کرم کیا ہے اور اکرم کیا ہے یہ سمجھنے کے لئے بڑے
بڑے دانا بھی چکرا جاتے ہیں اب میں تمہیں وہ کرم بتاؤں گا جن کے جان لینے کے بعد تم اس دکھ روپی سنسار کے
چھوٹ جاؤ گے کرم یعنی ویدوں کے گیان کے مطابق چاروں یگوں کے دھرموں کو جاننا بہت ضروری ہے اور
اکرم یعنی ہنسا وغیرہ یا پاپ روپی کرموں کی ماہیت کا جاننا بھی لازمی ہے کیونکہ یہ جلدی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ جو
شخص کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم کا مشاہدہ کرتا ہے اور یہ سب کرم کرتے ہوئے یکساں رہتا ہے وہی گیانی
ہے جو شخص تمام کامناؤں کا تیاگ کر کے دھرم کے مطابق کرم کرتا ہے اور گیان کی اگنی سے کرموں کو جلا دیتا ہے
اس کو گیانی کو دانت کہتے ہیں جس نے کرم کے پھل کی آشا کو تیاگ دیا ہے وہ کرم کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا یعنی کرم کے
بندھن میں نہیں پھنستا ہے جس نے آشا کو دور کر کے من اور بدھی کو پر قابو پا لیا ہے اور بھوگوں کے سادھن
کا تیاگ کر دیا ہے وہ شخص شریر سے کرم کرتا ہوا دکھ روپی بندھن میں نہیں پھنستا بغیر خواہش کے حاصل ہوئی چیز

کے حصول سے خوش رہنے والا سکھ اور دکھ کو یکساں سمجھنے والا دشمنی کو ترک کرنے والا کرم کرکے کرم بندھن میں
نہیں پھنستا۔ راگ دویش اور کامنا رہت ہو کر گیان کی سیڑھی پر چڑھ کر ایشور ارپن کر کے کرم کرتا ہے وہ
بھی کرم بندھن سے مکت (آزاد) ہو جاتا ہے۔ گھرت چندن وغیرہ سامگری ہون اور اگنی سب کو برہم سمجھنے والا
شخص برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ کئی یوگی دیوتوں کا پوجن کرتے ہیں کئی یگیہ کو یگیہ کے ذریعے برہم اگنی میں ہون
کر ڈالتے ہیں کئی اندریوں (حواس) کو سنجم (ضبط) کی آگ میں جلا ڈالتے ہیں بعض وشیوں (محسوسات) کو اندریوں
(حواس) کی آگ میں جلا ڈالتے ہیں بعض گیان اندریوں، کرم اندریوں نیز پرانوں کے کرموں کی سنجم روپی اگنی میں
آہوتی دے دیتے ہیں بعض لوگ درویہ یگیہ (دان آدی) کرتے ہیں بعض تپ یگیہ میں مصروف رہتے ہیں بعض
یوگ کا شغل رکھتے ہیں اور بعض جتیندریہ پرش سوادھیائے اور گیان یگیہ سے پریم کرتے ہیں بعض پران کو
اپان وایو اور اپان وایو کو پران وایو میں جلا دیتے ہیں بعض پران اور اپان دونوں کی حرکات کو روک کر
پرانایام میں محو رہتے ہیں کئی باقاعدہ طور پر بھوجن کرنے والے پران وایو کو پران وایو میں ہوم کرتے ہیں
یہ سب یگیہ کے جاننے والے ہیں اور یگیہ کے ذریعے اپنے پاپوں کا ناش کر ڈالتے ہیں جو یگیہ سے بچا ہوا امرت کا

سادھن کرتے ہیں۔ وہ سناتن برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں برعکس اس کے جو لوگ یگیہ نہیں کرتے اُن کا اس لوک میں بھی ٹھکانا نہیں ہے اور نہ ہی پرلوک میں کبھی ٹھکانا نہیں ہے اور نہ ہی پرلوک میں ہی ان کے لئے کوئی جگہ ہی ہے اس پرکار سے جو بہت سے یگیہ ویدوں میں بتائے گئے ہیں یہ سب کرم سے پیدا ہوتے ہیں یہ جان کر تم سنسار کے بندھن سے مکت ہو جاؤ گے ۔

ارجن! گیان یگیہ سب سے اونچا ہے کیونکہ ہر ایک کرم گیان میں آکر سمپورن ہو جاتا ہے اس گیان کی پراپتی تتو درشی گیانیوں کو پرنام کرنے کے بعد ہوگی اس گیان کی پراپتی کے بعد پھر تم اگیان روپی موہ میں نہ پھنسو گے اور اس کے ذریعے تم اپنے تئیں آتما نیز مجھ سے الگ کہیں نہیں پاؤ گے تمہارے پاپ تمہارے پاپیوں سے بڑھ کر بھی کیوں نہ ہوں تم اس گیان روپی ناؤ میں سوار ہو کر اس پاپ کے سمندر کو آسانی پار کر لو گے۔

ارجن جیسے بھڑکتی ہوئی آگ خشک لکڑیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے ویسے ہی گیان کی اگنی تمام کرموں کو جلا دیتی ہے اس سنسار میں گیان سے بڑھ کر پتر اور کوئی دستو نہیں کرم یوگ کرتا ہوا پر وقت آنے پر اس کے ذریعہ ایشور کو پراپت کر لیتا ہے۔ شردھالو جیتندریہ پرش اس گیان کو حاصل کر لیتا ہے اور اس کے حصول کے

بعد وہ پرم شانتی دکامل اطمینان) تک پہونچ جاتا ہے مورکھ اور یقین نہ رکھنے والے پرش کا ناش ہو جاتا ہے
اس کا نہ تو لوک ہی سدھرتا ہے اور نہ ہی پرلوک۔ اے بے تعلق رہ کر گیان کی تلوار سے شکوک رفع کر دینے والا شخص
آواگون کے پھندے سے مخلصی حاصل کر لیتا ہے اس لئے اے بھارت! اگیان سے پیدا ہونے والے شکوک کو
گیان روپی تلوار سے کاٹ کر تو بھی جنگ کے لئے اٹھ کھڑا ہو!

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے۔ اے لکشمی! کاشی میں ایک سادھو رہتا تھا جو کہ ہر روز اشنان کر کے
شریمد بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا ایک دن وہ جنگل میں گیا اور بیر کے دو درختوں
کے درمیان لیٹ گیا اس کے لیٹنے کے ساتھ وہ درخت گر کر خشک ہو گئے اور دو لڑکیوں کی صورت میں ایک

براہمن کے گھر پیدا ہوئے ان لڑکیوں کو اپنا گذشتہ جنم یاد رہا جب وہ ذرا بڑی ہوئیں تو اس سادھو کے پاس گئیں اور اسے اپنے پچھلے جنم کا حال سنایا اور اس سے چوتھے ادھیائے کے پاٹ کا پھل دان میں مانگا سادھو نے انھیں چوتھے ادھیائے کا پھل دے دیا جس کو لے کر انھوں نے دیو دیہی پائی اور بمانوں میں سوار ہو کر بیکنٹھ کو چلی گئیں۔

پانچواں ادھیائے

کرم سنیاس یوگ

ارجن نے پوچھا ـــــ کرشن! آپ نے کرم کا تیاگ بھی کہا ہے نیز کرموں کی تعریف بھی کی ہے ان دونوں میں جو مارگ اچھا مارگ ہے وہ مجھ سے کہیئے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا اگرچہ کرم سنیاس اور

کرم یوگ : دونوں ہی کلیان کاری ہیں تاہم کرم سنیاس سے کرم یوگ اچھا ہے جو کرم یوگی نہ کسی سے بیر رکھتا ہے نہ
ہی کوئی کامنا رکھتا ہے سکھ دکھ سے علیحدہ ہے اس کو ہمیشہ سنیاسی سمجھنا چاہیئے وہ خود بخود کرموں کے بندھن
سے چھوٹ جاتا ہے وہ مورکھ ہیں جو گیان یوگ اور کرم یوگ کو علیحدہ علیحدہ خیال کرتے ہیں گیانی ایسا نہیں کہتے
دونوں میں سے کسی ایک پر اچھی طرح سے عمل کرنے سے دوسرے کا پھل بھی مل جاتا ہے جو درجہ گیان سے پراپت
ہو سکتا ہے وہ کرم سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے جو گیان اور کرم کو یکساں خیال کرتا ہے وہی گیانی ہے کرم یوگ
کے بغیر سنیاس حاصل کرنا مشکل ہے مگر کرم یوگ کرنے والا گیانی شخص تھوڑے عرصے میں ہی ایشور کو حاصل کر لیتا ہے
پاک نفس خود ضبط جیتندریہ سب کے آتما کو اپنا آتما خیال کرنے والا شخص کرم کرتا ہوا بھی بے لوث رہتا ہے۔ تتو درشی
یوگی کھاتے پیتے چلتے پھرتے سونگھتے سوتے یہی کہتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا یہ سب کام اندریوں (حواس) کے
ہیں جو پھل کی آشا تیاگ کر برہم ارپن کرم کرتا ہے وہ پاپ سے ملوث نہیں ہوتا جیسے کنول کا پتہ پانی میں
نہیں بھیگتا پھل کی اچھیا تیاگ کر یوگی صرف جسم من بدھی اور اندریوں سے ہی کرم کرتے ہیں اور پھل کی خواہش
نہ کرنے کے سبب شانتی (کامل اطمینان) حاصل کر لیتے ہیں لیکن کم عقل پھل کی خواہش رکھنے والے بندھن

میں پھنس جاتے ہیں۔ جیتندریہ آتما اس سے سب کرموں کا تیاگ کر کے اس نو دروازوں والے شہر (شریر)
میں آرام سے رہتا ہے۔ نہ تو وہ کچھ کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو کچھ کرنے کی تحریک ہی کرتا ہے ایشور اپنی غرض
کے لئے نہ دنیا کو پیدا کرتا ہے اور نہ ہی طرح طرح کے کرم ہی کرواتا ہے نہ ہی کسی پھل کے بھوگنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔
یہ سب کچھ ادویا ہی کرواتی ہے یا سنسکار؟ سرب ویاپک پرمیشور کسی کے پاپ پنیہ کو نہیں لیتا بلکہ گیان پر اگیان
کا پردہ پڑے رہنے کی وجہ سے لوگ بھول میں پڑے ہوئے ہیں لیکن جنہوں نے گیان سے اگیان روپی پردے کو
دور کر دیا ہے ان پر پرماتما کا سروپ روشن ہو جاتا ہے جن کا آتما وہ بدھی اس پرماتما میں لگی ہوئی ہے جن کی منزل
بھی وہی ہے وہ گیان کے ذریعے پاپوں سے چھوٹ کر موکش حاصل کرتے ہیں گائے ہاتھی گھوڑا چنڈال اور
برہمن کو ایک نظر سے دیکھنے والے پنڈت کہلاتے ہیں سب کو یکساں دیکھنے والے اسی جسم میں سنسار کو جیت
لیتے ہیں اور پرماتما کی ذات میں واصل ہو جاتے ہیں جو مرغوب اشیا کے حصول پر خوش نہیں ہوتا اور نامرغوب
اشیاء کے حصول پر دکھ نہیں مانتا وہی ستھر بدھی گیانی برہم میں واصل ہو جاتا ہے جس نے شبد سپرش روپ رس
گندھ ان وشیوں سے کنارہ کر لیا ہے وہ پہلے گیان کے سکھ کو حاصل کرتا ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والے سکھ یعنی

موکش کو پراپت کر لیتا ہے۔ رشید سپرش روپ رس گندھ یہ اندریوں کے بھوگ دکھ کے دینے والے ہیں۔ کیونکہ
یہ پیدا ہو کر نشٹ ہو جاتے ہیں لہذا گیانی ان میں نہیں پھنستے جس نے موت سے پہلے کام کرودھ کے جوش کو برداشت
کر لیا ہے وہی یوگی ہے سکھی کہلانے کا ادھیکاری ہے جسے آتما میں ہی سکھ ملتا ہے جو آتما میں ہی محو رہتا ہے جو
آتما سے ہی روشنی پاتا ہے وہی یوگی برہم میں داخل ہو کر مکتی حاصل کرتا ہے جن کے پاپ نشٹ ہو گئے اور شکوک
رفع ہو گئے ہیں جو تمام جیووں کا کلیان چاہتے ہیں وہی موکش کو حاصل کرتے ہیں کام کرودھ کا جنہوں نے ناش
کر دیا ہے ایسے جتیندریہ دونوں لوک میں مکت ہو جاتے ہیں باہر کی اندریوں اور وشیوں کو دور کر کے بھووں
کے درمیان نظر کو قائم کر کے ناک کے اندر جانے والی پران اور اپان وایو کو برابر کر کے جس نے اندریوں دل اور من
اور بدھی کو قابو کر لیا ہے خوف خواہش اور کرودھ کا تیاگ کر دیا ہے اب مکتی کی خواہش رکھنے والا یوگی
ہمیشہ ہی مکت ہے مجھے یگیہ اور تپ کے بھوگنے والا دنیا کا مالک تمام جیووں کا بھلا چاہنے والا جو شخص ہے وہ
ضرور بالضرور مکتی کو حاصل کرتا ہے

پانچویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن بولے۔ اے لکشمی ہینگلا نامی ایک براہمن مالن ومدرا آہاری تھا۔ لہٰذا برادری نے اسے خارج کر دیا وہ کسی دوسری جگہ جا کر راجہ کے پاس ملازم ہو گیا اور ایک اپنے جیسی بدچلن عورت سے اس نے شادی کر لی وہ عورت اس کا کہنا نہ مانتی تھی گھر میں آئے دن جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ ہینگلا اس استری کو اکثر مارا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اس کو بری طرح سے مارا اس نے کھانے میں زہر ملا کر اس کو دے دیا۔ ہینگلا مر گیا اور مر کر گدھ کی جون میں پڑا تھوڑے عرصے کے بعد وہ عورت بھی رحلت کر گئی اور مر کر طوطی کی جون میں پڑی جس طوطے سے اس نے بیاہ کیا وہ طوطا بھی اپنے گذشتہ جنم میں براہمن تھا اپنے گورو کا کہنا نہ مانتا تھا اس لئے اس کے شراپ سے طوطا ہو گیا تھا ایک دن جس درخت پر طوطی رہتی تھی اس کے پاس سے وہ گدھ گذرا اور اس نے طوطی کو دیکھ کر اسے پہچان لیا۔ طوطی نے بھی اسے دیکھا اور درخت پر سے اڑ گئی۔ اور اڑتی

ہوئی شمشان بھومی میں پہونچی۔ وہاں پر ایک سادھو کی کھوپری پڑی تھی اس میں پانی بھرا تھا یہ اس کے پاس گر پڑی گدھ بھی اس کے تعاقب میں تھا وہ بھی زمین پر اُترا دونوں لڑنے لگے لڑتے لڑتے جو اس کھوپری سے ٹکرائے تو اس کا پانی اچھل کر دونوں کے اوپر جا پڑا دونوں کی جان نکل گئی بعد دوتوں نے اُن کو دھرم راج کی کچہری میں پیش کر دیا۔ دھرم راج نے سارا حال سُن کر کہا وہ کھوپڑی ایک ایسے سادھو کی تھی جو کہ ہر روز صبح اٹھ کر شری بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ لہٰذا ان کو سورگ میں لے جاؤ۔

۵

گیان کے دریا میں ہو جا غوطہ زن
شدھ کرے اس طرح سے اپنا من
گیتا پڑھ اس پر عمل پر نختیں تو
ہاں شری گوپال کا تو داس بن

چھٹا ادھیائے

ابھیاس یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا اے ارجن! جو کرم پھل کی اچھیا نہ رکھتا ہوا برہم ودیا کے مطابق کرنے کے قابل کرموں کو کرتا ہے اسی کو سنیاسی اور یوگی کہنا چاہیئے جس میں گیان روپی اگنی کا تیج نہیں اور کرم بھی نہیں کرتا وہ سنیاسی نہیں جس کو سنیاس کہتے ہیں اسی کو تو یوگ سمجھ کیونکہ جس نے کامناؤں کا تیاگ نہیں کیا وہ کبھی بھی یوگی یا سنیاسی کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔ جس کو گیان پراپتی کی اچھیا ہے اس کے لئے کرم کرنا لازمی ہے جب گیان کا حصول ہو جائے پھر ایشور پراپتی

کے لیے من اور اندریوں کو روک کر ایشور کی مورتی کو دھیان میں لا کر ایشور کا سمرن کرنا چاہیئے جس وقت اندریوں کے وشے اور ان کے کرموں سے محبت نہیں رہتی اس وقت شخص کامل یوگی کہلاتا ہے جیو کو چاہیئے کہ من کو قابو کر کے اپنے تئیں اونچے درجے پر پہونچائے اور اپنے آپ کو نرک میں نہ گرائے کیونکہ من کو قابو نہ کر سکنے والا پرش اپنا دشمن آپ ہے جس نے اپنے تئیں جیت لیا ہے وہ اپنا دوست ہے بصورت دیگر جس نے اپنے آپ پر قابو نہیں پایا وہ اپنا دشمن ہے جس نے اپنے آپ کو جیت لیا ہے وہ شانتی سروپ منش سرد گرم، رنج و راحت و عزت و ذلت میں یکساں رہتا ہے۔ گیان و وگیان سے بھرپور، بے عیب جیتندریہ اور مٹی اور سونے کو یکساں سمجھنے والا پرش گیان یکت یوگی ہے۔ متر، شترو، دویشی، پاپی، تتھا سادھو کو جو ایک نظر سے دیکھتا ہے وہی گیانی ہے۔

یوگی کے لیئے لازم ہے کہ چت و آتما کو وش میں کر کے گوشہ تنہائی اختیار کر کے سادھی لگائے پوتر ستھان پر پہلے کشا آسن بچھائے اس پر مرگ چھالا اور مرگ چھالا پر کپڑا بچھا کر من کو ایکاگر کر کے چت اور اندریوں کی کریا کو روک کر آتما کی شدھی کے لیئے یوگ ابھیاس کرے شریر سر گردن کو سیدھا رکھ کر

اپنے ناک کے سامنے والے اُرخ پر نظر جما کر دھیان کو میری طرف کر کے مجھے ہی اپنا سہارا خیال کر کے اپنے من کو بس
میں کر لینے والا اپنے آتما کو یوگ میں اُس شانتی کو حاصل کرتا ہے جو کہ موکش کی دینے والی ہے ارجن پیارا متھا
بھو کا رہنے والے کو یوگ کا حصول نہیں ہوا کرتا ایسے ہی نہ ہی تو زیادہ سونے والا اور نہ ہی زیادہ جاگنے
والا ہی یوگی بن سکتا ہے جس کا آہار و دھار کام دھندا سونا اور جاگنا اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے اسی کا یوگ
دکھوں کا ناشک ہوتا ہے جب وش میں چت پرماتما میں محو ہو جاتا ہے تب ہی منش یوگی کہلاتا ہے جس طرح
ایسے ستھان پر دیپک کی لو نہیں ہلتی جہاں پر کہ ہوا نہ ہو اسی طرح سے پرماتما کا دھیان کرنے والے یوگی کے
چت کی حالت ہوا کرتی ہے جس اوستھا میں یوگ ابھیاس سے بس میں کیا ہوا چت اپرام ہو جاتا ہے
جس اوستھا میں یوگی پرماتما کو ہی دیکھتا ہوا پرماتما کے سنتوش کو پراپت ہوتا ہے جس اوستھا میں سب سے
اونچے سکھ کا حصول ہوتا ہے جس کو بدھی جان سکتی ہے اور جو اندریوں (حواس) کے جاننے سے بہت
اوپر ہے جسے یوگی ہی جانتا ہے اور جس میں قائم ہو کر یوگی برہم کے گیان سے دور نہیں ہوتا جس اوستھا کے حصول
کے بعد یوگی کو اس سے زیادہ کے حصول کی اچھیا نہیں رہتی اور جسے پا کر اسے بڑا دکھ آنے پر یوگی گھبراتا نہیں

اس اوستھا کا نام ہی یوگ ہے اور نشچینت ہو کر ستیچے یوروک اس کا ابھیاس کرنا چاہیئے سنکلپ سے پیدا
ہونے والی سب کامناؤں کو پورن روپ سے من میں سے نکال کر اندریوں (حواس) کو ہر طرف سے ہٹا کر
مستقل مزاجی کے ساتھ آہستہ آہستہ ویراگ کو حاصل کر کے پورن روپ سے نشچینت من کو آتما میں لگانا
چاہیئے چنچل اور ڈانواڈول من کو ہر طرف سے ہٹا کر پرماتما سے لگا کر وشس میں کرنا چاہیئے۔ ایسے شانت
چت، برہم لین رجوگن سے چھٹکارہ حاصل کیئے ہوئے اور پاپوں سے رہت یوگی کو اتم سکھ (اعلیٰ درجہ کی
راحت) حاصل ہوتا ہے جس یوگی کے پاپ دور ہو چکے ہیں وہ اس طور پر اپنے آتما کو ہمیشہ برہم کے ساتھ واصل
کرتا ہوا اونچے سکھ انتہائی سرور کو حاصل کر لیتا ہے جو برہم میں قائم ہے سم درشٹی یوگی ایشور کو سرویاپک دیکھتا
ہے اور سب بھوتوں یعنی جیو دیوتا پربھو کو ایشور میں دیکھتا ہے اس کی نظروں سے میں کبھی اوجھل نہیں ہو سکتا
ارجن! جو سب بھوتوں میں مجھے جان کر میری بھگتی کرتا ہے وہ اس شریر میں رہتا ہوا بھی مجھ میں ہی
رہتا ہے جو سب کے سکھ و دکھ (رنج و راحت) کو اپنا سکھ و دکھ سمجھتا ہے وہ سب سے اونچا یوگی ہے۔
ارجن نے پوچھا اے مدھوسودن آپ نے جو سمتا (مساوات) کے حوالے والا یہ یوگ بیان کیا ہے من کی

چنچلتا (تلون) کے کارن (سبب) میں اس کی استھر ستھتی کو نہیں دیکھتا کیونکہ اے دیو یہ من بڑا ہی چنچل مضبوط اور زبردست ہے یہ شریر (جسم) اور اندریوں (حواس) کو متھ ڈالتا ہے۔ میں اس کا روکنا ہوا کے روکنے کی مانند کٹھن سمجھتا ہوں

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا ارجن! اس میں شک نہیں کہ من بڑی مشکل سے قابو میں آتا ہے لیکن ابھیاس تتھا ویراگ سے اس کو قابو میں لایا جا سکتا ہے جس نے من کو قابو نہیں کیا اس کو یوگ کی پراپتی نہیں ہو سکتی لیکن جس کا من قابو میں آگیا ہے ایسا منش اپائے کرنے سے یوگ کو پراپت کر سکتا ہے۔

ارجن نے پوچھا! اے مہاباہو جس نے سکام بھگتی کا تیاگ کر دیا ہے اور پھر اس مارگ پر آنے کی کوشش نہیں کرتا لیکن اس کی بھگوان میں شردھا پورے طور پر ہو ایسی حالت میں اگر اس کی مرتیو ہو جائے تو اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ کرم اور گیان یوگ دونوں سے گرا ہوا وہ بے استقلال اور برہم کی راہ سے بے خبر شخص کیا پھٹے ہوئے بادل کی طرح بیچ میں ہی ناش تو نہیں ہو جاتا میرے اس شک کو آپ ہی پورے طور پر رفع کر سکتے ہیں کیونکہ اس شک کا رفع کرنے والا دوسرا تو مجھے کوئی نظر نہیں آتا اس لئے کرپا کر کے آپ میرے اس

شک کو دور کر دیجیے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا ارجن ایسے شخص کا ناش نہ تو اس لوک میں ہی ہوتا ہے اور نہ پرلوک میں ہی کیونکہ بیبھ کرنے والا کبھی نرک میں نہیں جاتا جو شخص بھگتی کے پورے ہوئے بغیر ہی سنسار سے کنارہ کر جاتے پھر وہ بہت عرصہ تک اچھے لوک میں رہ کر کسی پوتر خاندان میں جنم لیتا ہے یا یوگیوں کے کل میں یا کسی برہم گیانی کے گھر میں پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ ایسے گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے گذشتہ جنم کے سنسکاروں کے بل سے گیان یوگ کو حاصل کر لیتا ہے اور موکش کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اسی گذشتہ جنم کے ابھیاس سے ہی وہ یوگ یعنی گیان کی طرف کھنچتا ہوا چلا جاتا ہے اور پھر کرم کے بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے کئی جنموں کی سخت محنت کے بعد وہ پشاپ آتما جتن کرتا ہوا پرم گتی کو حاصل کر لیتا ہے یوگی تپسویوں سے بڑا ہوتا ہے وہ کرم کانڈیوں سے بھی بڑھ کر مرتبہ رکھتا ہے اس لئے ارجن تم یوگی بننے کی کوشش کرو۔ یوگیوں میں بھی جو پریم کے ساتھ چت لگا کر میرا دھیان کرتا ہے وہ سب سے اونچا یوگی ہے اور وہ مجھے سب سے پیارا ہے۔

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے کہا۔ اے لکشمی دریائے گوداوری کے تٹ پر ایک نہایت دھرماتما راجہ رہتا تھا۔ یہ بھو بھگت اور سادھو سیوی اس راجہ کی پرجا بھی جیسا راجہ ویسی پرجا کے مصداق دیا بھاؤ والی اور دان کرنے والی تھی۔

ایک دن چند ہنس اڑتے اڑتے راجہ کے نگر میں آئے اُن میں سے ایک بیٹھتے کے ساتھ ہی اُڑ گیا گاؤں کے پنڈتوں نے کہا اے ہنس تو اتنی جلدی کیوں اُڑتا جا رہا ہے کیا تو ہمارے راجہ سے بھی پہلے سورگ کو چلا جائیگا۔

ہنسوں کے سردار نے کہا رشی ریگ اس راجہ سے بھی اچھے ہیں اور بیکنٹھ کے ادھیکاری ہیں

ہنسوں کے سردار کی بات سن کر راجہ نے سوچا کہ ایسے رشی کے ضرور درشن کرنے چاہئیں یہ سوچکر وہ رتھ پر سوار ہو کر کئی تیرتھوں پر سے ہوتا ہوا شری بدری نارائن پہنچا وہاں پہاڑ کی ایک گپھا میں

ایک مہاتما براجمان تھے اس کے تپ سے گپھا اس طرح سے روشن تھی گویا کہ وہاں پر آپ کی روشنی ہو رہی ہو
راجہ سمجھ گیا کہ یہی مہرشی رائیک ہیں۔ راجہ نے اُن کے چرن چھوئے اور دریافت کیا مہاراج آپ کا اتنا تیج
کس کے بل پر ہے۔

مہرشی نے جواب دیا کہ میں ہر روز برہم مہورت میں اٹھ کر اشنان سے فارغ ہو کر شریمد بھگوت
گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا ہوں یہ سُن کر راجہ مہرشی کو پرنام کر کے اپنی راجدھانی میں واپس آگیا
اور اپنے لڑکے کو راج پاٹ دے کر پھر سدا کے لئے رشی کے پاس چلا گیا اور وہیں رہ کر باقاعدہ
طور پر شریمد گیتا جی کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا۔

جب مہرشی اور راجہ نے شریر تیاگ کیا تو دیو دیہی پائی اور بیمان میں سوار ہو کر بھگوان
کے دھام کو گئے۔

ساتواں ادھیائے
گیان وگیان یوگ

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا اے پارتھ مجھ میں ہی اپنا من لگا کر میرا بھروسہ کرتا ہوا یوگ میں مشغول ہو اس طرح سے توجہ سر دیا ایک کو جان جائے گا میں تجھے وششٹ گیان کو پورے طور پر کہوں گا جس کو جان دینا میں پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔ ہزاروں انسانوں میں سے کوئی ہی میرے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور ان کوشش کرنے والے یوگیوں میں سے کوئی ہی میرے راز حقیقت کو جانتا ہے۔ میری آٹھ پرکار کی پرکرتی ہے۔ زمین، پانی، اگنی، ہوا، آسمان، دل، عقل، خودی

یعنی اہنکار اس آٹھ اقسام والی قدرت کو اپرا یعنی محض کہتے ہیں اور جیو آتما میری دوسری قدرت ہے جس کو پرا یعنی چیتن کہتے ہیں انھوں نے جیو روپ ہو کر تمام دنیا کو دھارن کیا ہوا ہے۔ کل جیو جنتو ان دو پرکرتیوں سے ہی ظاہر ہوتے ہیں ایسے سمجھ! اور میں تمام دنیا کی پیدائش و ناش کرنے والا ہوں یعنی میں ہی ساری دنیا کا علت یعنی منبع و ماخذ ہوں میرے سوا سے ذرہ بھر بھی اور کوئی چیز نہیں ہے اور یہ ساری دنیا سوتر کے دھاگے کی مانند میرے ساتھ پروئی ہوئی ہے ارجن! میں پانی میں رس ہوں چندرماں اور سورج میں روشنی ہوں۔ سارے ویدوں او نکار میں ہوں آکاش میں شبد میں ہوں انسانوں میں انسانیت میں ہوں زمین میں خوشبو میں ہوں آگ میں تیج میں ہوں تمام مخلوق میں زندگی ہوں اور تپسیوں میں تپ میں ہوں ارجن! تمام دنیا کا سناتن پیدا کرنے والا مجھ کو ہی جانو۔ عقل مندوں میں عقل، تیج والوں میں تیج میں ہوں ستوگن، رجوگن اور تموگن سے جو حالات پیدا ہونے والے جان! لیکن نہیں ان میں ہوں اور نہ مجھ میں ہی ہیں۔ ان تینوں قسم کے گنوں سے غافل ہوئی ہوئی۔ یہ تمام دنیا ان سے پرے مجھ انیاشی کو نہیں جانتی کیونکہ یہ

الوگ ترگنی منی میری مایا بڑی مشکل سے تیرنے کے قابل ہے مگر جو میری شرن میں آجاتے ہیں وہ اس سے ترجاتے ہیں
برے کرموں میں پھنسے ہوئے سورکھ و نیچ مایا جال میں پھنسے ہوئے تامسی مجھے نہیں بھجتے۔ ۱۶/۷
ارجن! انیک کرم کرنے والے ارتھارتھی، آرت، جگیاسو اور گیانی یہ چار پرکار کے منش مجھے بھجتے ہیں
گیانی سب سے سرشیٹ (افضل) ہے وہ سدا مجھ میں لگا رہتا ہے اور لگاتار بھگتی والا ہے۔ گیانی کو میں جان و دل
سے پیارا ہوں اور مجھ کو جان و دل سے گیانی پیارا ہے۔ یوں تو یہ چاروں ہی نہایت اچھے ہیں مگر گیانی کو
میں اپنے ذات ہی مانا ہے کیونکہ وہ مجھ میں لگا ہوا ہے اور مجھ میں ہی قائم ہے اور یہ وہ درجہ ہے کہ
جس کے پرے اور کچھ نہیں ہے بہت جنموں کے بعد آخر میں گیان (عرفان) حاصل کر کے سب کچھ برہم ہی
اس طرح سے جو مجھ کو بھجتا ہے۔ وہ مہاتما مشکل سے ملتا ہے طرح طرح کی خواہشات سے موہے جاکر
انسان دیوتاؤں کو سمجھتے ہیں اور ان خواہشات کے لئے طرح طرح کے برت اور نیم رکھتے ہیں اور
لوگ اپنی عادات سے مجبور ہوتے ہیں جو سکامی پرش جس دیوتا کو شردھا سمیت پوجنا
چاہتا ہے اس بھگت کی اس پریتی کو مضبوط کرتا ہوں پریتی سے اس دیوتا کو پوجنے والا بھگت اس دیوتا

کے ذریعے اپنی کامناؤں کو پوری کر لیتا ہے لیکن اُس بھگتی کا پھل ایک دن ناش ہو جاتا ہے کیونکہ دیوتاؤں کے پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں اور مجھے پوجنے والے مجھ کو۔ کم عقل لوگ میرے اویناشی لافانی، سرودیاپک نرا کار سروپ کو نہ سمجھتے ہوئے مجھے آکار میں آیا ہوا سمجھتے ہیں اپنی یوگ مایا سے چھپا ہوا میں سب پر ظاہر نہیں ہوا کرتا ہوں اس لیئے اگیانی مجھ اجنما اویناشی کی حقیقت کو نہیں سمجھتے ارجن ماضی مستقبل اور حال میں جو بھی انسان ہوئے ہوں گے اور ہیں اُن سب کو میں جانتا ہوں مگر مجھے کوئی نہیں جانتا۔ راگ دویش سکھ دکھ یعنی لابھ آدی کے موہ میں پھنس کر تمام جیو سنسار میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جن اچھے کرموں والوں کا پاپ دور ہو گیا ہے وہ سکھ دکھ کے بندھن سے مکت ہو کر ذاتی یقین سے میرا سمرن کرتے ہیں جو لوگ میرا سہارا لے کر بڑھاپے اور موت سے مکت ہونے کے لیئے کوشش کرتے ہیں وہ لوگ برہم یعنی میرے سرودیاپک نرا کار سروپ کو ادھیاتم کو اور سب کرموں کو جانتے ہیں۔ جو منش ادھی بھوت، ادھی دیو، اور ادھی یگیہ کے ساتھ مجھ کو جانتے ہیں وہ مجھ میں دل لگائے ہوئے مرتیو کے سمے بھی مجھ کو ہی جانتے ہیں۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے کہا اے لکشمی! نیل نامی شہر میں سنگو کرن نامی ایک دیش رہتا تھا جو تجارت کے لیئے دوسرے دیشوں کو جایا کرتا تھا۔ ایک بار وہ ایک سوداگروں کے قافلے کے ساتھ تجارت کے لیئے دوسرے شہر میں جا رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک زہریلے سانپ نے کاٹا اور وہ مر گیا جب اس کے لڑکے کو معلوم ہوا تو وہ اس جگہ پہنچا جہاں پر کہ اس کا باپ مرا تھا اور جلنے کے ساتھ ہی سانپ کو مارنے کے خیال سے زمین کھودنے لگا جب اس نے ایک بڑا سا گڑھا کھودا تو ایک سیاہ رنگ کا سانپ نمودار ہوا اور کہنے لگا اے لڑکے تو میری جگہ کو کیوں خراب کر رہا ہے۔

لڑکے نے جواب دیا میں سنگو کرن کا لڑکا ہوں جس سانپ نے میرے باپ کو کاٹا تھا میں اسے ضرور مار دوں گا۔ سانپ نے کہا میں ہی تیرا باپ سنگو کرن ہوں تو مجھے اس جون سے چھڑا!

کسی گیتا پاٹھی براہمن کو بلا اس کو کھانا کھلا اس سے گیتا کا پاٹھ کروا اور مجھے اشیر یاد دلوا اور اس طرح سے میرا مکتی کا راستہ صاف کروا۔

لڑکا اسی وقت ایک براہمن کو بلالا۔ سارا واقعہ اسے سنایا اس سے شریمد بھگوت گیتا کا پاٹھ کروایا۔ براہمن نے سانپ یعنی سنکو کرن شریمد بھگوت گیتا کے ساتویں ادھیائے پاٹھ سنایا اسی وقت بیکنٹھ سے بمان آیا دیو دونوں نے سنکو کرن کو اس میں سوار کروایا اور اس طرح اس کی من وانچھت ابھلاشا پوری ہوئی۔

پیارے ناظرین! گیتا کے مقابلے میں دنیا کا کوئی گرنتھ پیش نہیں کیا جاتا۔ یہ گیتا برہم ودیا ہے جو گیان کو دینے والی ہے اس لئے جو انسان جتنی بڑی سے بڑی قربانی اس واسطے کرتا ہے وہ اتنا ہی بھگوان کے پیاروں میں شمار ہوتا ہے اور جو شخص اس گیان کے مخفی رازوں کا بیان بتانے والا ہے بھگوان فرماتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر اس دنیا میں بہت ہی پیارا میرے

۵۰

لئے اور کوئی نہیں ہے

راز یہ اعلےٰ میرے بھگتوں کو جو بتلائے گا
میری بھگتی کے سبب وہ مجھ میں ہی مل جائے گا
نیک کاروں میں ملے گا مرتبہ اعلےٰ اُسے
اُس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا کوئی پیارا مجھے

گیتا ۱۸-۶۸-۶۹

آٹھواں ادھیائے
اکشر برہم یوگ

ارجن نے کہا اے پرشوتم وہ برہم کیا ہے؟ ادھیاتم کیا ہے؟ کرم کیا ہے؟ اور ادھی
بھوت، ادھی دیو کسے کہتے ہیں۔ یہاں ادھی یگیہ کون ہے اور اس جسم میں وہ کیسے ہے اور
جنھوں نے من پر قابو پالیا ہے ان کی مرتیو کے سمے آپ کس پرکار جاننے میں آتے ہیں۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! پرم اکشر لافانی برہم ہے جیو آتما
ادھیاتم کہا جاتا ہے تمام پرانیوں کی ہستی ظاہر کرنے والے کو کرم کہتے ہیں جو ناش ہونے والا

پدارتھ پرپنچ ہے اسے ادھی بھوت کہتے ہیں اور پُرش جو جیو پدارتھ ہے اس کو ادھی دیوت کہتے ہیں اس شریر میں
ادھی یگیہ میں ہوں۔ جو منش آخر وقت میں مجھے سمرن کرتا ہوا شریر کا تیاگ کرتا ہے وہ میرے تھ وان پد کو
پراپت ہوتا ہے اس میں شک نہیں ہے منش آخر وقت جس جس بھاؤ کو یاد کرتا شریر تیاگ کرتا ہے
اسی کو ہی پراپت کرتا ہے اس لئے تو ہر سمے میرا سمرن کر، یدھ کر اسی طرح میرے ارپن کئے ہوئے من
اور بدھی والا بے شک تو مجھ کو ہی پراپت ہوگا۔

یوگ ابھیاس سے جڑا ہوا انسان جس کا چت اور طرف نہ جاتا ہو ہمیشہ چنتن کرتا ہوا پرم دیو
ہی کو پاتا ہے جو منش اس سروگیہ انادی سب کو معاوضہ دینے والا لطیف سے بھی لطیف سب کا آدھار
اور پرورش کنندہ چنتن میں نہ آنے والا پرکاش سروپ جہل سے دور اور شدھ سروپ کو یاد کرتا ہے۔
ایسی بھگتی والا منش آخر وقت میں یوگ بل سے بھرکٹی کے بیچ میں پرانوں کو اچھی طرح سے ٹھہرا کر نشچل من سے
سمرن کرتا ہوا اس پرم پرمیشور کو ہی پہنچتا ہے وید کے جاننے والے جس پرم پد کو اونکار ہی کہتے ہیں اور
کوشش کرنے والے ورکت لوگ جس میں سما رہتے ہیں اور جس کی آشا لگے ہوئے برہمچاری برت دھارن کرتے

ہیں۔ اس پد کو تیرے لئے میں اختصار سے کہوں گا۔ تمام اندریوں کے دروازوں کو بند کر کے من کو
دل میں قابو کر کے اور پران وایو کو مستک میں قایم کر کے بھگتی یکیت ہوتا ہوا " اوم " ایسے ایک اوناشی
پرنش کا نام اُچارن کرتا ہوا مجھ کو یاد کرنے والا جو دیہہ کو چھوڑتا ہے وہ اونچے درجے کو حاصل کرتا ہے جو
شخص مجھ میں صدق دل سے ہمیشہ اور لگاتار لگا ہوا ہے ایسے ہمیشہ جڑے ہوئے یوگی کو میں آسانی سے
مل جایا کرتا ہوں۔

موکش کو پراپت کر کے مہاتما جنم مرن کے چکر سے مکت ہو جاتے ہیں سب لوگوں سے لے کر
برہم لوک تک سے یہاں اس دنیا میں آنا پڑتا ہے مگر جو مجھ کو پراپت کر لیتا ہے پھر اس کا جنم نہیں
ہوتا برہما کا جو ایک دن ہے اس کو ہزار چوکڑی یگ تک رہنے والا اور رات کو بھی ہزار چوکڑی یگ تک
رہنے والی جو شخص جانتا ہے وہ یوگی برہم گیانی ہے۔ برہم کا دن نکلنے کے ساتھ تمام دنیا نراکار
برہم سے نکل کر وجود میں آتی ہے اور برہم کی رات ہونے پر اسی نراکار برہم میں سما جاتی ہے اور دن نکلنے پر

پھر پیدا ہوتی ہے۔ تمام دُنیا کرم چکر میں پھنسی ہوئی دن نکلنے پر پیدا ہوتی ہے اور رات ہونے پر اسی نرکالا
برہم میں سما جاتی ہے لیکن اس مایا سے بہت پرے جو سناتن اویکت ہے وہ پورن برہم سب
بھوتوں کے نشٹ ہونے پر بھی نشٹ نہیں ہوتا۔

اویکت سناتن پرم گتی (اونچے درجہ) کو کہتے ہیں جس اویکت سناتن کو پراپت کر کے منش لوٹ کر
نہیں آتے وہ میرا پرم دھام ہے جس پرماتما کے اندر یہ سارے بھوت رہتے ہیں اور جس سے یہ انند سے
یہ ساری دنیا پری پورن ہے۔ وہ سناتن اویکت برہم پُرش نرنتر بھگتی سے پانے کے قابل ہے جس وقت
یوگی شریر تیاگ کر آواگون کے چکر سے مکت ہو جاتے ہیں اب میں اس کے وشے میں کہوں گا جو برہم گیانی
برہم کو پہونچنے والے ہیں وہ روشنی والے راستے اگنی دیوتا کے راستے، دن کے دیوتا سوریہ کے راستے اجالے
پکش کے راستے اترائین۔ چھ مہینے کے ابھیمانی دیوتا کے راستے مر کر جاتے ہیں اور دھوم راتری کرشن پکش
دکشنائن کے چھ ماہ میں مرا ہوا یوگی چندر لوک کو پراپت کر کے پھر وہاں سے لوٹتا ہے ایک راستہ سے

گیا ہوا لوٹ کر آتا ہے اور دوسرے راستے سے گیا ہوا لوٹ کر نہیں آتا۔ ایسے یہ دو راستے چاندنا اور اندھیرا دیویان اور پتریان سناتن مانے گئے ہیں ایک سے پرم گتی کو پاکر لوٹ کر نہیں آتا دوسرے سے پھر اس دنیا میں آکر جنم لیتا ہے۔

ارجن! ان تمام راستوں کو جاننے والا یوگی موہت نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے تو ہمیشہ عقل والے یوگ سے تعلق رکھ۔ یوگی پرش اس اسرار مخفی کو حقیقت سے جان کر وید ان کے پڑھنے میں اور تپ دان وغیرہ کے کرنے میں جو پنیہ کہا گیا ہے ان سب کو شک کے بغیر عبور کر جاتا ہے اور سناتن پد کو پہنچتا ہے۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے اے لکشمی! دریائے نربدا کے کنارے ایک گاؤں میں سوشرما نامی ایک برہمن رہتا تھا اس کے اولاد نہ تھی اس نے اولاد کے حصول کے لئے یگیہ کیا اور قربانی دینے کے لئے

بکرا ماتمنے لگا۔ بکرے نے کہا براہمن دیوتا! میں نے بھی اسی طرح سے بکری کا ایک بچہ مارا تھا۔ بکری نے مجھے شراپ دیا تھا کہ تو بھی بکرا بن کر اسی طرح سے مارا جائے گا۔

براہمن نے کہا میں تجھے ایک چشم دید واقعہ سناتا ہوں کوروکیشتر میں چندر شرما نامی ایک راجہ اشنان کے لئے آیا اس نے وہاں ایک لوہے کا آدمی بنوا کر ایک براہمن کو دان کیا۔ دان کی کریا ہو رہی تھی کہ لوہے کے آدمی نے قہقہہ لگا کر براہمن سے کہا کیا تو مجھے دان دے گا۔

براہمن نے کہا تیرے ایسے کئی لئے ہیں وہ لوہے کا پتلا اسی وقت پھٹ گیا اور اس میں سے ایک سیاہ فام مورتی برآمد ہوئی۔

براہمن نے اسی وقت شریمد بھگوت گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا اس مورتی نے اسی وقت دیو دیہی پائی اور بیمان میں سوار ہو کر بیکنٹھ دھام کو چلی گئی۔

بکرے نے براہمن سے کہا تم بھی کوئی ایسی یکتی کرو جس سے میں بھی اس جون سے مخلصی حاصل کروں

براہمن اسی وقت دوڑا ہوا گیا اور ایک گیتا پاٹھی براہمن کو بلا لایا جس نے بکرے کو شریمد بھگوت گیتا کے آٹھویں

ادھیائے کا پاٹھ سنایا جس سے بکرے نے شریر تیاگ دیا اور وہ دیو دیہی پا کر بیمان میں سوار ہو کر بیکنٹھ
چلا گیا۔

نواں ادھیائے

راج ودّیا یوگ

بھگوان نے فرمایا ارجن! گیان اور وگیان کا سب راز سُن جسے سُن کر تو پاپوں سے مکت ہو جائے گا
یہ ودیا سب علوم کی سردار ہے اور سب مخفی رازوں کی سرتاج ہے بہت پوتر دیا ک(۱) اعلیٰ جھٹ پھل
(ثمرہ) دینے والی اور دھرم کے ساتھ ہے کرنیکو سُکھ وائیک اور لافانی ہے جس کا اس دھرم میں پریم نہیں
ہے وہ منش مجھ کو پراپت نہ کر کے ناش ہونے والی اس دنیا میں چکر کھاتے ہیں میرے نراکار

سروپ سے یہ دنیا گھری ہوئی ہے اور تمام جیو دیوتا مجھ میں ہیں۔ کنتو میں ان میں نہیں ہوں نہ مجھ میں جیو دیوتا ہیں اور جیو دیوتا ہیں میں ہی ہوں۔ پرنتو تم میرے اس ایشوری یوگ (خدائی طاقت) کو دیکھو کہ میں ان سب کا ادھار کرنے والا ہوں۔ جیسے ہوا آکاش میں رہتی ہے ویسے ہی تمام جیو دیوتا مجھ میں رہتے ہیں۔ دنیا کا ناش ہونے پر تمام جیو دیوتا میری مایا میں آملتے ہیں اور کلپ کے آغاز میں میں اُن کو پھر پیدا کرتا ہوں۔ مایا کے جال میں پھنسے ہوئے تمام جیووں کو میں دوبارہ پیدا کرتا ہوں اُن کرموں کو میں بے غرض اور لاتعلق ہو کر کرتا ہوں۔ اسی لئے یہ کرم مجھے باندھ نہیں سکتے۔ مجھ ادھشٹاتا سے مایا کل کائنات کو پیدا کرتی ہے۔ اور اس باعث سے ہی یہ سنسار آواگون روپ کے چکر میں گھومتا رہتا ہے۔ مورکھ میری شکتی کو نہ سمجھتے ہوئے مجھے دیہہ دھاری منش سمجھتے ہوئے مجھے تمام جیووں کے مالک کو نہیں جانتے۔ بید قوفی اور جہالت میں پھنسے ہوئے بے کار امید گیان اور کرم والے ایسے اگیانی مجھے نہیں جانتے۔ شانت چت والے مہاتما مجھے جگت کا کرتا (فاعل) اور اناشی (لازوال) جان کر ہر وقت میرا ہی بھجن، کیرتن کرتے ہوئے مجھے پراپت کرنے کی اچھیا رکھتے ہیں۔ بعض مجھ وراٹ سروپ پرماتما

لوگیان یگیہ سے سادھن بھید جانتے ہوئے میری اپاسنا کرتے ہیں اور کوئی سادھیہ سادھن سے
مجھے ایک سمجھتے ہوئے مجھ ایک روپ کی اپاسنا کرتے ہیں میں ہی کرتو ہوں اور یگیہ بھی میں ہی ہوں میں
ہی اناج ہوں اور میں ہی اوشدھی ہوں میں منتر ہوں اور یگیہ کی سامگری میں ہی آہوتی ہوں اور
اگنی بھی میں ہی ہوں۔ اس سارے جگت کا پالن کرنے والا۔ کرموں کا پھل دینے والا۔ پتا۔ ماتا، دادا
اور جاننے یوگیہ پوتر اونکار، رگ وید، سام وید اور یجر وید بھی میں ہی ہوں۔ میں اس دنیا کی
گتی سوامی، شرناگتوں، کی رکشا کرنے والا، شروع اخیر قائمی کا آسرا ندھان (دوست (لافانی)،
سب کاموں کا دن (بیج) میں ہی ہوں۔ میں سوریہ روپ ہو کر تپتا ہوں بادل کو کھینچتا ہوں اور برساتا
ہوں ارجن! امرت مرتیو ستیہ اور اسّت سب کچھ میں ہی ہوں ویدوں کے انوسار سوم رس کو
پینے والے پاپوں سے رہت ہوتے ہوئے مجھ کو یگیوں دوارا پوج کر سورگ کی پراپتی کے لئے مجھ سے
پرارتھنا کرتے ہیں۔ پھر وہ لوگ اندرلوک کو پراپت کر کے سورگ میں دیوتاؤں کے اونچے بھوگوں کو
بھوگتے ہیں۔ اس کے پشچات وہ وشال سورگ کو بھوگ کر پنیہ کے ناش ہو جانے پر مرتیو لوک میں

پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے تینوں ویدوں کی ہدایات کے مطابق کرم کرنے والے لوگ آواگون کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ جو لوگ میرا ہی چنتن کرتے ہوئے میری اپاسنا کرتے ہیں اور کسی دیوی دیوتا کے آگے سر نہیں جھکاتے ان بھگتوں کو میں اس لوک میں سکھ اور پرلوک میں اپنی پراپتی پردان کرتا ہوں جو بھگت یقین کے ساتھ دوسرے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں وہ دراصل میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ مگر بے اصول! کیونکہ تمام دھرموں کا بھوگنے والا نیز ان کا اپدیش کرنے والا میں ہوں۔ مگر یہ میری اس حقیقت کو نہ جانتے ہوئے گرجاتے ہیں۔

دیوتاؤں کے اپاسک دیوتاؤں کو پتروں کے پوجنے والے پتروں کو بھوتوں کی پرستش کرنیوالے بھوتوں کو اور میری بھگتی کرنے والے مجھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ جو بھگت پریم بھگت ہو کر صاف دل سے مجھے پتے پھول پھل اور پانی بھینٹ کرتے ہیں میں ان کی اس سچی شردھا کے ساتھ بھینٹ کی گئی ہوئی وستو پریم سہت سویکار کرتا ہوں تم جو کچھ کرتے ہو، جو کچھ کھاتے ہو جو کچھ دیتے ہو، جو تپ کرتے ہو وہ سب میرے ارپن کرو۔ اس طرح سے تو سنیاس یوگ سے جڑے ہوئے من والا نیک اور بد پھل کے

کرم بندھن سے مکت ہو جائے گا۔ اور مکتی پا کر مجھ کو پراپت ہو گا۔ میرے لئے سب پرانی یکساں ہیں
نہ میرا کوئی متر ہے نہ شترو۔ کنتو جو پریم سہت میری بھگتی کرتے ہیں۔ وہ مجھ میں ہیں اور میں ان میں ہوں
اگر کوئی بہت پاپی بھی پاپ رہت ہو کر میری امینہ بھگتی کرے تو اسے سادھو ہی سمجھنا چاہیئے کیونکہ
وہ اچھے راستہ پر آ گیا ہے وہ منش جلدی ہی دھرماتما بن جاتا ہے اور اننت شانتی اتھوا مجھ کو پراپت
کر لیتا ہے ارجن! یہ نشچے جان لے کہ میرے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ میری شرن میں آئے ہوئے
استری، ویش، شودر اور چنڈال وغیرہ بھی سب سے اونچے درجے کو حاصل کرتے ہیں اس میں کسی قسم کا شک
نہیں ہے اور جو گیان یکت دھرماتما کشتری اور براہمن ہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے وہ تو میری پرم گتی
کو پائیں گے ہی کیونکہ یہ شریر سکھ کے بغیر ہے اور ناشوان ہے مجھ میں ہی من لگا۔ مجھ کو ہی پوج،
مجھ کو ہی نمسکار کر، میرا آسرا لے کر اپنے آتما کو مجھ میں لگا۔ اس سے تو مجھ کو ہی پراپت ہو گا۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن بولے۔ دکھشن دیش میں بھاؤسرا نامی ایک بد چلن شودر رہتا تھا۔ وہ پاپ مجسم تھا کوئی عیب نہ تھا جو کہ اس میں موجود نہ تھا ایک دن اس نے شراب زیادہ پی لی جس سے اس کے قلب کی حرکت بند ہو گئی اور وہ مر گیا اور مرنے کے بعد پریت بن کر ایک درخت پر رہنے لگا۔

اس شودر کے گاؤں میں ایک براہمن رہتا تھا وہ اور اس کی پتنی مرنے کے بعد پریت بن کر اسی درخت پر رہنے لگے جس پر بھاؤسرا رہتا تھا ایک دن برہمن کی استری نے براہمن سے دریافت کیا کہ تم کو اپنے گذشتہ جنم کی خبر ہے برہمن نے اُسے سارا حال سنا دیا۔

پتنی جی نے کہا تم نے کون سا اچھا کرم کیا تھا جس کے سبب تمہیں اپنے گذشتہ جنم کا حال معلوم ہے؟

پشاچ نے کہا میں نے ایک گیتا پاٹھی برہمن سے شریمد بھگوت گیتا پاٹھی برہمن سے شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے کے تین شلوک سنے تھے۔ جس کے سبب مجھے اپنا گذشتہ جنم یاد ہے
پشاچ اور پشاچنی بات چیت کر ہی رہے تھے کہ درخت کے بالائی حصے سے بھاؤ شرا بھی اُن کے پاس آ گیا اور اس نے براہمن (پروہت) اسے کہا کہ تم گیتا کے متعلق جو بات چیت کر رہے تھے مجھے بھی سناؤ تاکہ میرا بھی کلیان ہو جائے۔

برہمن نے شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے کے صرف تین شلوک جو کہ اُسے یاد تھے اسے بھی سُنا دئے۔ شلوکوں کا اس کے دہن سے برآمد ہونا تھا کہ تینوں کو ہی دیو دیہی کا حصول ہو گیا دیودت ان کے لئے بمان لائے اور ان کو بیکنٹھ دھام کو لے گئے۔

دسواں ادھیائے

وبھوتی یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بولے ارجن میری سب سے اعلیٰ باتوں کو تو پھر سُن جو کہ
میں تیرے لابھ کے لئے کہوں گا۔ کیونکہ تو مجھے بہت پیارا ہے۔ میری پیدائش کو نہ دیوتا جانتے ہیں
نہ رشی۔ کیونکہ میں سب طرح سے دیوتاؤں اور رشیوں کا آدی کارن ہوں کیونکہ ان کی پیدائش
میرے ہاتھ ہے جو مجھ کو جنم رہت انادی اور تمام لوگوں کا مالک جانتا ہے وہ گیانی ہے اور
وہ تمام پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ بدھی۔ گیان اکھش۔ ستیہ۔ دم۔ سکھ۔ دکھ۔ جنم۔ مرن۔ راگ

دیشیں ۔ بھے ۔ ابھے ۔ اہنسا ۔ سمتا ۔ دھیرج ۔ تپ ۔ دان ۔ کیرتی ۔ اپ کیرتی پرانیوں کے یہ بھاؤ (حصلتیں) مجھ سے ہی پیدا ہوتے ہیں ۔

سپت ۔ رشی اور ان سے پہلے ہونے والے چار سو مُنُھ وغیرہ مجھ میں بھاؤ والے میرے سنکلپ سے پیدا ہوئے ہیں جن کی نسل سے اس سنسار کے تمام منش ہیں جو میری اس دبھوتی کو اور میرے سامرتھ ردپی یوگ کو ٹھیک طرح سے جان لیتا ہے وہی سچا یوگی ہے میں ہی رب کے جنم کا کارن ہوں اور مجھ سے ہی تمام دنیا روشن ہوتی ہے مجھ کو چیت اور پرانوں کو ارپن کر کے گیانی باہم میرا ذکر و اذکار کر کے سدا آنند میں رہتے ہیں ان اتیہ بھگت یوگیوں کو میں دشیش گیان پردان کرتا ہوں جس سے کہ وہ مجھ کو پراپت کر لیتے ہیں ۔ ان پر کرپا کرنے کے لئے میں ان کے انتہ کرن میں رہتا ہوں اور تیج والے دشیش گیان (عرفان) ردپی دیپک سے اگیان اور یا آدی اندھکار کا ناش کر دیتا ہوں ۔

ارجن اُنے کہا ۔ اے اشیہ ! آپ پرم برہم ، پرم دھام ، پرم پوتر ہیں ۔ کیونکہ آپ سب سبی جن سناتن ۔ انادی اتم پرکاش یکت دیوؤں کے بھی دیو اجنما کہتے ہیں آپ نے خود مجھ سے بھی ایسا کہا ہے آپ نے

جو کچھ فرمایا اس پر میرا پورا الیقین ہے کیونکہ آپ کے سروپ کو نہ دیوتا ہی جانتے ہیں اور نہ دیت ہی
اے پرشوتم جو دیوتاؤں کو پیدا کرنے والے ۔ ہے بھوتوں کے ایشور آپ خود ہی اپنے گیان سے
اپنے تئیں جانتے ہیں۔ آپ ان کا بیان پورے طور پر فرمائیں جن کے ذریعہ آپ سب لوگوں
کو گھیرا ہوا ہے۔

ہے یوگیشور میں کس پرکار نرنتر جپ کرتا ہوا آپ کو جانوں اور کن کن عقیدوں میں میں آپکی
مہما کا چنتن کر سکتا ہوں۔ آپ اپنی یوگ شکتی اور وبھوتی کو پھر کھول کر کہیئے کیونکہ آپ کے امرت
کے سے بچنوں کو سن کر میری ترپتی (سیری) نہیں ہوتی۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! اب میں تجھ سے اپنی اونچی اونچی وبھوتیاں
کہتا ہوں کیونکہ ان کے وستار کا انت نہیں تمام جانداروں کے ہردیہ میں رہنے والا آتما میں ہوں
میں ہی ان کا کارن آتما مدھ (درمیان) اور انت (انجام) ہوں بارہ آدتیوں میں وشنو ہوں ۔
روشنیوں میں سورج ہوں ۔ ہواؤں میں مریچ ہوں اور نکشتروں میں چندرماں ہوں ۔ ویدوں

میں سام وید ہوں۔ دیوتاؤں میں اندر ہوں، اندریوں میں من ہوں اور پرانیوں میں چیتن شکتی ہوں۔ رودروں میں شنکر، مکیشوں میں کبیر، دسوؤں میں اگنی۔ پربتوں میں سمیرو ہوں، پروہتوں میں برہسپتی، سیناپتیوں میں کارتک اور تالابوں میں سمندر ہوں، مہرشیوں میں بھرگو، وچنوں میں اوم ہوں۔ یگیوں میں جپ یگیہ، پربتوں میں ہمالیہ، درختوں میں پیپل، دیورشیوں میں نارد، گندھربوں میں چتررتھ اور سدھوں میں مہرشی کپل میں ہوں

گھوڑوں میں امرت پیدا شدہ اچ شروا نامی گھوڑا، ہاتھیوں میں ایراوت اور پرشوں میں راجہ میں ہوں، شستروں میں بجر میں ہوں۔ گئوؤں میں کام دھینو، اولاد پیدا کرنے کا باعث کام دیو، سانپوں میں واسکی ناگ، ناگوں میں شیش، پانی میں رہنے والے جیوؤں کا راجہ ورن، پتروں میں ادیما، سزا دینے والوں میں یم راج، راکھشسوں میں پرہلاد، ناش کرنے والوں میں کال، جنگلی جنتوؤں میں شیر اور پرندوں میں گرڑ ہوں، پوتر کرنے والوں میں ہوا، شستر دھاریوں میں رام، مچھلیوں میں مچھ، ندیوں میں گنگا، جگت کا آغاز کرنے والا تھا۔ مدھیہ (وسط) اور آخر (انجام) میں ہوں، علوم میں برہم ودیا، چرچا کرنے

والوں میں دا دیعنی سدھانت، اکشروں میں اونکار، سماسوں میں دوند، کال کا مہاکال بھی میں ہی ہوں۔ استری لنگ شبدوں میں کیرتی (نیکنامی)، لکشمی، سرسوتی (یادداشت) دھیرج اور شانتی سام وید میں برہت سام، چھندوں میں گائتری، مہینوں میں ماگھ رتوؤں (موسموں) میں بسنت۔ (بہار) میں ہی ہوں۔ یادوؤں میں بلرام، پانڈوؤں میں ارجن۔ رشیوں میں ویاس، کویوں میں شکر میں ہی ہوں سزا دینے والوں میں سزا، فتح کے چاہنے والوں میں انصاف، گپت چیزوں میں خاموشی، گیانیوں میں گیان میں ہوں۔

تمام جیو دیوتا پرپنچ کا آدی کارن میں ہوں کوئی ایسے چراچر بھوت نہیں ہے جو کہ بغیر میرے ظہور میں آیا ہو میری وبھوتیوں (ظہورات) کی انت (انتہا) نہیں ہے اس سنسار میں جو ایشوریہ والے، دولت والے نیز طاقت والے پدارتھ ہیں۔ وہ سب میرے ہی تیج کا ایک کرشمہ ہیں۔ ارجن! زیادہ جاننے سے کیا مطلب؟ بس اتنی سی بات جان لے کہ میں اس دنیا کو اپنی ذرا سی طاقت سے گھیرے ہوئے ہوں۔

دسویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن بولے اے لکشمی! کاشی میں دھیرج نامی ایک براہمن رہتا تھا وہ ایک دن بھگوان شنکر کے درشنوں کے لئے گیا لیکن بوجہ لو لگنے کے راستے ہی میں مر گیا۔ بھگوان شنکر کا ایک گن آکاس مارگ سے کیلاش پربت کو جا رہا تھا اس نے جب دھیرج کو اس طرح سے مرتے ہوئے دیکھا وہ اُسے اٹھا کر بھگوان شنکر کے پاس لے گیا اور کہنے لگا مہاراج یہ آپ کے درشن کے لئے جا رہا تھا کہ بوجہ لو لگنے کے گر کر مر گیا ہے۔

بھگوان شنکر بولے سن! میں تجھے ایک کتھا سناتا ہوں جس سے تو سارا حال جان جائے گا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ہنس میرے درشن کے لئے آ رہا تھا جب اس کا سایہ ایک تالاب میں ایک کنولنی پر پڑا تو وہ سیاہ فام ہو گیا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ میرا ایک گن ہنس اور کنولنی دونوں کو میرے پاس لے آیا

میں نے کنولنی سے دریافت کیا کہ تجھ پر اس کا سایہ پڑنے سے یہ سیاہ فام کیوں ہو گیا۔

کنولنی نے کہا میں پہلے دیو کنیا تھی ایک دیو پاٹھی براہمن شری گنگا جی کے تٹ پر ہر روز اشنان کر کے شری مد بھگوت گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ دیو راج اندر ڈر گئے کہ کہیں یہ برہمن میرا راجیہ ہی نہ چھین لے اس لئے انھوں نے مجھے اس کا تپ بھنگ کرنے کے لیے بھیجا میں اس براہمن کے نزدیک پہونچی میرا منتر پر اس کے شریر سے چھو گیا اس نے مجھے شراپ دیا کہ تو کنولنی ہو گی۔ چنانچہ میں کنولنی ہو گئی اور اب یہ حال ہے کہ جو کوئی میرے اوپر سے گذرتا ہے فوراً ہی سیاہ فام ہو جاتا ہے۔ اگر آپ مجھے شری مد بھگوت گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سنا دیں تو میرا اور اس ہنس کا اُدھار ہو سکتا ہے۔

بھگوان شنکر نے اپنے گن کو اشارہ کیا وہ اسی وقت ایک گیتا پاٹھی براہمن کو لے آیا جس نے اس کنولنی اور ہنس کو شری مد بھگوت گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا جسے سن کر ان دونوں نے دلو یہی پائی اور بمان میں سوار ہو کر بیکنٹھ کو چلے گئے

گیارھواں ادھیائے

وشوروپ درشن

ارجن نے کہا۔ بھگوان! آپ نے مجھ پر کرپا کر کے جو مخفی اسرار کہا ہے اس سے میرا اگیان دفع ہو گیا ہے میں نے تمام دنیا کی پیدائش اور ناشی کا حال سُنا۔ آپ کا اِناستی مہاتم بھی سُنا اور آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ٹھیک ہے لیکن میں آپ کا اونچے درجے کا روپ دیکھنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اس یوگیہ سمجھتے ہیں تو مجھے اپنے اوناشی روپ کا درشن کرا دیجئے۔

بھگوان نے فرمایا۔ ارجن سینکڑوں اور ہزاروں رنگوں اور کئی طرح کے تیج ورنگوں والے اور نانا پرکار کے

کے آکار والے میرے روپ کو دیکھو۔ بارہ سوریہ، آٹھ وسو، گیارہ رُدر، دو اشوِنی کمار، انچاس مروت۔ ان کو اور اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے ہوئے بہت سے ادھبت (عجیب و غریب) روپوں کو تم دیکھو۔ اس میرے جسم میں ایک جگہ قائم ہوئے متحرک و ساکن سارے جگت کو دیکھو اس کے علاوہ اور بھی جو کچھ دیکھنا چاہتے ہو وہ بھی دیکھو لیکن باہر کی آنکھوں سے تو مجھے دیکھنے کے قابل نہیں ہے لہٰذا میں تجھ کو سوکشم درشٹی (لطیف نظر) دیتا ہوں اس سے تو میرے تیج تتھا یوگ شکتی کو دیکھ۔

سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا ایسا کہنے کے بعد بھگوان نے ارجن کو اپنا وشو روپ نورانی سروپ دکھایا جس میں بے شمار مکھ، نیتر، عجیب طرح کے نظارے، چمکدار زیور اور بے شمار شستر ہیں جو انمول مالاؤں سے آراستہ ہے، اور نورانی لباس پہنے ہوئے ہے۔ خوشبودار چیزوں کا لیپ کئے ہوئے ہے ایسا تیج سے بھرا ہوا روپ بھگوان نے ارجن کو دکھایا۔ تیج (جلال) کا یہ حال تھا کہ اگر ہزار آفتابوں کی روشنی ایک دم نمودار ہو جائے تو بھگوان کے اس تیج کے برابر شاید ہی ہو۔

ارجن نے دیوتاؤں کے دیوتا اس وشو روپ شریر کے ایک حصے میں تمام عالم کو جو بے شمار حصوں

مشتمل ہے موجود پایا۔ تو مارے حیرت کے ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہاتھ جوڑ کر بھگوان سے کہا اے دیو! تمام دیوتا علیحدہ علیحدہ بھوتوں کے مجمع اور کمل کے آسن پر براجمان برہما کو نیز بھگوان شنکر تمام رشیوں، مہرشیوں و تمام ناگوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اے وشو روپ کے مالک میں ہر طرف آپ کے بے شمار منہ، بے شمار پیٹ، بے شمار بازو آپ کے شریر میں دیکھ رہا ہوں۔ جس طرف دیکھتا ہوں آپ کا ہی سروپ نظر آتا ہے اس لیے آپ کا آد (آغاز) مدھیہ (وسط) اور انت (انجام) دکھائی نہیں دیتا۔ آپ کو مکٹ والا، گدا اور چکر لئے ہوئے بڑے بھاری تیج اور پرکاش والا دیکھ رہا ہوں آپ ہی جاننے کے قابل پرم اکشر ہیں۔ آپ اس جگت کے سب سے بڑے سہارے ہیں آپ ہی سناتن غیر متبدل ہیں دھرم کی رکھشا کرنے والے ہیں آپ کی اناشی (لافانی) ذات قدیم ہے ایسا میں نے سمجھا ہے آپ کا نہ آدی (آغاز) نہ مدھیہ (وسط) اور نہ انت (انجام) ہے آپ کی بے شمار بازو ہیں۔ چاند اور سورج یہ دونوں آپ کی آنکھیں ہیں آپ کا چہرہ بھڑکتی ہوئی اگنی کی مانند اپنے تیج سے دنیا کو تپائے ہوئے ہے آکاش پرتھوی مدھیہ بھاگ اور تمام دشاؤں کو اکیلے آپ نے

گھبرا ہوا ہے۔ آپ کے خوفناک روپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں۔ دیوتا دیوتا اور رشی تمام
کے تمام آپ کے شریر میں سمائے ہوئے ہیں۔ مہرشی اور سدھ آپ کا یش گا رہے ہیں۔ رور، آدیتہ
وسو، سادھیہ، وشو، نکشتر، اشونی کمار، مروت پتر، گندھرب، یکش، راکشس اور سدھ حیران
ہو کر آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ کی اس مہیب مورت کو جس میں بہت سی آنکھیں، منہ، بازو
ٹانگیں، پاؤں، شکم اور خوفناک دانت نہایت کثرت سے ہیں۔ سب لوگ اور میں بھی تھرتھرا
رہا ہوں۔ اے سرودیاپک ایشور! آپ کا روپ آکاش کو چھو رہا ہے جس کا بڑا تیج ہے۔ سرخ پیت
اور زرد بہت سے رنگ اس میں ہیں، جس کا منہ پھیلا ہوا ہے آنکھیں بڑی بڑی اور روشن ہیں
اس روپ کو دیکھ کر میرا دل دہل رہا ہے۔ میرا حوصلہ اور شانتی جاتی رہی ہے آپ کا مہیب
دانتوں والا پرلے اگنی (آتش اجل) کی مانند لال بھبھو کا منہ دیکھ کر مجھے دشاؤں (اطراف) کا
علم بھی نہیں رہا۔ مجھے قرار نہیں آ رہا آپ مجھ پر پرسن ہوں۔ دھرت راشٹر کے تمام پتر نیز ان کے معاونین
کرن وغیرہ تمام راجے مہاراجے بھیشم پتامہ درون آچاریہ اور ہمارے شور بیر بھی یہ سب کے سب آپ کے

مُنہ میں تیزی سے گھُسے چلے جا رہے ہیں۔ کئی ایک تو داڑھوں میں لٹک رہے ہیں اور کئی تو بُری طرح سے لپٹ گئے ہیں جیسے ندیوں کا پانی بہتا ہوا سمندر کی طرف چلا جاتا ہے ویسے ہی تمام شور بیر بھڑکتی ہوئی اگنی کے سمان جو آپ کے مکھ ہیں ان میں داخل ہو رہے ہیں۔ جیسے پتنگ فناہ ہونے کے لئے تیزی کے ساتھ اُڑ کر شمع کی طرف جاتے ہیں ویسے ہی یہ لوگ بھی فناہ ہونے کے لئے آپ کے مُنہ میں بڑی تیزی کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں۔ ساری کائناتوں کو آپ اپنے روشن جباڑوں نگلتے۔ سب طرف سے چاٹ رہے ہیں ہے وشنو آپ غضبناک تیج تمام دنیا کو تپا رہا ہے ایسے خوفناک روپ والے آپ کون ہیں دیووں میں اُتم آپ کو نمسکار ہو آپ پرسن ہوں آپ کی ابتدائی شکل کو میں حقیقت سے جاننا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کو ایسا دکھائی دیتے ہوئے تو نہیں جانتا۔ ۲۲

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا ارجن! میں تمام لوگوں کا ناش کرنے والا بھیانک کال ہوں یہ شور بیر جو اس سمے تمہارے مقابلے پر کھڑے ہیں ان میں سے ایک بھی نہ بچے گا ارجن میں کون ہوں یہ تو اب تم نے اچھی طرح سے جان لیا ہوگا اس لئے تم اٹھو اور دشمنوں کو سر کر کے کھیانی

حاصل کر وہاں اِن سب کو تو میں پہلے ہی ختم کر چکا ہوں۔ تم تو محض بہانہ ہو۔ درون آچاریہ بھیشم پتامہ جید رتھ اور کرن ان کے علاوہ اور بھی بہت سے میرے مارے ہوئے شور بیروں کو تو مار! ڈر مت تو وجے پراپت کرے گا۔ اس لئے یدھ کر۔

سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی ان باتوں کو سُن کر ارجن ہاتھ جوڑے ہوئے اور کانپتے ہوئے نمسکار کر کے پھر بھی خوفزدہ ہوا اور سر جھکا کر اس طرح کہنے لگا۔

ہے انتریامی یہ بجا ہے کہ جو لوگ آپ کی مہما گاتے ہیں بھگتی اور کیرتن کرتے ہیں وہ بہت پرسن ہوتے ہیں اور جو راکشس ہیں وہ خوفزدہ ہو کر اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہیں اور سدھ آپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں آپ برہما اور شیو کے پیدا کرنے والے ہیں اور ہر پرکار سے بڑے ہیں وہ لوگ کیوں نہ آپ کو نمسکار کریں کیونکہ اے دیویش! اے سرو دیا پک! آپ اویناشی (لازوال) ستیہ واستت (حق و باطل) سے بالاتر اور پربرہم ہیں۔ آپ ایشور اور پُراتن پرش ہیں۔ آپ اس جگت کا پرم آسرا (اصلی سہارا) جاننے والے

اور جاننے کے قابل اور مکھ استھان (عالی مقام) ہیں۔ اے انت روپ والے ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں پر کہ
آپ نہ ہوں میں آپ کو ہزاروں بار نمسکار کرتا ہوں اس لئے کہ آپ وایو، یم راج، اگنی، ورن، چندرما اور برہما
کے بھی پتا ہیں آپ کو نمسکار ہو ـــــ نمسکار ہو۔ آپ کو آگے سے پیچھے سے اور سب دشاؤں (اطراف)
سے نمسکار ہو کیونکہ آپ کے پراکرم کا انت نہیں ہے آپ ساری دنیا کا سہارا ہیں آپ ہی سب کچھ ہیں
آپ کو متر سمجھتے ہوئے میں نے آپ کو تیج کو نہیں جانا۔ میں نے پریم سے یا غلطی سے ـ ہے کرشن۔ ہے یادو
ہے متر۔ وغیرہ الفاظ کہہ کر نیز کھیلنے سونے بیٹھنے، کھانے پینے کے وقت تنہائی میں یا دوستوں کے سامنے
مجھ سے بدی آپ کا اپمان ہوا ہو تو اس کے لئے میں آپ سے کشما چاہتا ہوں آپ جیو دلو تا پرپنچ کو پیدا
کرنے والے ہیں تمام گوروؤں سے اونچے گورو ہیں اپوجنے کے لائق ہیں۔ تینوں لوکوں میں آپ کے
برابر کا کوئی نہیں۔ تو پھر آپ سے بڑھ کر کہاں ہو گا۔ اس لئے مہا پربھو میں آپ کے چرنوں میں سر
جھکا کر پرنام کر کے آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ جیسے پتا پتر کا۔ متر متر کا۔ پتی پتنی کا اپرادھ کشما کر دیتا
ہے ویسے ہی آپ میرے اپرادھ کشما کر دیویں۔ پہلے کبھی نہیں دیکھے ہوئے آپ کے اس روپ کو دیکھ کر

مجھے پر سننا تو بہت ہوئی ہے مگر میرا دل مارے بھٹے کے دکھ بھی بہت مان رہا ہے ۶۱
اے دیو ! آپ مجھ کو اپنا پہلا روپ دکھائیے اے دیویش ! جگدیشور آپ مجھ پر پرسن ہوں
سر پر مکٹ پہنے ہوئے ہاتھوں میں گدا اور چکر لئے ہوئے میں آپ کا پہلا روپ دیکھنا چاہتا ہوں
اس لئے اے وشو سروپ ہزار بازوؤں والے آپ مجھے اُس چتر بھج روپ سے پھر درشن دیجئے ۔
بھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج نے فرمایا میں نے تجھ پر پرسن ہو کر تجھے اپنا وراٹ سروپ
دکھایا ہے میرے اس اننت روپ کو سوائے تیرے پہلے کسی نے بھی نہ دیکھا تھا میرا یہ روپ سوائے
تمہارے دوسرا کوئی وید پڑھنے سے ! نہ شاستر پڑھنے سے نہ یگیہ کرنے سے اور نہ دان کرنے نہ بہت
کرم کرنے سے اور نہ گھور تپ کرنے سے دیکھ سکتا ہے ۔
میرے اس بھینکر روپ کو دیکھ کر تمہیں دکھی نہ ہونا چاہیئے نہ ہی گھبرانا چاہیئے خوف دور کر کے
خوش دل سے پھر تم میرے اسی روپ کو دیکھو ۔
سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا ارجن بھگوان نے یہ کہہ کر اپنا پہلا روپ دکھایا اور اس کو دلاسا دیا ۔

ارجن نے کہا جناردھن! میں آپ کے اس شانت اور سندر منش روپ کو دیکھ کر اب ہوش میں آیا ہوں

اور بدستور اپنی اصلی حالت پر آ گیا ہوں۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا ارجن جس روپ کو انسان تو دیکھ نہیں سکتا اور دیوتا

جس کے دیکھنے کے لئے ترستے رہتے ہیں وہی میرا روپ تم نے دیکھا ہے جیسا تم نے دیکھا ہے ویسا میں

وید پڑھنے والے، تپ کرنے والے، دان کرنے والے اور یگیہ کرنے والے کو نظر نہیں آتا ہوں۔ لیکن

اننیہ بھگتی سے مجھے کوئی بھی جان سکتا ہے دیکھ سکتا ہے اور مجھ میں سما بھی سکتا ہے جو شخص میرے لئے

کرم کرے، مجھے اپنا معراج عالی سمجھے میرا بھگت ہو بے تعلق ہو کسی جیو ماتر کو دکھ نہ دے وہی مجھ کو حاصل

کر سکتا ہے۔

گیارھویں ادھیائے کا مہاتم

نارائن بولے۔ اے لکشمی دکھن دیش میں بھدّ نامی نگر کے راجہ کا نام سکھانند تھا وہ ہر روز ناشنان

سے فارغ ہوکر مندر میں جاکر شریمد بھگوت گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔

ایک دن اس کے شہر میں تین سادھو آئے راجہ نے انھیں کھانا کھلاکر شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا رات کو راجہ ہری چرچا کی اچھیا سے سادھوؤں سے پاس گیا ان کے ساتھ اس کا لڑکا بھی تھا۔ راجہ تو سادھوؤں سے ہری نام ہما سننے لگا۔ لڑکا کھیلتا کھیلتا مہمان خانے کی عمارت کے خالی کمروں کی طرف چلا گیا وہاں ایک پریت رہتا تھا اس نے راجکمار کو مار ڈالا۔

جب راجہ اور سادھوؤں کو یہ سماچار ملا تو وہ پریت کے پاس گئے اس سے کہا کہ تو نے راجکمار کو کیوں مار ڈالا ہے۔

پریت نے کہا مہاراج میں اپنے گذشتہ جنم میں کسان تھا۔ ایک دن ایک زخمی براہمن میرے کھیت میں آیا اور بوجہ نقاہت کے گر پڑا۔ ایک چیل اس کے زخموں کو نوچ نوچ کر اس کا گوشت کھانے لگی اور میں بجائے اس کے کہ چیل کو وہاں سے ہٹاتا الٹا تماشہ دیکھنے لگا اتنے میں ایک سادھو وہاں پر آیا اس نے جب میری سنگدلی دیکھی تو مجھے شراپ دیا۔ کہ اے پاپی تو اس براہمن کی سہائتا کرنے کی بجائے تماشہ

دیکھ رہا ہے اِس لئے میں تجھے شراب دے رہا ہوں کہ تو پریت ہو گا۔ چنانچہ میں پریت ہو گیا ہوں۔ اس سادھو نے کہا تھا کہ شریمد بھگوت گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ سننے سے تیرا اُدھار ہو گا۔ لہٰذا آپ مجھے وہ پاٹھ سنائیے۔ تاکہ میں اور راجکمار دونوں ہی مکتی کو حاصل کریں۔

پریت کی بات سُن کر سادھو نے اس کو شریمد بھگوت گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ اُسے سنایا جسے سُن کر اس نے بھی اور راجکمار نے بھی دیو دیہی پائی دیو لوک سے ان کے لئے بیمان آیا جس میں سوار ہو کر وہ وہاں سے چلے گئے پھر تو گیتا پاٹھ راجہ نے اپنا معمول بنا لیا وہ خود ہی پاٹھ نہیں کرتا تھا بلکہ اس نے پرجا کا گیتا پریم بڑھانے کے لئے ایک عظیم الشان گیتا مندر بھی تعمیر کروایا

بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

ارجن نے دریافت کیا۔ "مہاراج! آپ کے بھگت جو آپ کے روپ کی بہت طرح سے
اپاسنا کرتے ہیں اور وہ جو آپ کے نراکار سروپ کی اپاسنا کرتے ہیں اُن میں سے کون یوگ کا بہترین
طریقہ جاننے والے ہیں بھگوان بولے جو مجھ میں دھیان لگا کر یکسوئی پا کر نرنتر میرے بھجن میں لگے ہوئے
میرے ساکار سروپ کو بھجتے ہیں میں اُن یوگیوں کو اچھا سمجھتا ہوں جو منش اندریوں کو اچھی طرح سے
قابو کر کے متر اور شترو کا کلیان چاہتے ہوئے اینا ششی (لازوال) سروپ جس کا آدانت اور روپ رنگ

کسی کے دھیان میں نہیں آتا۔ ایسے نراکار سروویاپک سرو تر سناتن کی اپاسنا کرتے ہیں وہ بھی مجھ
ہی پراپت ہوتے ہیں۔ لیکن جن کا من نراکار کی اپاسنا میں لگا ہے وہ بیحد دکھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ
دیہہ دھاریوں کو نراکار کی پراپتی بڑی کٹھنتا سے ہوتی ہے اور جو تمام کرموں کو مجھے ارپن کر کے میرا سہارا
لے کر بھگتی یوگ سے میرا دھیان کرتے ہیں اُن کو میں سنسار ساگر سے جلدی پار کر دیتا ہوں اس لئے تم
مجھ میں من اور بدھی لگاؤ پھر تم بلاشبہ مجھ میں ہی نواس کرو گے اگر تو مجھ میں چل بدھی قائم کرنے کی قابلیت نہیں
رکھتا تو یوگ ابھیاس کے ذریعے مجھے پراپت کرنے کی کوشش کر اگر تو ابھیاس یوگ سے بھی مجھ میں من نہیں
لگا سکتا تو میرا بھجن پوجن سمرن ہی کر ایسا کرنے سے بھی تجھے مکتی پراپت ہو جائے گی۔ اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا
تو میرا سہارا لیتے ہوئے من کو قابو کر کے تمام کرموں کے پھل کا تیاگ کر کیونکہ ابھیاس سے گیان گیان سے دھیان
اور دھیان سے پھل کی آشا تیاگ اکرم کرم کرنے کا درجہ اونچا ہے۔ اور اس سے موکش کی پراپتی ہو جاتی ہے کسی سے
شترتا نہ رکھنے والا ہر ایک کا مِتر، موہ اور اہنکار سے رہت، دیاوان، دھیرج وان یوگی جس نے اپنا
من و بدھی میرے ارپن کر دئے ہوں مجھے بہت پیارا ہے۔ میں اسی بھگت سے پیار کرتا ہوں جو کسی

جیو آتما کو دکھ نہیں دینا اور کسی کی تکلیف دینے پر خود بھی دکھی نہیں ہوتا اور دنیاوی چیزوں کی خوشی غمی نہ کرتا ہوا نربھے رہتا ہے۔ سوائے میرے اور کسی کی پرواہ نہ کرتا ہوا۔ پوتر آتما والا جو کہ دنیاوی بھوگوں میں رغبت نہ رکھتا ہو۔ ترگن سادھن میں کشٹ محسوس نہ کرتا ہو۔

تینوں گنوں کا تیاگی جو میرا بھگت ہے وہ مجھے بہت ہی پیارا ہے جو منش دل پسند چیز کے حاصل ہونے پر خوش نہیں ہوتا اور ناپسند چیز کے ملنے پر دکھی نہیں ہوتا نہ ہی اس کی اچھیا ہی کرتا ہے اور بھلے برے کرموں کا تیاگ کر کے جو میری بھگتی کرتا ہے وہی مجھے پیارا ہے متر شتر دمان اپمان، سردی گرمی سکھ دکھ کو یکساں جاننے والا بھوگ بلاس میں نہ پھنسنے والا نند اور استت (تعریف اور مذمت) کو یکساں جاننے والا جو کچھ مل جائے اسی میں آنند ماننے والا ایک جگہ قیام نہ کرنے والا اور اتم بدھی والا بھگت مجھے بہت پیارا ہے اور جو بھگت پریم سے بھرے ہوئے مجھ کو ہی سب سے اونچا جانتے ہیں اور میرے کہنے کے مطابق امرت روپی دھرم کی اپاسنا کرتے ہیں وہ مجھے بہت ہی پیارے ہیں

بارھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے اے لکشمی دکھشن دیش میں ایک بڑا ہی شیطان سیرت شخص جس کا نام استنگا رہتا تھا وہ ہر روز دیوی کے مندر میں دیشیا کو ساتھ لے کر جاتا اور وہاں جا کر علاوہ مے نوشی کے کئی طرح کے گناہوں کا مرتکب ہوتا۔

اس مندر میں ایک براہمن بھی ہر روز پوجن کرنے کے لئے آیا کرتا تھا یہ براہمن دیوی بھگوتی کی مورتی کو تو دل میں بٹھا کر بڑے نیک خیالات کے ساتھ دیوی کا بھجن کرتا۔ ایک دن دیوی نے پرسن ہو کر اسے ساکشات درشن دیئے۔

مِٹا یا جب خودی کو بیخودی میں اِک جھلک چمکی
اندھیری رات میں بجلی کی گویا اِک دمک دمکی

تصوّر خود مصوّر بن گیا تصویر کے بدلے
نظر آئی حقیقت خواب کی تعبیر کے بدلے

دیوی نے کہا پتر! تو پہلے اس اشلوک کا اس کی داشتہ کا ادھار کر پھر میں تجھے وردان بخشوں گی۔ یہ کہہ کر دیوی بھگوتی انتردھیان ہو گئی۔
برہمن نے بڑے پریم کے ساتھ اُن دونوں گنہ گاروں کو سامنے بٹھا کر شری مد بھگوت گیتا کے بارھویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا جسے سُن کر انھوں نے دیو دیہی پائی اور بیمان میں سوار ہو کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔
برہمن اس کام سے فراغت حاصل کر کے دیوی کی پھر ارادھنا کی اس نے درشن دے کر کہا پتر! شری مد بھگوت گیتا کا پاٹھ کا پھل تو تو نے دیکھ ہی لیا ہے اب میں تجھے وردان دیتی ہوں کہ تو اس شہر کا راجہ ہو گا۔ اتنا خیال رہے کہ گیتا کا پاٹھ باقاعدہ طور پر ہوتا رہے۔ سادھو سنت کی

سیوا ہوتی رہے اور پرجا کی بہتری اور بہبودی کا ہر وقت دھیان رہے۔ اتنا کہہ کر درگا دیوی انتردھیان ہوگئی۔

اس نگر میں راجہ کے لئے کوئی پتر نہ تھا راجہ نے برہمن کو اپنا یوراج بنا لیا اور کچھ عرصہ کے بعد سارا راج پاٹ اُسے سونپ کر خود بھگت بھجن کی اچھیا سے بنوں کو چلا گیا

تیرھواں ادھیائے

کشیتر کشیترگیہ وبھاگ یوگ

ارجن نے کہا — اے کیشو۔ پرمن پرکرتی کشیتر اور کشیترگیہ کے جاننے والے گیان کو سمجھنا

بتاتا ہوں۔ بھگوان نے کہا ـــــ ارجن! یہ شریر کشیتر ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے۔ اس کو جو جانتا ہے اسے
کشیترگیہ کہتے ہیں اور ان کو جاننے والے گیانی ایسا کہتے ہیں۔ تمام شریروں میں پرماتما کا جاننے
والا مجھے ہی جان۔ شریر اور شریر کے جاننے والے کا سمجھنا اسی کا نام گیان ہے ایسا میرا یقین ہے
وہ کشیتر کیا ہے؟ کن وکاروں والا ہے؟ کس کارن وہ ہوا ہے یہ سب مختصراً مجھ سے سن۔ اس کے
بارے میں رشیوں میں ویدوں نے، تتھا برہم سوتروں نے کئی طرح سے سمجھایا ہے۔ پانچ مہا بھوت
اہنکار، بدھی، اور مول پرکرتی بھی، دس اندریاں ایک من اور پانچ وشے اچھیا (خواہش) دیر (دشمن)
سکھ، دکھ، جسم کی شکل، چیتنا، دھرتی یہ کشیتر کے وکار ہیں۔ غرور نہ کرنا اور دھوکہ نہ دینا اپنی آزادی
سیدھا پن، گرو سیوا، شوچ، مستقل مزاجی، اندریہ دمن، "سنساد" میں، مان پرتشٹھائی
اچھیا نہ کرنی۔ اگر کوئی اونچی نیچی بات کہے تو اس پر کرودھ نہ کرنا۔ اپنی بڑائی کے لئے اپنے گنوں کو
ظاہر نہ کرنا کسی جیو جنتو کو دکھ نہ دینا۔ موت بڑھاپے اور بیماری کی تکالیف کے نقائص سے آگاہ

رہنا۔ بال بچوں اور گھر کی الفت میں نہ پھنسنا، آزاد رہنا۔ کامیابی اور ناکامی میں یکساں رہنا۔ دیوی دیوتاؤں کی طرف سے دھیان ہٹا کر ہمیشہ میری ہی بھگتی میں لگے رہنا۔ ایکانت داس کرنا دنیا داروں سے محبت نہ رکھنی۔ ہر سمہ برہم کا ابھیاس کرتے رہنا۔ اسی کا نام گیان ہے اور اس کا جو الٹ ہے اس کا نام اگیان ہے جو جاننے کے قابل ہے اور جس کو جان کر پرم آنند کا حصول ہوتا ہے اس کو اچھی طرح سے کہوں گا۔ اس کا کوئی آد نہیں ہے نہ وہ ست ہے اور نہ است وہ سب طرف سے ہاتھ پاؤں والا ہے اس کی سب طرف آنکھیں سر اور منہ ہے اور سب طرف کان ہیں وہ دنیا میں سب کو گھیرے ہوئے رہتا ہے۔ ساری اندریوں سے علیحدہ ہے۔ بے تعلق اور گنوں سے پرے ہے اپنی یوگ مایا سے سب کو دھارن کرنے والا ہے اور پرورش کنندہ ہے اور گنوں کو بھوگنے والا ہے۔ جڑھ اور کُن (؟) چیتن (متحرک) سب کے اندر باہر محیط ہے وہ سوکشم (لطیف) ہونے کے کارن جاننے میں نہیں آتا۔ بہت نزدیک بھی اور بہت دور بھی

تمام بھوتوں میں الگ رہ کر بھی وہ الگ ہے تمام جگت کو پیدا کرنے والے، پالنے والا اور ناش

کرنے والا ہے۔ وہ نتیج (جلال) والوں کا تیج ہے مایا سے بہت پرے ہے وہ علم محض اور جاننے کے قابل
ہے۔ اس طرح سے کشیتر اور گیان گیہ کو مختصراً کہا گیا ہے۔ اس راز کو جان کر میرا بھگت مجھ کو پہنچتا ہے
پرکرتی پرش اِن دونوں کو انادی جانو دکار تشترتا سکھ دکھ وغیرہ۔
عیوب وصفات کو پرکرتی سے پیدا شدہ تصور کرو۔ کاریہ، کارن اور کرتا ہونے کی وجہ سے
پرکرتی کو اور سکھ دکھ کا بھوگ ہونے کی وجہ سے پرش کو ہیتو بیان کیا گیا ہے۔ پرش پرکرتی میں قیام
کر کے پرکرتی سے پیدا ہونے والے گنوں یعنی سکھ دکھ کو بھوگتا ہے۔ اِن سکھ دکھ میں لین ہونے کی
وجہ سے جیو بھلے بُرے جنموں کو حاصل کرتا ہے اور اس دیہہ میں پرم پرش پر نظر رکھنے والا انومتی دینے
والا، پالن کرنے والا اور بھوگنے والا برہما وشنو مہیش کا سوامی ہونے کے کارن ہیتو رشدہ
ست چد انند گھن ہونے سے پرماتما ——— ایسا کہا گیا ہے اس طرح سے جو پُرش کو تھا گنوں سہت
پرکرتی کو جو جانتا ہے۔ وہ سنسار میں رہتا ہوا بھی پھر جنم نہیں پاتا۔
بعض لوگ دھیان جا کر آتما میں آتما کو دیکھتے ہیں۔ بعض سانکھ سے بعض یوگ سے بعض کرم سے

دیکھتے ہیں لیکن اِن طریقوں کو نہ جاننے والے گیانیوں کا (انوسرن) (تقلید) کر کے اپاسنا کر لیا کرتے ہیں
شرتی پر عمل کرنے والے وہ لوگ بھوساگر سے تر جاتے ہیں ارجن! اِس سنسار میں جو بھی جڑ اور چیتن
مخلوق پیدا ہوئی ہے وہ سب کھیتر اور کھیترگیہ کے ملاپ سے پیدا ہوئی ہے جو منش سب میں یعنی جڑ
اور چیتن میں پرمیشور کو دیکھتا ہے اس کو ناش (فناہ) نہیں ہوتا کیونکہ وہ منش سب میں یکسانیت سے
قائم ہوئے پرمیشور کو برابر دیکھتا ہے اور آتما سے آتما کو نشٹ نہیں کرتا اس لئے پرم گتی پاتا ہے تمام
کرم اور یا بھی پرکرتی کے ذریعے ہوتے ہیں۔ جو ایسا سمجھتا ہے وہ گیانی ہے جس وقت الگ الگ جیووں کو
پرلے کے وقت مایا سروپ میں دیکھتا ہے اور وہاں سے ہی دُنیا کی پیدائش کو دیکھتا ہے اس وقت وہ پرماتما
کو پراپت ہوتا ہے۔ پرماتما کی لازوال ذات انادی (ازلی) اور نرگن (بالاتر از صفات) ہونے کے کارن
شریر کے اندر وہ کر بھی نہ کوئی کرتی ہے نہ لپائمان ہوتی ہے۔ (تعلقات میں گرفتار ہوتی ہے) جس طرح
سرودیاپک (سب جگہ موجود) آکاش (ایتھر) لطیف ہونے کے سبب سے الگ رہتا ہے اسی طرح
آتما بھی سب جگہ موجود ہونے کے باوجود تعلقات سے الگ رہتا ہے جیسے ایک سورج سارے سنسار کو

منور کرتا ہے ویسے ہی آتما سارے شریر کو روشن کئے ہوئے ہے جو منش اس پرکار کشیتر اور کشترگیہ کے بھید اور جیو کے پرکرتی (مادہ) سے مخلصی پانے کو گیان چکشو (چشم معرفت) سے جان لیتے ہیں۔ وہ برہم کو حاصل کرتے ہیں اور مکتی کو پراپت ہوتے ہیں ؎

تماشائے کثرت میں وحدت خدا کی
جنھیں راز کی ہے خبر دیکھتے ہیں!
کوئی تجھ کو دیکھے نہ دیکھے ولیکن
نظر بھر کے اہلِ نظر دیکھتے ہیں

تیرھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن دیو لے کہا اے لکشمی! ایک بدکار عورت جس کا نام گنگا تھا ایک دن وہ

کسی شخص سے ملنے کے لئے جنگل میں گئی وہ وقت مقررہ پر جائے ملاقات پر پہونچ گئی مگر جس سے وہ ملنے کے
لئے گئی تھی وہ بوجہ کسی کام کے پڑ جانے کے وہاں نہ پہونچا وہ اس کا انتظار کر رہی تھی کہ وہاں ایک آدم خور
شیر آگیا اور آتے کے ساتھ ہی کہنے لگا میں تمہیں کھاؤں گا۔

گنگا نے کہا ——— تو مجھے کیوں کھائے گا۔

شیر نے کہا ——— سُن میں اپنے گذشتہ جنم میں براہمن تھا مگر کرم میرے چنڈالوں ایسے تھے چوری
کرتا تھا اور جھوٹ بولتا تھا ایک دن بازار میں چلتے چلتے کیلے کے چھلکے سے میرا پاؤں پھسلا میں چاروں شانے
چت گرا اور گرتے کے ساتھ ہی میری جان نکل گئی مجھے یم دوت پکڑ کر دھرم راج کی کچہری میں لے گئے
میری مسل دھرم راج کے سامنے رکھی گئی۔

دھرم راج نے حکم دیا کہ اسے شیر کی جون میں ڈالو۔ چنانچہ میں شیر بن گیا جب سے ہر بدمعاش آدمی
اور عورت کو کھا رہا ہوں کیونکہ تیری جیسی عورت تختۂ عالم پر شاید ہی کوئی اور ہو اس لئے میں تجھے ضرور

کھاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر اُس نے گنگا کو کھالیا۔ یمدوت گنگا کو بھی دھرم راج کے دربار میں لے گئے دھرم راج
نے اس کی مسل دیکھی اور حکم دیا کہ اسے چنڈالنی کی جون میں ڈالو۔ چنانچہ اس کو چنڈالنی بنا دیا گیا وہ ایک طویل
مدت تک چنڈالنی بنی رہی

ایک دن دریائے نربدا کے کنارے پر بیٹھے ہوئے ایک مہاتما سے اس نے شری مد بھگوت گیتا
کے تیرھویں ادھیائے کا پاٹھ سنا۔ سننے کے ساتھ ہی اس نے دیو دیہی پائی اور دیو دوت اس کے لئے
آگئے۔ اس نے مہاتما سے کہا مہاراج یہ سامنے جو جنگل ہے اس میں ایک شیر رہتا ہے اس نے مجھے کھایا
تھا براہِ کرم اس کو بھی شری مد بھگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا پاٹھ سنا کر اس کا ادھار کیجئے گا۔ یہ
کہہ کر وہ بیکنٹھ کو چلی گئی اس کے جانے کے بعد مہاتما جی جنگل میں شیر کے پاس گئے اور اُسے شری مد بھگوت
گیتا کا تیرھواں ادھیائے سنایا جسے سُن کر اس نے بھی دیو دیہی پائی اور بمان میں بیٹھ کر بیکنٹھ کو
چلاگیا۔

چودھواں ادھیائے

بھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج نے فرمایا ارجن! وہ گیان جو کہ تمام گیانوں سے اونچا ہے اور جسے سن کر گیان شریر تیاگ کے بعد مکتی پراپت کرتے ہیں تمہیں پھر سناتا ہوں اس گیان کے ذریعے وہ پھر نہ ہی تو کلپ کے آغاز میں جنم ہی لیتے ہیں اور نہ ہی پرلے کا دکھ انہیں بھوگنا پڑتا ہے یہ پرکرتی یونی کی مثال ہے میں اس میں بیج ٹھہراتا ہوں۔ تب تمام جیوں کی پیدائش ہوتی ہے سب قسم کی یونیوں سے جتنی مورتیاں پیدا ہوتی ہیں اُن سب کی پرکرتی تو ماتا ہے اور میں بیج ٹھہرانے والا پتا ہوں، ستوگن رجوگن، تموگن پرکرتی سے پیدا ہوئے ہیں تینوں گن اوناشی (لازوال) جیو آتما کو شریر میں باندھتے ہیں ان گنوں میں پرکاش کرنے والا نردکار ستوگن تو نرمل ہونے کے باعث سکھ کی آسکتی سے یا گیان کے اہنکار

سے باندھا جاتا ہے۔ ستوگن سکھ میں لگاتا ہے، رجوگن کرم میں اور تموگن بدھی کو ڈھک کر فضول حرکات میں لگاتا ہے رجوگن اور تموگن کو دبا کر ستوگن بڑھتا ہے اور رجوگن اور ستوگن کو مغلوب کر کے تموگن بڑھتا ہے۔ ویسے ہی تموگن اور ستوگن کو دبا کر رجوگن بڑھتا ہے۔

جس سمے اس شریر کے تمام دروازوں کو گیان کا پرکاش روشن کر دے اس سمے ستوگن کا غلبہ سمجھنا چاہیئے۔ رجوگن کے بڑھنے پر لالچ دنیا وی کاروبیوپار میں کرموں کے شروع کرنے کی ہوس دل میں اضطراب اور اندریوں کے وشیوں سے لذات حاصل کرنے کی خواہش یہ سب پیدا ہوتے ہیں تموگن کے بڑھنے پر آلس، جہالت، غفلت، فضول حرکات میں رغبت یہ بُرے اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں جب جاندار ستوگن کے غلبے کے وقت شریر تیاگ کرتا ہے تو گیانیوں کو ملتا ہے رجوگن کی بڑھی میں شریر تیاگ کرنے والا کاروباری انسان کی جون میں پڑتا ہے اور تموگن کی بڑھی کے وقت مرنے والا موڑھ یونیوں میں جنم لیتا ہے ساتوک کرموں کا پھل گیان اور ویراگ وغیرہ کہا گیا ہے راجس کرموں کا

دکھ اور تامس کرموں کا پھل اودیا ہے ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے لالچ اور تموگن سے فضول
حرکات موہ اور اودیا پیدا ہوتے ہیں ستوگن لوگ اونچے درجہ کے لوگوں میں جاتے ہیں رجوگن میں قائمی
والے درمیانی حالت کو اور تموگن پیدے نرک میں جاتے ہیں جب گیانی پرش جان لیتا ہے کہ ان تینوں
گنوں کے سوائے دوسرا کوئی کرتا نہیں ہے اور پرکرتی کے تینوں گنوں کے پرے پرماتما سمجھ لیتا ہے تب
اُسے میری پراپتی ہو جاتی ہے جو ان تینوں گنوں پر عبور پا لیتا ہے وہ موت بیماری اور بڑھاپے سے
چھٹکارا پا کر موکش حاصل کر لیتا ہے

ارجن نے دریافت کیا ——— اے دیوا ان تینوں گنوں سے چھٹکارہ حاصل کئے ہوئے منش کی کیا
پہچان ہے وہ کیسے کرم کرتا ہے؟ اور منش ان تینوں گنوں سے کیسے چھٹکارہ حاصل کر سکتا ہے۔

بھگوان بولے ارجن جو منش ستوگنی اور رجوگنی کرموں کا پھل یعنی سکھ میں جو آنند نہیں مانتا اور تموگنی کرموں
کے پھل یعنی دکھ میں دکھ نہیں ہوتا جو اداستا سے (بیگانہ وار رہ) ان گنوں کے اثر میں نہیں آتا۔ گن ہی

گنوں میں درتتے ہیں۔ ایسا جان کر منزل سے نہیں گرتا جو سکھ اور دکھ کو یکساں جانتا ہوا شانتی سے رہتا ہے اور جس کی نظر میں مٹی پتھر اور سونا یکساں ہیں۔ بھلا بُرا۔ استت (تعریف) نندا (ندامت) جس کے لئے یکساں ہیں۔ مان اپمان، متر، شترو کو ایک نظر سے دیکھنے والا جس نے تینوں گن والے کرموں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ایسے گیانی کو گناتیت کہتے ہیں جو منش میری اننیہ بھگتی کرتا ہے وہ ان تینوں پاکر برہم کے حصول کے قابل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اناشی برہم اور امرت روپی اونچے سناتن سکھ اور دھرم کی جگہ میں ہوں۔

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا اے لکشمی ملک کشمیر کے راجہ سوریہ ورما نے ایک بار مہاراجہ سنگلدیپ کو دو شکاری کتیاں بطور تحفہ کے بھیجیں راجہ ان کتیوں کو لے کر شکار کھیلنے کے لئے گیا اور ان کو ایک

خرگوش کے پیچھے لگا دیا جنگل میں ایک مہاتما کی کٹیا تھی اس کے باہر پانی سے بھرا ہوا ایک برتن پڑا تھا خرگوش اور کتیاں بھاگتے ہوئے اس برتن میں جا کر گر پڑے اور گرتے کے ساتھ تینوں دیو دیہی پا کر بیمان میں سوار ہو کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔

راجہ نے مہاتما سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے مہاتما نے کہا میرے گورو ہر روز اس برتن کے پانی سے پاؤں دھویا کرتے ہیں اور پھر شریمد بھگوت گیتا کے چودھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتے ہیں۔ یہ خرگوش اپنے گذشتہ جنم میں براہمن تھا مگر براہمنوں والا گن اس میں ایک بھی نہ تھا یہ اول درجہ کا بدچلن شرابی، کبابی اور دیشیا گامی تھا۔

ان کتیوں میں سے ایک اس کی پتنی تھی۔ ایک دن پتی پتنی میں جھگڑا ہو گیا۔ پتنی نے اُسے زہر دے کے مار ڈالا۔ کچھ عرصہ کے بعد خود بھی مر گئی۔ جب ان دونوں کو دھرم راج کی کچہری میں پیش کیا گیا تو انھوں نے حکم صادر فرمایا کہ براہمن کو خرگوش اور اس کی استری کو کتیا کی جون میں ڈالا جائے۔

جنگل میں ایک مہاتما رہتے ہیں ان کے پاؤں دھونے کے پانی کے ساتھ چھونے سے یہ بیکنٹھ
کو جائیں گے۔ چنانچہ دھرم راج کے اس فیصلے کے مطابق آج یہ بیکنٹھ کو گئے ہیں ایسی راجدھانی میں
واپس آکر راجہ ہردوز راج پروہت سے شری بھگوت گیتا کے چودھویں ادھیائے کا پاٹھ سننے لگا۔

پندرھواں ادھیائے

پرشوتم یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن جس کی جڑیں اوپر ہیں اور شاخیں نیچے
ایسے درخت کو اوناشی کہتے ہیں جس کے پتے وید کے منتر ہیں اس درخت کو جو منش جانتا ہے وہی

گیانی ہے اس کی ٹہنیاں اوپر نیچے پھیلی ہوئی ہیں اور پرکرتی کے تینوں گنوں سے تروتازہ ہیں جن پر وشیوں
کی کونپلیں لگی ہوئی ہیں اس منش لوک کے کرم بندھنوں اس کی نیچے کی جڑیں ہیں جو ادھر اُدھر پھیل رہی
ہیں نہ اس دُنیا میں اس کی شکل پائی جاتی نہ ہی اس کا آدی انت اور دستا رہی کوئی جانتا ہے ایسے مضبوط
جڑ والے درخت کو ویراگ کے کلہاڑے سے کاٹ کر اس مقام کی تلاش کرنی چاہیئے جہاں سے پھر
باز گشت نہیں ہوتی اور اس آدی پرش پرماتما کو پانی کی خواہش کرنی چاہیئے جس کے سبب اس عالم کا
سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے جو مان موہ اور اہنکار سے رہت ہیں جو ہمیشہ برہم ودیا کے حصول میں
لگے رہتے ہیں جنہوں نے تعلق کے نقص کو جیت لیا ہے اور سکھ دُکھ کے دوندوں سے مکت ہو گئے ہیں
ایسے گیانی امر اوناشی کے اعلیٰ درجہ کو پہنچتے ہیں جس کو نہ سوریہ کی روشنی روشن کر سکتی ہے اور نہ چاند کی
جو اپنے پرکاش سے ہی پرکاش والا ہے اور جس پرم پد کو حاصل کر کے پھر لوٹ کر دنیا میں آنا نہیں پڑتا
وہ میرا پرم دھام ہے اس شریر میں یہ جیو آتما ہی میرا سناتن انش ہے وہی جیو آتما ترگن مئی مایا میں

قائم ہوا۔ اس ساتھ پانچوں گیان اندریوں کو کھینچتا ہے یہ جیو کانوں، آنکھوں، جلد بدن، زبان، ناک اور من کے ذریعے وشیوں کو بھوگتا ہے شریر چھوڑتے ہوئے یا شریر میں قائم کرتے ہوئے یا وشیوں کو بھوگتے ہوئے یا گنوں میں بندھے ہوئے جیو کو جاہل نہیں دیکھ سکتے صرف گیان کی آنکھوں سے ہی اُسے دیکھا جا سکتا ہے یوگی جن اپنے ہردیہ میں قائم اس آتما کو دیکھ لیتے ہیں اگیانی جتن کرنے پر بھی نہیں دیکھ سکتے سورج اور چاند کی روشنی کو تو میری روشنی ہی سمجھ کیونکہ یہ اُن کو میں نے ہی دی ہوئی ہے میں ہی پرتھوی میں پرویش کر کے اپنے بل سے دنیا کو دھارن کرتا ہوں اور امرت سے چاند بن کر بناتات کا پالن کرتا ہوں میں جٹھر اگنی بن کر تمام پرانیوں کے شریر میں رہ کر پران اور اپان وایو میں مل، چار طرح کا (؟) کھانا اُن کو پچاتا ہوں

میں سب کے ہردیہ میں انتریامی کے روپ میں قائم ہوں مجھ سے حافظہ اور گیان ہوتے ہیں ویدانت کا بنانے والا اور ویدوں کا جاننے والا بھی میں ہی ہوں۔ دنیا میں کشر اور اکشر نامی دو پرش ہیں۔ تمام بھوت یعنی ناش ہونے والے کشر اور شریر میں رہنے والا ابناشی (لازوال) جیو پدارتھ اکشر کہلاتا ہے لیکن ان دونوں سے

اُتم پرکاش الگ ہے اُس کو اوناشی، پرمیشور اور پرماتما کہتے ہیں۔ کیونکہ میں کشر سے پرے اور اکھشر سے اُتم ہوں اس لئے ویدوں میں پرشوتم کے نام سے مشہور ہوں۔

ارجن! گیانی مجھے پرشوتم جان کر میری بھگتی کرتا ہے یہ جو گپت شاستر (دقیق فلاسفی) میں نے تم سے کہا ہے اسے جان کر منش گیان اور موکھش پراپت کر لیتا ہے

پندرھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے اے لکشمی کو رو دیش میں نرسنگھ نامی ایک راجہ راج کرتا تھا اس کا منتری بھی ایک بد باطن شخص تھا اس نے ایک دن راجہ کو مار ڈالا اور خود گدی پر بیٹھ گیا کچھ عرصہ کے بعد آپ بھی چل بسا۔ دھرم راج کے حکم سے وہ گھوڑے کی جون میں ڈالا گیا ایک سوداگر اسپاں اسے خرید کر اپنے

راجہ کے پاس لے گیا۔ راجہ نے اسے سو: اگر سے لے لیا اور ایک دن اس پر سوار ہو کر شکار کھیلنے کے لئے گیا
جنگل میں ایک سادھو کی کٹیا تھی راجہ گھوڑے کو ایک درخت سے باندھ کر سادھو کے درشنوں کے لئے
کٹیا کے اندر گیا۔ سادھو اس سمے اپنے لڑکے کو شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا پاٹھ پڑھا رہا تھا
اس نے درخت کے پتے پر ایک شلوک لکھ کر اسے دے دیا اور کہا کہ جاؤ جا کر اسے زبانی یاد کرو۔ لڑکا کھیلتا
ہوا کٹیا سے باہر آ گیا۔ گھوڑے کی جب اس پتے پر نظر پڑی تو وہ مر گیا دیو دیہہ پائی۔ اسی وقت اس کو
لینے کے لئے دیو دوت آ گئے اور اسے بمان میں سوار کر کے بیکنٹھ کو لے گئے۔

راجہ جب باہر نکلا تو گھوڑے کو مرا ہوا دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔ اس نے سادھو سے دریافت کیا کہ ابھی
تو یہ بھلا چنگا تھا اسے ہو کیا ہے۔

سادھو نے کہا۔ راجن۔ میں نے گیتا کا ایک شلوک اپنے لڑکے کو پتے پر لکھ کر زبانی یاد کرنے کے لئے
دیا تھا اس کو دیکھ کر یہ گھوڑا مر گیا ہے آپ اپنے گذشتہ جنم میں راجہ تھے یہ آپ کا منتری تھا اس لئے آپ کو

زہر دے کر مار ڈالا تھا اور گدی مالک بن بیٹھا تھا آج یہ شریمد بھگوت گیتا کا شلوک دیکھ کر موکش کو پراپت ہو گیا ہے اس کے بعد راجہ وہاں سے چلا گیا اور راج پاٹ اپنے لڑکے کے حوالے کر کے بقیۂ ایام زندگی بھگوت بھجن میں گذارے۔ جب تک زندہ رہا گیتا اپنے سینے سے لگائے رکھی جب مرا تو سیدھا سورگ کو گیا۔

۱۴ ۱۸۱۹

سولھواں ادھیائے
دیوا سر سمپت و بھاگ یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا ارجن! نربھیتا (نڈرتا) من کو شدھ رکھنا برہم ودیا پر وشواس رکھنا، سوپاتر کو دان دینا، اندریوں کو قابو رکھنا، ترکال پوجا کرنا، برہم ودیا کا ابھیاس

کرنا من کو بُرے کرموں سے روکنا سب کے ساتھ صاف رہنا۔ کسی کو دکھ نہ دینا ستیہ بولنا، کرودھ نہ
کرنا، سنسار تیاگ، شانت چت رہنا چغلی نہ کرنا دوسروں کو سیدھا مارگ دکھانا لوبھ نہ کرنا چغلی
نہ کھانی۔ دیا کا رکھنا، اندریوں کی لذات سے بے تعلق کا رکھنا۔ حیا۔ نرمی، اور سنجیدگی تیج (جلال) کشما
(عفو)، دھیرج (استقلال) شوچ (صفائی قلب) ایرکھا (حسد) اور اہنکار (کبر) سے دور رہنا
یہ گُن (خصلتیں) دیوتاؤں کی ہیں۔ اپنی مان بڑائی کے لئے کوشش کرنی۔ کسی کی پرواہ نہ کرنی ہمیشہ خودی
میں رہنا۔ کرودھ، اگیان یہ سب دیتوں کی خصلتیں ہیں۔ ایشور کا راستہ ـــــ تو دیوتاؤں کی عادات
رکھنے والوں کے لئے ہے اور دیتوں کی عادتیں باندھنے والی ہیں تو رنج مت کر کیونکہ تیری عادتیں دیوتاؤں
والی ہیں دیوتاؤں کا بیان ہو چکا ہے اب اسری عادتوں والوں کا حال سنو۔ دیتوں کی عادات والی
یہ بھی نہیں جانتے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اُن میں نہ تو پوترتا ہوتی ہے اور نہ سچائی ہی اور نہ ہی دھرم
ہی! وہ لوگ برہم ودیا کو جھوٹے مانتے ہوئے کہتے ہیں کہ جگت کسی کے آدھار پر نہیں یہ مرد اور عورت

کے ملاپ سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے صرف حصول لذات کے لئے ہے اور کچھ نہیں۔ ایسے خیال کا سہارا لے کر میلے دل والے اور بُرے کرم والے کم عقل اور دھرم کے دشمن لوگوں کے ناش کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ تکلیفیں اٹھاتے ہوئے بھی وہ کبھی نہ پوری ہونے والی کامناؤں میں لگے ہوئے پاکھنڈ مان پر تشٹھا سے بھرے ہوئے جہل اور جھوٹے عقیدوں کے پیرو کار بن کر گندے کام کرتے ہیں خواہشات کے تلنے بلنے میں پھنسے ہوئے کام کرودھ کے قابو میں آئے ہوئے لذات اور محسوسات کے پورا کرنے کے لئے دھوکہ، فریب اور دولت اور سامان وغیرہ اکٹھا کرنے کی دھن میں لگے رہتے ہیں۔

میں نے آج یہ پایا ہے اس منشاءِ دلی کو حاصل کروں گا اور میرے پاس بہت دولت ہے پھر یہ ہو گا اس دشمن کو میں نے مار لیا ہے اب باقی دشمنوں کو بھی میں ہلاک کر دوں گا۔ میں بھوگی ہوں میں بلوان ہوں میں سکھی ہوں میں دھنوان ہوں میں اچھی کل میں جنم لیا ہے میرے برابر اور کون ہے میں پوجا کرتا ہوں میں سادھوؤں کی سیوا کرتا ہوں۔ دان دونگا آنند کروں گا۔ وہ کم عقل اس طرح

سے غفلت میں پھنسے رہتے ہیں اور دشٹ بھوگوں کے چکر میں پڑ کر نرک میں جاتے ہیں۔ اپنے تئیں بڑا ماننے والے، اکڑباز، مغرور، عزت و شہرت کے بھوکے دولت کے نشے میں مدہوش۔ بگلا بھگت تو گیان سے بہت دور ——— برائے نام میرا پوجن کرتے ہیں۔ اپنے بل سے دوسروں کو خوف زدہ کرنے خودی سے ابھرے ہوئے کام اور کرودھ کا سہارا لے کر وہ میری نندا کرتے ہیں۔ ایسے پاپیوں کو میں بار بار اسری یونیوں میں پھینکتا ہوں وہ جنم جنم میں اسری یونیوں کو پاتے ہیں اور مجھے نہ پا کر اور بھی اپتی میں جا گرتے ہیں۔ کام کرودھ اور لوبھ یہ تینوں نرک کے دروازہ ہیں جو آتما کا ناش کرنیوالے ہیں لہذا ان تینوں کا تیاگ کردو۔ ارجن ان تینوں دروازوں سے بچا ہوا انسان اپنی بھلائی کے لئے کوشش کرتا ہے پھر اونچے درجہ کو حاصل کرتا ہے جو برہم ودیا کے راستے کو تیاگ کر اپنی اچھیا کے مطابق چلتا ہے اُسے گیان سکھ اور موکش ان تینوں کا حصول نہیں ہوتا۔ اس لئے تجھ کو لازم ہے کہ ودھی اور نشیدھ کو دیکھتا ہوا شاستر کے اصول پر چلے اور شاستر کے اصول کے مطابق قائم کئے ہوئے کرم کرنے تجھے لازم ہیں۔

سولھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن بولے اے لکشمی! مہاراجہ کھڑک باہو وانی سو ودھ بڑا ہی نیک دل ودھرماتما شور بیر اور منصف مزاج تھا۔ پرجا کو وہ ہر طرح سے سکھی رکھتا تھا اس کے پاس سے وہ بہت سے ہاتھی تھے ان میں ایک ہاتھی "خونی ہاتھی" کے نام سے مشہور تھا یہاں تک کہ وہ کسی مہاوت کو نزدیک نہ پھٹکنے دیتا تھا جو مہاوت اس کے پاس آتا تھا وہ اس کو مار ڈالتا تھا۔

ایک دن ہاتھی بازار میں چلا جارہا تھا سامنے سے ایک سادھو آرہا تھا لوگوں نے سادھو سے کہا مہاراج! یہاں سے ہٹ جائیے یہ ہاتھی خونی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ پر حملہ کر دے۔

سادھو نے کہا یہ ہاتھی مجھے نہیں مار سکتا اتنے میں وہ وہاں پہونچا اس نے آنے کے ساتھ ہی

سر جھکا کر سادھو کو پرنام کیا۔ سادھو نے کہا اے گجیندر! میں تجھے جانتا ہوں تو اپنے گذشتہ جنم میں پاپی تھا۔ یہ کہہ کر سادھو نے کمنڈل سے جل لے کر ہاتھی پر چھڑکا اور کہا میں تجھے شریمد بھگوت گیتا کے سولھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل دیتا ہوں۔ سادھو کے ایسا کہنے کے ساتھ ہی ہاتھی نے شریر تیاگ کر دیا اور دیو دیہی پائی۔ آکاش سے بمان آئی اور وہ اس میں سوار ہو کر بیکنٹھ کو چلا گیا۔ جب راجہ کو معلوم ہوا تو وہ سادھو کے استھان پر پہونچا اور اس کو پرنام کر کے دریافت کیا۔ مہاراج آپ نے کون سا منتر پڑھا تھا جس سے ہاتھی کو بیکنٹھ کی پراپتی ہوئی ہے۔

سادھو نے جواب دیا۔ راجن! یہ ہاتھی اپنے گذشتہ جنم میں براہمن تھا اس کا گورو اسے ودیا پڑھا کر تیرتھ یاترا کے لئے چلا گیا اس کے جانے کے بعد بھگت منڈل اس کی ویسی ہی عزت کرنے لگا جیسی کہ اس کے گورو کی کرتا تھا۔ دو سال کے بعد گورو تیرتھ یاترا سے واپس آیا اس نے سوچا اگر میں نے اس وقت گورو کا استقبال کیا تو میری عزت میں فرق آئے گا۔ اس لئے یہ آنکھیں بند کر کے بیٹھا

رہا۔ یہ دیکھ کر گورو نے کہا اے بیوقوف تجھ کو اہنکار ہو گیا ہے جا میں تجھے شراپ دیتا ہوں تو ہاتھی کی جون میں پڑے گا۔

چنانچہ یہ جب مرا دھرم راج نے اسے ہاتھی کی جون میں ڈالا۔

یہ کتھا سن کر مہاراجہ کھڑک باہو نے گھر آ کر باقاعدہ طور پر شریمد بھگوت گیتا کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ کرنا شروع کر دیا۔

سترھواں ادھیائے
شردھا ترے وبھاگ یوگ

ارجن نے دریافت کیا اے دیوا جو منش شاستری اصولوں کو چھوڑ کر صرف وشواس سے ہی

دیوتاؤں آدمی کا پوجن کرتے ہیں۔ اُن کی بھاؤنا کیسی ہوتی ہے ستوگنی رجوگنی یا تموگنی۔
بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! ستوگنی۔ رجوگنی۔ تموگنی یہ تین قسم کی بھاؤنا
جیوؤں کے سوبھاؤ سے ہوتی ہے ہر ایک کی بھاؤنا (عقیدت) تینوں گنوں کے مطابق ہوتی ہے یہ انسان
بھاؤنا سے بھرا ہوا ہے جیسی جس کی بھاؤنا ہوتی ہے وہ ویسا ہی ہوتا ہے ساتوکی انسان دیوتاؤں کو
پوجتا ہے۔ راجسی یکشس اور راکشسوں کو تاجسی بھوتوں اور پریتوں کو پوجتے ہیں جو انسان شاستروں کے
اصولوں کے خلاف سخت تپ کرتے ہیں وہ مکاری اور خودی سے بھر پور ہوتے ہیں۔
وہ کم عقل شریر میں رہنے والے عناصر کے علاوہ میری ذات کو جو اُن کے شریر کے اندر قیام
رکھتی ہے دکھ دیتے ہیں۔ یقیناً تم اسر جانو۔ سب کو تین پرکار کا بھوجن پیارا ہوتا ہے ویسے ہی یگیہ تپ
اور دان بھی تین پرکار کا ہوتا ہے میں ان کو جدا جدا بیان کرتا ہوں۔ آیو (عمر) بدھی (عقل) سکھ (راحت)
سواستھ (صحت) بڑھانے والے، رس والے، چکنے، طبدائک (طاقت بخش) بھوجن ساتوکی لوگوں کو پیارے

لگتے ہیں۔ کڑوے کھٹے نمکین بہت گرم۔ تیز۔ روکھے۔ دکھ۔ فکر اور بیماریوں کو پیدا کرنے والے بھوجن راجسی لوگوں کو پیارے لگتے ہیں۔ ادھ پکے۔ رس کے بغیر بدبودار باسی اور ناپاک بھوجن تامسی انسان کو پیارے لگتے ہیں جو یگیہ شاستروں کے اصولوں کی بناء پر ہیں اور جن کا کرنا دھرم ہے ایسے یگیہ جو شردھا کے ساتھ مگر پھل کی اچھیا کے بغیر کئے جاتے ہیں وہ ساتوک ہیں اور جو یگیہ مکاری سے اور پھل کی اچھیا کے ساتھ کئے جائیں وہ راجسی ہیں جو شاستروں میں کہے گئے ہوئے اصولوں کے خلاف ان دان کے بغیر وید منتر دکشنا اور شردھا کے بغیر کئے گئے ہوں وہ یگیہ تامسی کہلاتے ہیں دیوتا برہمن گورو اور گیانی جنوں کا پوجن پوتر تا۔ سرلتا۔ برہمچریہ اہنسا یہ شاریرک تپ کہلاتے ہیں کسی کے دل کو نہ دکھانا پیار، دوسروں کا کلیان ستیہ، سوادھیائے (کتب مقدسہ کا مطالعہ) ستسنگ (صحبت نیکاں) یہ بانی کے تپ ہیں، خوش دل رہنا۔ نمرتا پورک رہنا۔ زیادہ بولنا سنجم نیک خیالات ——— یہ مانسک تپ ہیں پھل کی خواہش نہ رکھنے والے شردھا سے بھرے ہوئے لائق اشخاص اوپر بیان کیا ہوا تین قسم کا

تپ کرتے ہیں۔ یہ تپ ستوگنی کہلاتا ہے۔ مان بڑائی وشہرت کے لئے و ریاکاری سے جو تپ کیا جاتا ہے۔ وہ رجوگنی تپ کہلاتا ہے۔ یہ اگیان سے ہٹھ سے یا آتما کو کشٹ دیکر، یا دوسروں کے ناش کے لئے جو تپ کیا جاتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے دان دنیا کرتو یہ ہے۔ اس وچار سے جو دان کال اور پاتر کو دیکھ کر کیا جاتا ہے وہ ستوگنی کہلاتا ہے پھل کی اچھیا رکھ کر کنجوسی کے ساتھ جو دان کیا جاتا ہے وہ رجوگنی کہلاتا ہے جس جگہ دھن آمد ہوتی ہے شمشان بھومی ہو۔ کرودھ کے ساتھ بے عزتی کے ساتھ اور کپاتر کو جو دان دیا جاتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے، اوم تت ست ایسا تین ناموں والا جو برہم ہے اسی نے شروع میں برہمن وید یگیہ رچے تھے اس لئے ویدوں کے گیاتا شاستروں کے اصول کے مطابق کئے گئے ہوئے یگیوں دان آدی اور تپسیا کے کرموں کو ہمیشہ اوم شبد بول کر ہی شروع کرتے ہیں۔ مکش کی اچھیا والے تت شبد کہہ کر پھل کی آشا تیاگ کر یگیہ تپ اور دان آدی کرتے ہیں " ست کا لفظ سچائی نیکی اور ساتوک کرموں (اعمال حسنہ) کے معنوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یگیہ تپ اور دان میں وشواس اور ان کا کرنا بھی

"ست" کہلاتا ہے۔ بغیر شردھا کے یگیہ تپ دان اور دوسرے کرم کئے جاتے وہ اسّت کہلاتے وہ نہ تو اس لوک میں اور نہ ہی پرلوک میں ہی پھل دیتے ہیں۔ ۱۲۲

سترھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے ـــــ اے لکشمی! مہاراجہ سنگلدیپ کے پاس ایک ہاتھی تھا۔ وہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ کچھ پیتا تھا اداس ہو کر اپنے تھان پر چپ چاپ کھڑا رہتا تھا ایک دن ایک برہمن نے راجہ کو ایک شلوک سنایا راجہ نے خوش ہو کر کہا مہاراج جس شے کی خواہش ہو مانگ لو۔

برہمن نے کہا ـــــ راجن ایک ہاتھی درکار ہے۔ راجہ نے وہی ہاتھی برہمن کو دے دیا جب برہمن ہاتھی لے کر گھر آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ ہاتھی بغیر کچھ کھائے پیئے اداس کھڑا رہتا ہے برہمن کو راجہ کو

مطلع کیا۔ راجہ بہت سے ودوان پنڈت ساتھ لے کر ہاتھی کے ساتھ آیا کہا اے ہاتھی تو کچھ کھاتا پیتا کیوں نہیں۔ ہاتھی نے جواب دیا راجن اس برہمن کے گھر کا کھانا کوئی اچھے کرموں والا ہی کھا سکتا ہے میں نیچ ہوں میں اس کے گھر کا ان جل کیسے گرہن کر سکتا ہوں

براہمن نے یہ سن کر ہاتھی کو شریمد بھگوت گیتا کے سترھویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا۔ ہاتھی نے اسی وقت اپنا شریر تیاگ کر دیا۔ سو بھی پائی بیکنٹھ سے بمان آیا اور وہ اس پر سوار ہو گیا۔ راجہ نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ تو گزشتہ جنم میں کون تھا۔

ہاتھی نے جواب دیا راجن میں اے گذشتہ جنم میں ایک راجہ تھا میں نے ایک دوسرے راجہ سے شرط باندھ کر ہاتھی لڑایا تھا لڑائی میں میرا ہاتھی مارا گیا مجھے اس کے مرنے کا اتنا سخت صدمہ پہنچا کہ اس کے غم میں میں بھی کچھ دنوں کے بعد مر گیا۔ دھرم راج نے میرے لئے ہاتھی کی جون میں ڈالے جانے کا حکم دیا اب ان پنڈت جی مہاراج جو مجھے شریمد بھگوت گیتا کے سترھویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا ہے اس سے

میں بیکنٹھ کو جا رہا ہوں اس کے بعد ہاتھی بیکنٹھ کو چلا گیا۔

اٹھارھواں ادھیائے
موکش سنیاس یوگ

ارجن نے کہا ــــــــ بھگوان میں سنیاس اور تیاگ کا سروپ الگ الگ سمجھنا چاہتا ہوں۔ آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن پنڈت لوگ ان کرموں کے تیاگ کو جن میں خواہش
داخل ہو سنیاس بتاتے ہیں اور سب کرموں کے پھل کو چھوڑنا تیاگ بتاتے ہیں۔ کئی پنڈت ایسا ہی کہتے ہیں
کہ سبھی کرم نقائص سے بھرے پڑے ہیں اس لئے کرنے کے قابل نہیں ہیں اور بعض پنڈت ایسا کہتے ہیں

کہ یگیہ دان تپ آدی کرم تیاگنے اچت نہیں ہیں۔ یگیہ تپ دان اس پرکار کے کرم تیاگنے کے قابل نہیں ہیں
ان کو ضرور ہی کرنا چاہیئے کیونکہ یگیہ تپ دان اس قسم کے کرم چھوڑنے کے قابل نہیں ہیں ان کو ضرور ہی کرنا چاہیئے
کیونکہ یگیہ تپ دان آدی پنڈتوں کو پوتر کرنے والے ہیں۔ کرم پھل کی اچھیا تیاگ کر کرنے چاہیئیں ہیں۔ اس میں
نشواس لکھتا ہوں کیونکہ سمرن پوجن ان دان وغیرہ جن کرموں کا کرنا کرتویہ ہے ان کرموں کا تیاگ کدا پی
نہیں ہو سکتا موہ کھتا سے ان کا تیاگ کرنا جو گنی تیاگ ہے اس تیاگ کا پھل نہیں ہوتا۔ کرم کرنا کرتویہ ہے
اس کو دچار ابھمان اور پھل کی اچھیا کو تیاگ کر جو ہمیشہ تیاگ کر گیان یکت کرم کرتا ہے وہ تیاگ ستوگنی مانا گیا ہے جس کا
شک رفع ہو گیا ہے ایسا بدھیمان تیاگی ستوگنی پرش۔ تکلیف والے کرموں کا دوویش نہیں کرتا اور سکھ دینے والے
کرموں سے پریم نہیں کرتا۔ کیونکہ دیہہ دھاری پرش کرموں کا تیاگ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو کرم پھل کا تیاگی ہے وہی
تیاگی کہلاتا ہے کیول سکھ کیول دکھ دونوں ملے ہوئے ایسا تین پرکار کا پھل سکام کرنے والے کو مرتیو کے
پشچات بھوگنا پڑتا ہے اور تیاگی کبھی نہیں بھوگتا۔ تمام کرموں کے پورن ہونے کے لئے سانکھ سدھانت

ہیں جو پانچ کارن بیان کئے ہیں وہ مجھ سے سنو۔ استریہ جیو اور الگ الگ اندریوں کے کرم اور انیک پر کار کے پانچ پران وایو کے کرم اور پانچواں دیو یعنی اندریوں کا دیوتا استریہ یانی اور من سے منش جو کبھی اچھا یا برا کام کرتا ہے اس کے یہ پانچ ہی کارن ہوا کرتے ہیں ایسی صورت میں جو مورکھ کیول جیو آتما کو ہی کرتا (فاعل) مانتا ہے وہ بوجہ اپنے جہل کے ٹھیک طور پر نہیں جانتا۔ میں کرتا (فاعل) ہوں جس کے دل میں یہ خیال تک بھی نہیں ہے وہ اگر بے غرضانہ طور پر کرم کرتا ہوا تمام عالم کو بھی مار دیوے تو بھی وہ مجرم نہیں سمجھا جاتا۔ گیان (علم) اور گیہ (معلوم) یہ تینوں کرم کے محرک ہیں اور کرتا (فاعل) فعل (کرم) یہ موجد اور عامل کا کام کرتے ہیں۔ تمام بھوتا یعنی جیو دیوتا پرپنچ (موجودات) میں جو ایک اکھنڈ (لاتغیر) اور اتیاشی (لازوال) ایشور دیکھتا ہے اُسے تو ساتوکی سمجھ اور جس گیان سے وہ الگ الگ بھوتوں میں ایشور کو بھی الگ سمجھتا ہے اس کو گیان کو راجوگی سمجھو۔ اور جو کسی چیز کو بلا دلیل خالق یعنی ایشور سمجھ کر اس سے حصول مطلب کی آرزو رکھتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے۔ پھل کی خواہش نہ رکھ کر جو بے تعلق رہ کر اور راگ دویش کو تیاگ کر کرم کرتا ہے

وہی سچا ستوگنی ہے جو کرم اہنکار اور سکام بھاؤ سہت کشٹ سہن کر کے کیا جاتا ہے وہ رجوگنی ہے جو کرم پھل کو
خرچ کو اہنسا کو اور اپنی شکتی کو نہ دیکھتے ہوا کیا جاتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے جو اہنکار رہت ہے نیز اچھیا
درہت ہے جو بغیر کسی تعلق کے اور اہنکار کے دھیرج اور التاہ کے ساتھ کامیابی اور ناکامیابی میں یکساں
رہ کر کام کرے وہ پرش ستوگنی کہلاتا ہے۔ وشیوں میں راگ رکھنے والا پھل کی اچھیا رکھنے والا دوسروں کو
دکھ دینے والا، اپوتر اور سکھ دکھ میں پھنسا دینے والا ـــــ کرتا (عامل) رجوگنی کہلاتا ہے۔ شردھا ہین (بغیر
عقیدت کے) مورکھ (جاہل) اکڑ باز ـــــ دھوکے باز۔ کرتگھن (کسی کے احسان کو نہ ماننے والا) اور سست
کرتا تموگنی کہلاتا ہے ستوگن رجوگن تموگن کے لحاظ سے بدھی اور دھیرج (عقل اور استقلال) کے تین بھید
(اقسام) ہیں جو ایشور دھرم دیوی دیوتا بھوت پریتوں کے دھرم کو برہم ودیا تھا ترگن شاستر کے مطابق
کرم کو اور بھے (خوف) نربھیا (نڈرتا) جو آسی (۸۴ آواگون) کے بندھن کو اور موکش کو جو بدھی (عقل) جانتی
ہے وہ ستوگنی کہلاتی ہے دھرم اور ادھرم، کرم اور اکرم کو جو بدھی ٹھیک طور پر نہیں جانتی وہ رجوگنی ہے

ہے پارتھ جس بدھی پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہو اور ہر بات کو الٹا سمجھتی ہو۔ اس بدھی کو تموگنی کہتے ہیں جس یوگ
کے بل سے من پران اور دوسری اندریوں کو قابو میں رکھا جائے وہ ستوگنی دھیرج (استقلال) کہلاتا ہے پھل
کی اچھیا سے تعلق کو لے کر جس دھیرج کے ساتھ دھرم ارتھ کام کیا جاتا ہے وہ دھیرج رجوگنی ہے جس دھیرج
سے نیند، بھے، کرودھ، اہنکار کا تیاگ نہیں کیا جا سکتا وہ تموگنی ہے سکھ تین پرکار کے ہیں جن سے ابھیاس
میں تو آنند کی پراپتی ہوتی ہے لیکن پھل دکھ ہوا کرتا ہے جو شروع میں زہر کی مانند اور آخیر میں امرت جیسا
ہو وہ سکھ ستوگنی ہے جو سکھ اندریوں کے وشے بھوگ سے پراپت ہوا ہو شروع میں امرت اور انجام
میں زہر کی طرح ہو وہ رجوگنی ہے جس سکھ کا پھل، آلس اور غفلت ہو وہ سکھ تموگنی ہے برہمن کشتری ویش
شودر سب سوبھاوک گن (ذاتی صفات) الگ الگ کئے گئے ہیں۔ گیان وگیان تپ (ریاضت) دیا
(رحم) بھگتی اندریہ دمن سداچار یہ برہمن کے سوبھاوک گن ہیں بہادری، تیج (جلال) دھیرج (مستقل مزاجی)
ہوشیاری یدھ میں پیٹھ نہ دکھانا دان ——— حکومت کو اچھی طرح سے سنبھالنا یہ گن کشتری کے ہیں

کھیتی کرنی، گئو پالنا، تجارت یہ کام ویش کے ہیں۔ سیوا ـــــــ یہ گن شودر کا ہے منش اپنے اپنے
کرم میں لگا ہوا۔ پرم سدھی کو پہونچتا ہے لیکن جس پرکار اپنے سوبھاوک کرم میں لگا ہوا پرم سدھی کو پراپت
کرتا ہے وہ طریقہ سن! جس پرماتما سے ساری سرشٹی کی پیدائش ہوتی ہے اور جس سے یہ سارا جگت پورن ہے
اس کو اپنے سوبھاوک کرم سے پوج کر منش پرم سدھی پراپت کرتا ہے۔ دوسروں کے اچھے دھرم کی نسبت
اپنا گنوں سے رہت دھرم کی بھی بہتر ہے کیونکہ ایشوری گیان کے مطابق کرم کرتا ہوا منش کبھی گنہگار نہیں
ہوتا۔ کنتی پتر ـــــــ اپنے سوبھاوک کرم کو باوجود خراب ہونے کے بھی کبھی نہ تیاگنا چاہیئے کیونکہ کبھی
کام نقائص سے اس طرح سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح سے دھوئیں سے آگ۔ ـــــــ جو کسی چیز میں
نہیں پھنستا من پر قابو پا کر سب سے بے تعلق رہتا ہے وہ سنیاسی ـــــــ اونچے گیان کو پراپت کرتا ہے جس نے
گیان کو پراپت کر لیا ہے وہ پرش گیان کے اونچے استھان (بلند مقام) برہم کو جس طرح پراپت کرتا ہے
وہ مجھ سے سن ـــــــ جس کی بدھی (عقل) صاف ہے جس نے دھیرج (حوصلہ) سے من کو روک لیا ہے راگ

دویش سے علیحدہ ہو کر اکیلا رہنے والا ہلکا اور تھوڑا بھوجن کرلینے والا دھیرج (استقلال) کے ساتھ لگاتار من
بانی اور شریر کو روک کر، ویراگ کا آسرا لینے والا نت پرتی دھیان کرنے والا ساتوک دھیرج سے اندری
رمن کرلینے والا کام کرودھ تھا میرے تیرے پن کا تیاگ کرنے والا شانت پرش برہم پرکی پراپتی کے
قابل ہے ۔ برہم میں یک انیت سے قائم ہوا ہوا پرسن چیت ——— جو نہ غم کرتا ہے اور نہ اچھیا ——
تمام جیووں کو ایک نظر سے دیکھنے والا میری پرابھگتی کو حاصل کرتا ہے میں جیسا ہوں اور جو ہوں بھگتی سے
یہ جان کر مجھ میں مل جاتا ہے ۔ میرا سہارا لیتا ہوا ہمیشہ تمام کرتا ہوا میری کرپا سے ناش نہ ہونے والے سناتن
درجے کو حاصل کرتا ہے مجھ کو ہی اونچا جان کر گیان یوگ کا سہارا لے کر دل سے تمام کرم مجھ کو ارپن کرتا ہوا
مجھ میں ہی من لگا ۔ مجھ میں چیت لگا کر تو سب مشکلات کو عبور کر لے گا لیکن اگر اہنکار وش ہو کر میری
بات نہ سنے گا تو ناش کو پراپت ہوگا اگر تو اہنکار کے وش ہو کر یہ کہے گا کہ میں نہیں لڑوں گا تو یقین
رکھ کہ تیرا یہ خیال جھوٹا ہے کیونکہ تیرا کشتری پن کا جو سبھاؤ وہ تجھے زبردستی یدھ میں شامل کردیگا۔

ارجن ——— تیرا سوبھاؤ ہی ایسا ہے۔ گو اس سمے تو انکار کر رہا ہے لیکن آخر کار تجھے یُدھ میں شامل ہونا
ہی پڑے گا۔ ایشور تمام دُنیا میں نواس کرتا ہے اور ساری مخلوق کو وہ انتریامی اپنی مایا سے اُن کرموں کے
مطابق گھماتا ہے۔ بھارت انن من دھن سے اس ایشور کی شرن میں جا جس کی کرپا سے شانتی پراپت ہو گی
اب میں نے تجھے گوڑھ گیان بتا دیا ہے اس پر وچار کر کے عمل کر لیکن چونکہ تو میرا بندھو ہے مجھے بہت ہی
پیارا ہے اس لئے تو میرے بہت اوتچے اپدیشوں کو پھر سُن تو تمام دھرموں کو تیاگ کر مجھ میں اپنا من
لگا میرا بھگت ہو میری پوجا کر مجھ کو ہی نمسکار کر اس میں ذرا شک نہ کر میں تیرے ساتھ سچا وعدہ
کرتا ہوں کہ تو مجھ کو پہونچے گا کیونکہ تو مجھے بہت ہی پیارا ہے سارے دھرموں کو چھوڑ کر صرف ایک
مجھ واسدیو کی شرن سے میں تجھے سب پاپوں سے مکت کر دوں گا تو نے یہ دھرم شاستر ان لوگوں کو
نہ سنانا جو تپ والے نہ ہوں بھگتی کے بغیر ہوں جن کا سننے میں پریم نہ ہو یا جو میری نندا کرتے ہوں جو
میرے اس گیتا شاستر کو میرے بھگتوں میں ظاہر کرے گا وہ بلاشک مجھ کو پراپت کرے گا جو میری

بھگتی اور پریم سے اس گیان کو میرے بھگتوں کو سنائے گا۔ اس کی مجھ تک رسائی ہو گی جو کوئی ہم دونوں کے
اس دھرم یکت سمیاد کو پڑھے گا۔ مانو اس نے میرا گیان یگیہ سے پوجن کیا ہے یقیناً یہ میرا مت ہے۔ نندا
سے رہت، شردھالو، یدی اُسے سُن کر عمل کرے گا تو وہ پاپوں سے مکت ہو جائے گا۔ ارجن کیا تمہاری
بھول دور ہوئی ہے یا نہیں۔ اور یا سے پیدا ہوا موہ جاتا رہا ہے۔ کیا؟

ارجن نے کہا اے اتیاشی! آپ کی کرپا سے میرا موہ جاتا رہا ہے مجھے اپنا کر تو یہ دھرم یاد آگیا ہے
بغیر شک و شبہ کے میں اب یدھ کے لئے تیار ہوں۔ آگیا کیجیے۔

سنجے نے دھرم راشٹر سے کہا۔ راجن! مہرشی دید و پاس کی کرپا سے میں نے آنندکند بھگوان شری
کرشن چندر جی مہاراج اور ویر ارجن کا یہ سمیاد سنا ہے جس کو یاد کر کے میں بار مبار آنند پراپت کر رہا ہوں
راجن بھگوان کے عجیب و غریب اور اٹ روپ کو یاد کر کے میں دل ہی دل میں خوشی حاصل کرتا ہوں جہاں
یوگیشور بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج ہیں جہاں دھنش دھاری ویر ارجن ہے وہیں پر فتح اور

اٹل نیتی ہے ایسا میرا مت ہے.

اٹھارھویں ادھیائے کا مہاتم

ایک دن کا ذکر ہے کہ دیو راج اندر کی سبھا میں تمام دیوتا اپستھت تھے۔ نرتکیاں نرت کر رہی تھیں
کہ اتنے میں بھگوان شری نارائن کے دوت وہاں پر ایک چتربھج روپ دھاری منش کو لائے اور اندر سے
کہا بھگوان نے آگیا کی ہے کہ آپ اپنا راج پاٹ اس چتربھج روپ دھاری کے حوالے کر دیویں یہ سنتے ہی
اندر سنگھاسن سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس چتربھج روپ دھاری ویکتی کو سنگھاسن پر بیٹھا دیا۔ لیکن
حیران سا ہو کر وہ بھگوان شری نارائن کے حضور میں پہونچا اور ڈنڈوت کر کے کہنے لگا پربھو! آپ
کی آگیا کے انوسار میں نے اپنا راج پاٹ اس چتربھج روپ دھاری منش کے حوالے کر دیا ہے مگر میں

حیران ہوں کہ اس نے کون سا ایسا نیہ کیا ہے جس کے کارن اُسے دیولوک کا راجیہ دیدیا گیا ہے میں نے سو اشومید یگیہ کر کے اُسے حاصل کیا تھا۔

بھگوان نے فرمایا ——— اندر اس ویکتی نے شریمد بھگوت گیتا کے اٹھارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا ہے جب اس نے دیہہ کا تیاگ کیا اس سمے اس کی اچھیا تھی کہ راج سکھ بھوگوں۔ چنانچہ میں نے اُسے تمہارا راج پاٹ دے دئے جانے کی آگیا دی تاکہ یہ اندر پوری کا راج کرے جب اس کا دل سیر ہو جائیگا۔ تو تمہارا راج پاٹ تمہیں واپس دے دیا جائیگا اور اُسے بیکنٹھ میں بھیج دیا جائیگا۔

29-6

19/9

Salam 27-3/99

روزانہ پاٹھ کرنے کے لئے

آرتیاں۔ ستوتر۔ بھجن۔ منتر۔ ارداس وغیرہ

آرتی شری گنیش جی

جے گنیش، جے گنیش، جے گنیش دیوا
ماتا تیری پاربتی پیتا مہادیوا

ایک دنت دیا ونت چار بھجا دھاری
مستک سندھور سوہے مُوشک کی سواری
..................جے گنیش جے
اندھن کو آنکھ دیت کوڑھن کو کایا
بانجھن کو پُتر دیت نردھن کو مایا
..................جے گنیش جے
مودک کا بھوگ لگت سنت کریں سیوا
ہار چڑھیں پھول چڑھیں اور چڑھے میوا
..................جے گنیش جے
دینن کی لاج راکھ شمبھو پُتر واری

منورتھ کو پورا کرو جاؤں بلہاری

.... جے گنیش جے

آرتی شری کرشن جی

آرتی جگل کشور کی کیجئے تن من دھن نیوچھاور کیجئے

.... آرتی جگل کشور

روی ششی کوٹ بدن کی شوبھا تاہ نرکھ میرا من لوبھا

.... آرتی جگل کشور

گوپ شیام مکھ نرکھت رنکیجے۔ پربھو کو روپ نین بھر پیجے۔ آرتی ....

کنچن تھال کپور کی باتی، ہری آئے شیتل بھئی چھاتی

آرتی ....

پھولن پنچ پھولن کی مالا۔ رتن سنگھاسن بیٹھے نند لالہ

آرتی ....

مور مکٹ کی مرلی سوہے، نٹ ور دیش دیکھ من موہے!

آرتی ....

آدھا پیٹ پٹ ساڑھی۔ کنج بہاری گردھاری

آرتی ....

شری پرشوتم گردھاری آرتی کرت سکل برج ناری۔ آرتی ......

نند نندن برکھبان دلاری پرمانند سوامی اوچل جوری۔ آرتی ......

شری گیتاجی کی آرتی

کرو آرتی شری گیتاجی کی

جگ کو تارن ہار تربینی
سورگ دھام کی سُگم نسینی

اپرا پار شکتی کی دیبی
رہے رچے ہو سدا پونیتا کی کرو

گیان دیپ کی دبیہ جوتی ماں
سکل جگت کی تم ببھوتیاں

موہ نشا ہت پرما پورنماں
پربل شکتی بھے بھیتر کی کرو

ارجن کی تم سدا دلاری
سکھا کرشن کی پران پیاری

شوڈش کلا پورن لستاری
چھپا پانمر بینتا کی کرو

شیام کا ہت ہرنے والی من کا مل ہرنے والی
نو امنگ نت بھرنے والی پرم پریم کا سیتا کی کرو
کرو آرتی شری گیتا جی کی

ترکن آرتی شیوجی کی

جے شیو اونکارا ہر شیو اونکارا برہما وشن سدا شیو اردھنگی دھارا
جے شیو اونکارا
ایکانن چترانن پنچانن راجے ہنسانن گرڑ آسن برکھ باہن ساجے
جے شیو اونکارا

دو بھج چار چُتر بھج دس مکھ سو نے ہے ترگن روپ تر کھت
تر بھون جن مو رہیے۔ جے شیو اونکارا۔
اکھشن مالا بن مالا مُنڈ مالا دھاری۔ چندن سرگ مدھ چندا
بھالے شبھ کاری۔ جے شیو اونکارا۔
شو یتامبر پیتامبر باگھمبیر انگے برھما دک سنکادک بھوتا دک سنگے
جے شیو اونکارا
کرکے مدھیہ کمنڈل چکر ترسول دھرتا جگ کرتا۔ جگ بھرتا سنگھارن
کرتا۔ جے شیو اونکارا۔
نت تر سے سروپ گنٹے اود بکا۔ پران وا کھشر کے مدھیے یہ تینوں
ایکا۔ جے شیو اونکارا۔

ترگن آتما جی کی آرتی جو کوئی گاوے بھجت شوانند سوامی
سکھ سمپت پاوے۔ جے شیو اونکارا

آرتی شری ست نارائن جی

جے لکشمی رمنا شری جے لکشمی رمنا

ستیہ نارائن سوامی جن پاتک ہرنا ——— جے لکشمی رمنا
رتن جڑت سنگھاسن اوبھت چھب راجے
نارد کرت نرنجن۔ گھنٹہ دھونی باجے ——— جے لکشمی رمنا
پرگھٹ بھئے کلی کارن دوج کو درس دیو

بوڑھے برہمن جن کے کینجن محل کیو ـــــــ جے لکشمی رمنا!

دربل بھیل کرال جن پر کرپا کری

چندر چوڑ اک راجہ نن کی دپد ہری ـــــــ جے لکشمی رمنا

دیش منور تھہ پاکر شردھا بخ دیہی

سو پھل بھوگیو پر بھوجی استت کینی ـــــــ جے لکشمی رمنا

بھاؤ بھگتی کے کارن چھن چھن روپ دھریو

شردھا دھارن کینی انکا کاج سریو ـــــــ جے لکشمی رمنا

گوال پال سنگھ راجہ پن بہن بھگتی کری

من واچھت پھل دینو دین دیال ہری ـــــــ جے لکشمی رمنا

چڑھت پرشاد سوا یا کدلی پھل میوا۔

دھوپ دیپ تلسی سے اجی ستیہ پیوا۔ ——— جے لکشمی رمنا
شری ست نارائن جی کی آرتی جو کوئی گاوے
بھنت داس سکھ سمپت من وانچھت پاوے۔ ——— جے لکشمی رمنا

آرتی درگا جی کی

منگل کی سیوا سن میری دیوا۔ ہاتھ جوڑ تیرے دوار کھڑے
پان سپاری دھوجا کھوپرا لے جوالا تیری بھینٹ کرے
سن جگدمبا نہ کرو دلمبا سنتن کو بھنڈار بھرے
سنت پرتپالی سدا کشالی۔ جے کالی کلیان کرے

بدھی ددا تا تو جگ ماتا۔ بپرا کارج سدھ کرو
چرن کمل کا لیا آسرا۔ شرن تمہاری آن پڑو
جب جب بھیڑ پڑی سنتن پر۔ تب تب آپ سہائے کرو
بار بار تو سب جگ موہیا ترن روپ انوپ دھرے
ماتا ہو کر بہتر کھلاؤ اور بھار یا ہو کر بھوگ کرے
سنتن سکھدائی سدا سہائی سنت کھڑے جے جے کار کریں
برہما وشن مہیش سہس پھل۔ لئے بھینٹ تیرے دوار کھڑے
اٹل سنگھاسن بیٹھی ماتا سر سونے کا چھتر پھریں
گر سینچم کلم دونوں جب لوکنٹھ ہر کسم کرے
دکھ دُکھ کھیتر ترشول ہاتھ لے لکت بیج کو بھسم کرے

شمبھو نشمبھ پچھاڑیو ماتا مہکھاسُر کو پکڑ ڈلے
آدا وتار آو کا راجت اپنے جن کو کشٹ ہرے

کوپ ہوئے کروالو مارے چنڈ منڈ سب چور کرے
تب تم دیکھو دیا روپ ہمو لیا ہیں سنکٹ دور کرے

سومیہ سوبھاؤ دھرو گوری ماتا اُن کی عرض قبول کرے
سِنگھ پیٹھ پر چڑھی بھوانی اٹل بھون میں راج کرے

درشن پاویں منگل گاویں سِدھ بھگت بھینٹ دھریں
برہما وید پڑھیں تیرے دوارے شو شنکر جی دھیان کریں

اندر کرشن تیری کریں آرتی چنور کویر ڈلاے رہیں
جے جننی جے مات بھوانی اٹل بھون میں راج کریں

آرتی شری گنگا جی کی

جو جن گنگا گنگا کہے جنم جنم کے پاپ سب نشٹ ماہو دہے

جو جن گنگا..................

سنان کرت جو من وانچھت پھل تت نشٹ سیوک آ ن ہے

جو جن گنگا..................

اور کچھ پدم تو استی۔ جے جے سیوک باہو گے

جو جن گنگا..................

جگ جیون جگدمبا جی کو ہری ہر دھیان دھرے

جو جن گنگا..................

دیون عرض کرت نِت دھیادت ہر موڑھ کی ترن سے چھے

جو جن گنگا.........

برج پتی کی پیاری سنگت بُہہ سُکھ دین سے چھے

جو جن گنگا.........

آرتی شری لکشمی جی کی

جے لکشمی ماتا۔ جے لکشمی ماتا تم کو نِس دن سیوت ہر وشنو ودھاتا۔ جے.....

تو برہمنی کملا تو ہی ہے جگ ماتا سوریہ چندر دھیاوت نارد رشی ماتا۔ جے....

درگا روپ نرنجن سکھ سمپت اتار۔ جو کوئی تم کو دھیاوت ردھ سدھ پاتا۔ جے....

تو ہی ہے پاتال بستی تو ہی شبھ داتا۔ کرم پربھاؤ پرکاشن جگ ندھی سے ترا تا۔ جے.......

جس بن تم نواسا آہیں گن آنا ترن سکے سوئی تر لے من نہیں دھڑکانا۔ جے ....

تم بن یگیہ نہ ہوئے دستر نہ ہوئے ماتا۔ کھان پین کو دیبو تم بن کو داتا جے ....

شبھ گن مندر سندر کھیت تیہر بدھی جاتا رتن چتر دش تا کو کوئی نہیں ماتا۔ جے ....

آرتی لکشمی جی کی جو کوئی نر گاتا۔ ار آنند اتی امنگے تن پاپ اتر جاتا جے ....

ستھر چر کھنا سے بچائے شبھ کرم کرتا۔ رام پرتاپ ماتا کی شبھ درشٹی چاہتا جے ....

آرتی درگا بھگوتی جی کی

سن میری دیوی پربت واسنی کوئی تیرا پار نہ پایا۔ سن میری ....

پان سپاری دھوجا ناریل لے تیری بھینٹ چڑھایا۔ سن ....

ساری چوپی تیرے انگ و راجے کیشر تلک لگایا۔ سن میری.....
نگلے نتگے پگ سے تیرے سنکھ اکبر آیا سونے کا چھتر چڑھایا۔ سن...
اونچے اونچے محل دلوائی۔ نیچا محل بنایا..... سن میری.
ست یگ ترتیا دواپر کلی یگ تیرا راج لیسایا۔ سن میری.....
دھوپ دیپ نئی دید آرتی موہن بھوگ لگایا........ سن میری۔
دھیانو بھگت میّا تیرا اگن گائے من بانچھت پھل پایا۔ سن میری...

آرتی شری کرشن جی کی!

اوم جے شری کرشن ہرے!

پربھو جے شری کرشن ہرے
بھگتن کے دُکھ سارے پل میں دور کرے!
جے شری کرشن ہرے
پرمانند مراری۔ موہن گردھاری
جے رس راس بہاری۔ جے جے گردھاری...... اوم
کر کنگن کنٹھ کنگن شری کنڈل بالا
مور مُکٹ پیتمبر سوہے بن مالا.........
دین سدا ماتارے دارد دُکھ تارے
گج کے پھند چھڑائے بھو ساگر تارے.........
ہرن کشپ سنگھارے نرہری روپ دھرے

پاہن نے پربھو پر سے گئے چین کے بیچ پڑے ...... اوم
کیشی کنس پلا ہے نل کو بیر تارے
دامودر چھپ سُندر بھگتن رکھوارے .... اوم جے
کالی ناگ نتھیا نٹور چھب سوہے
پھن پھن نرت کرنتے ناگن من موہے .... اوم جے
راج بھبھیکن تھاپے سیتا شوک ہری
دروپدستا پت راکھی کرونا لاج بھری .... اوم جے

آرتی بجرنگ بلی کی

آرتی کیجے ہنومان للا کی۔ دشٹ دمن رگھوناتھ کلا کی۔ آرتی ....

جا کے بل سے گردر کانپے، بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے۔ آرتی.....
لنکا سا کوٹ سمندر سی کھائی۔ جات پون سُت بار نہ آئی۔ آرتی.....
دے بڑا ہنومان پٹھائے۔ لنک جلائے سیا سُدھ لائے۔ آرتی.....
جگمگ جوت اودھ پور راؤ۔ گھنٹہ تال مردنگ بجاؤ۔ آرتی.....
شکتی بان لگے لکشمن کے۔ آن سنجیون لکھمن جیائے۔ آرتی.....
بیٹھ پاتال توڑیم کاتر۔ اہرادن کے بھجا اکھاڑے۔ آرتی.....
آرتی کیجے جیسی تیسی۔ دھرو پرہلاد ودبھیشن جیسی۔ آرتی.....
سُر نرمُنی آرتی اُتاریں۔ جے جے جے کپی راج پکاریں۔
کنچن تھال کپور سہائی۔ آرتی کرت انجنی مائی۔
بائیں بھُجا سے اسُر سنگھارے۔ دائیں بھجا سر سنت اُبارے۔

لنک جرلئے اُسر سنگھارے ۔ رام چندرکے کاج سنوارے ۔
انجنی پُتر مہال بل دائک ۔ دیوسنت کے سدا سہائک ۔
لنک پدھولنس سیارگھو ائی ۔ تلسی داس کپی آرتی گائی ۔
جو ہنومان جی کی آرتی گاوے ۔ بسے بیکنٹھ پھر نہیں آوے ۔

درگا جی کی آرتی

جے اَمبے گوری میّا جے امبے گوری
تم کو نِس دِن دھیاوت ہر برہما شوری ۔ جے امبے گوری
مانگ سِندھور وراجت ٹیکو مرگ مدکو

اُجّل سے دو نینا۔ چندر بدن نیکو۔ جے امبے گوری
کنک سماں کلیور رکتا مبر لا اجے
رکت پُشپ کی مالا کنٹھن پر ساجے۔ جے امبے گوری
گیہر باہن راحت کھڑگ کھپر دھاری
سُر نر منی جن سیوت تن کے دُکھ ہاری جے امبے گوری
کانن کنڈل سوبھت ناساگرے موتی
کوٹن چند دوواکر سم راجت جیوتی جے امبے گوری
شمبھ نشمبھ بدارے مہکھا سُر گھاتی
دھرم الوچن ناستک لِنس دِن مد ماتی جے امبے گوری
چونسٹھ یوگنی گاوت نِرتت کرت بھیروں

باجت تال مردنگا اور باجت ڈمرو ——— جے امبے گوری
بھجا چپا رانی شوبھت کھڑک کھپّر دھاری
من وانچھت پھل پاوت سیوت نرناری ——— جے امبے گوری
کنچن تھال وراجے اگر کپور باتی
شری مال کنٹھ میں ورجیت کوٹ رتن جیوتی ——— جے امبے گوری
یہ امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے
بھنت شیوانند سوامی سکھ سمپتی پاوے ——— جے امبے گوری

گنپتی جی کی آرتی

گنپت کی سیوا منگل میوہ سیوا سے سب وِگھن ٹرہیں۔
تین لوک تینتیش دیوتا دوار کھڑے سب عرض کریں
رِدّھ سِدّھ وکشن دام ورجین آنند سوں جیئو رجھریں
دھوپ دیپا اور لئے آرتی بھگت کھڑے سب عرض کریں
گڑکے مودک بھوگ لگت ہیں موشک باہن چڑھیو سریں
سوم روپ سیوا گنپتی وِگھن دکھ سب دُور پریں

بھادروں ماہں شکل چتر تھی دو پار ابھر لوپر پر ہیں ا،
لیئے جنم گنپت پربھو جی لے درگا من آنند کریں
آن ودھاتا یکھیو آسن اندر اپسرا نرتیہ کریں
وید اور برہما وگھن ونا شن گنپتی جی کا نام دھریں
ایک دنت گج بدن ونا ئیک ونئن روپ انوپ دھریں
پگ کھمبا اور لشٹ ہے دیکھ چندر ماہا سیہ کریں
دے شاپ شری چندر دیو کو کلاہین تت کال کریں
چودھ لوک میں پھریں گنپتی تین بھون میں راج کریں
شری شنکر کو آنند اپجیو نام لیئے سب وگھن ٹریں
اٹھا پربھات جب آرتی گاویں جا کے سر یش چھتر پھریں

گنپت کی پوجا پہلے کرے کام سبھی نروگھن سریں.
شری پرتاپ گنپتی جی کی ہاتھ جوڑ استت کریں

آرتی تلسی جی کی

تلسیاں مہارانی نمو نمو
ہر کی پٹ رانی نمو نمو
تلسیاں مہارانی نمو نمو
جاں کے دوس پرس انباشی۔ جہاں وید پران بکھانی

تُلساں پہارانی نمو نمو

سُندر چھتر لکھو من منجر ہری چرن کمل لپٹانی

نمو نمو تُلساں ....

جے جے کا کرت برھما دک

دھیان دھرت نارد مُن گیانی

نمو نمو تُلساں ....

پریم پریت میتا ہری بس کینو

سانورتی صورت من بھانی

نمو نمو تُلساں ....

شری گنگا جی کی آرتی

اوم جے گنگے ماتا۔ شری جے گنگے ماتا
جو نر تم کو دھیاتا من بانچھت پھل پاتا

اوم جے..............

چندر سی جیوتی تمہاری جل نرمل آتا
شرن پڑے جو تیری سو نر تر جاتا

اوم جے..............

پُتر سُکھ کے سارے سب جگ کو گیاتا
کرپا درشٹی تمری تری بھون سُکھ داتا

اوم جے..............

ایک ہی بار جو تیری شرن گتی آتا
یم کی ترات مٹا کر پرم گتی کو پاتا

اوم جے..............

آرتی مات تمہاری جو جن نت گاتا
داس وہی سہج میں مُکتی کو پاتا

اوم جے..............

آرتی نرگن برہم کی

اوم جے جگدیش ہرے ۔ سوامی جے جگدیش ہرے
بھگت جنوں کے سنکٹ چھن میں دور کرے ....

اوم جے ....

جو دھیاوے پھل پاوے دُکھ ونسے من کا....
سکھ سمپتی گھر آوے کشٹ مٹے تن کا....

اوم جے ....

مات پتا تم میرے شرن گہوں کس کی
تم بِن اور نہ دوجا آس کروں جس کی

اوم جے ....

تم پورن پرماتم، تم انتریامی!
پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی!

اوم جے ....

تم کرونا کے ساگر، تم پالن کرتا ......
میں مورکھ کھل کامی کرپا کرو بھرتا

اوم جے ....

تم ہو ایک اگو چہ سب کے پران پتی
کس بدھ ملوں گو سائیں تم کو میں کُملتی

اوم جے ....

دین بندھو دُکھ ہرتا ٹھاکر تم میرے
اپنے ہاتھ اُٹھاؤ دوار پڑا تیرے

اوم جے ....

وشے وکار مٹاؤ پاپ ہرو دیوا .....
شردھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا

اوم جے ....

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے
اُٹھ نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے پربھو سے دھیان لگا
یہ پریت کرن کی ریت نہیں پربھو جاگت ہے تو سووت ہے
جو کل کرنا ہے آج کر لے جو آج کرنا سو اب کر لے
جب چڑیاں نے چگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے

نادان بھگت کرنی اپنی اسے پاپی پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھڑی سیس دھری پھر سیس پیٹ کر کیوں رو دینا ہے

کنول نیتر!

سری کنول نیتر کٹ پیتامبر ادھر مرلی گردھرم
مکٹ کنڈل کر لکٹیا سانورے رادھے ورم
کول یمنا دھین آگے سگل گوپیاں کے من ہرم
پیت وستر گرڑ واہن چرن سکھ نت ساگرم

کرت کبیل کال نش دن کنج بھون اُجا گرم
اَچل اَمر اڈول نشچل۔ پرشوتم اَپرا پرم
دینا ناتھ دیال گردھر کنس ہر ناش ہرم
گل پھول مال وشال لوچن ادھک سُندر کبشورم
بنسی دھر و سدلو چھلبا بلی چھلو سُری دامم
جل ڈوبتے گج راکھ لینو لنکا چھید لو را دم
سیتا و دیپا تو کھنڈ چودہ بھون کینو رام جی اکلیم
دروپدی کی لاج راکھی کہال توں اُپما کرم
دینا ناتھ دیال پورن کرونا مئے کرونا کرم!
گوبند داس بلاس نشدن نام جیپت نت ناگرم

پرتھم گرو کے چرن بندوں لبس گیان پرکاشتم
آدِ وشنو جگا و برہما سیو تے شو شنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو شری کرشن یدپتی کیشوم
شری رام رگھو بر رام رگھو بر رام رگھو بر راگھوم
شری رام کرشن گووندا مادھو شری باسدیو شری دامنم
مچھ کچھ وراہ نرسنگھ باوہ رگھوپتی پادنم
شری متھرا میں کیشو رائے براجیں گوکل میں بالمکند جی
شری بندرابن میں مدن موہن گوپی ناتھ گوبند جی
دھنیہ متھرا دھنیہ گوکل جہاں شری پتی اوترے
دھن یمنا کا نیر نرمل گوال بال سکھا برے

نوبت ناگر کرت ترتت نِشو وریچ سن موجستم

کالِندی تٹ کرت کریڑا- بال اَدٕ کھُبت سندم

گوال بال سب سکھا ور اہین سنگ راتھے ہانی

ہنی بٹ تٹ نکٹ یمنا مرلی کا دھیر سہا و نی

بج رادھے رگھو وَنش اُتم پریم راج کما رنی

سیتا کے پتی بھگت تمہن جگت پران اُدھار جی

جنک راجہ پرن رگھو- دھنش یان چڑھا و ہیں

ہنی سیتا تام جب کے شری لالچند ریپھ تا ہیں

جنم متھرا کھیل گوکل نند کے ہر دے نند ہم

بال لیلا نپت پاون دیو اکی لبدیو کم

شری کرشن کلی مل ہرن جا کے جو بھجے ہری چرن کو
بھگتی اپنی دیہو مادھو، بھو ساگر کے ترن کو
جگن ناتھ جگدیش سوامی شری بدری ناتھ لشمبرم
دوارکا جی کے ناتھ شری پتی کیشوم پرنماہم
شری کرشن اشٹ پد پڑھت لشیدن وشنو لوک سنگچھم
شری گورو رامانند اوتار سوامی کوی دتاس بماہم

ناگ لیلا

گیند کے لیں کو دھینا اُترے پربھو جی دھائیکے

گیبند کے لبس کو دجمنا اُترے پربھوجی دھائیکے

جنتھے ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کنورجی اترے جائیکے

کہت پربھوجی کو شنکھ پدمنی جاؤرے بالک بھاگ کے

تیرا روپ دیکھ من دیا جے تجی مت ناگ ماری جائے

کہت پربھوجی شنکھ پدمنی اب بھاگیا کیسے ہے

جیٹھی ہوئی سی سو ہورہی سن ری ناگن پدمنی

کیا رے بالک پنتھ بھولیا۔ کیا ویری تیرا مایا

کیا تیرے من کرودھ اپجیو۔ کیا گرہ نا دستایا

نہ ری پدمنی پنتھ بھولیو، نہ ویری بھر نا یا

نہ میرے من کرودھ اپجیو نہ گرہ نا دستایا

کون تمہارا دیش کہیئے کون تمہارا گرام ہے
کون تمہاری مات پتا اور کیا تمہارا نام ہے
برج ہمارا دیش کہیئے گوکل ہمارا گرام ہے
نند یشودھا مات پتا سری کرشن ہمارا نام ہے
اسُراجا کنس بیتی دار باندھی کالی ناگ نا کھن آیا
لئو بالک گل پھول مالا سوا نکھے کنئیاں بوریاں
اپنی لے گھر جاؤ رے بالک ڈپاں ہیں ناگاں سے چوریاں
کیا کراں تیریاں پھول مالاں سوا لکھے کنئیاں بوریاں
نندرا بن مین پھول ہنڈولا پاواں میں ناگ پیاں ڈوریاں
نہ اہی پدمنی وچ براہمن نند جی کا میں لاڈلا

ات لیشو دھاں رانی دہی یاد و سے تیترامنگے کالی ناگ کا

چرن چاپ کر بھجا مرد وڑی ناگنی ناگ جگایا

ٹُھورے منڈلیک راجا بالک جھوجھن آیا

جب اُٹھنے منڈلیک راجا اندر جیو لاگر جیا

میرے پربھو جگ کے مُکٹ پر جیٹ ماری شری کاہن جی مکٹ بجایا

بنسری سیتی کالی ناگ تا تھیو پھن پھن بین بجایا

اٹھاراں بھار ردمال باندھیو کالی یہ لاد چلایا

گلی گلی متھرا کی نگری پھول تُھول کھلایا

ات لیشو دھواں کرت آرتی دیو کی منگل گایا

بال گوپال سب ساتھ پیارے جے جے کار د بلایا

بھگتوں کے پربھو پورن سوامی نرنجن نام دھرایا

ستوتر ہری ہر

پرتھم گنپتی جی کا لیجے جو نام
جو ہو دیں سبھی کام پورن تمام

کرے نیتی داس دھر ہر کا دھیان
جو کرپا کری آپ گردھر ہری ہر

ترا نام ہے دُکھ ہرن دینا ناتھ
جو برسن لگا اندر غصے کے ساتھ

رکھا تم گوالوں دے کے ہاتھ
وہاں نام اپنا رکھا گردھری

ہری ہر ہرنا ہر ہری ہر ہری!
مری بار کیوں دیر اتنی کری!

اُس نے جو باندھا تھا پرہلاد کو
وہ نہ کر پایا تھا بس دن تری یاد کو
کیا شاد درشن دے ناشاد کو
نرسنگھ ہو اُٹھی نہ پہرا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہا ہر ہری
مری یار کیوں دیر اتنی کری

گج کو گراہ نے تھا گھیرا جبھی
لیا نام اس نے نہ تھا کو کبھی
مشکل بنی شرن آیا تبھی
سدرشن سے تم نے تھی رکھشا کری

ہری ہر ہری ہا ہر ہری ہا ہر ہری
ہری یار کیوں دیر اتنی کری

اُجامل اُدھارے نہ لائی تھی دیر
چکھے پریم سے جوٹھے بھیلنی کے بیر
دُکھ دور کرتے نہ کینی ہے دیر
سدا آ کے سب دکھ درد ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
ہری بار کیوں دیر اتنی کری

کورو ظلم جب کرانے لگے
دروپد ستا کو ستانے لگے
زبردستی چیر اتروانے لگے
رکھی شرم اس کی ننگن نہ کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری!
ہری بار کیوں دیر اتنی کری!

اہلیا کو گوتم نے دی بددعا
اُسی وقت وہ بن گئی تھی شلا
پڑی راہ میں وہ رہی بیگناہ
چھو کر چرن مُکت اس کی کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری!
ہری بار کیوں دیر اتنی کری!

راون اسُر جب سیتا لے گیا — جا کر اُسے واں بہت دِق کیا
اُسے مار کر مکت تم نے کیا — سیا پھر لے آئے اجودھیا پوری

ہری ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

پڑھا جس وقت رکمنی کا پیام — پہنچے ترت آپ عالی مقام
دیا اُس کے دل کو تھا جلکے آرام — رتھم باندھ رکمن کو لائے ہری

ہری ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

نرسی بھگت ایک ہنڈی کری — سانول شاہ کے اوپر دوارکا پوری
پھر بیا سادھو ڈھونڈنے کو چلی — سانول روپ ہوا اس کی ہنڈی بھری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری

مری بار کیوں دیر اتنی کری

جو سنکٹ بنا ایک نامے کو آ — کہے بادشاہ مردہ گانے چلا

ناما شرن آپ کی تب پڑا — گھڑی سات میں لگئے زندہ کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری

مری بار کیوں دیر اتنی کری

جو دھنے بھگت بانگ تھا کر لیا — ترلوچن مشر ہنس کے بیٹھ دیا

بھگت کا ورڑھ نشچے دیکھا ہری — بھوجن کیا دور کی بے کلی

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری

مری بار کیوں دیر اتنی کری

درباسا گیا شش کے پانڈوں کے پاس
بھوجن چکھن کی جو لینی تھی آس

تب راجہ جپکالنے کی اچھیا کری
وہاں ناتھ پانڈوں کی بپتا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
ہری بار کیوں دیر اتنی کری!

نرائن سوامی جی آوے کہاں
چھپر بند ہو کے پہنچے وہاں

مادھو داس کو جا ڑا لاگا جہاں
چھپر باندھ کر اس کی رکھشا کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
ہری بار کیوں دیر اتنی کری!

ماتا اپدیش دھروّ نے سُنا　　چلے گھر سے بن کا رستہ لیا
اک پاؤں پر تپ وہ کرنے لگا　　کیا داس اُس کو گلے لا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

ساری عمر کنس دشمن رہا!　　پلک میں تھا اُس کا ادھار کیا
اگرسین کو راج متھرا دیا　　سدرشن کا بیٹھا جو آیا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

پکڑ راجہ نے زہر کا تل دیا　　میراں نے ترا نام لے کر پیا
گھبرائی نہ وہ نہ ڈولا جیا!　　امی رد وش سے جیا اس کو مرت کری

دینا ناتھ ہے نام تیرا ہوا　　یہی جان ہوں شرن میں میں پڑا
اپنے نام کی لاج راکھو ہری　　مرے دُکھ سبھی کاٹ راکھو ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

مری عرض سُن لیجیے گوپال جی　　ہوا سخت ابتر مرا حال جی
کرو مجھ کو دنیا میں خوشحال جی　　ترے بن مرا کون ہے ہے ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری!

تو ہی ہے جگت بیچ تارن ترن　　تو ہی سُکل سرشٹی کا کارن کرن
پڑا تیری جو ناتھ دل سے شرن　　سدا تو نے اُس کی ہے رکشا کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
ہری بار کیوں دیر اتنی کری!
کرو دور دکھ درد سکھ دیجئے
تو کرپال ہے سب جگت کا ہری
ہری بار کیوں دیر اتنی کری
سرب سکھ دینے تم سرب کے دھنی
آنند ہوا استت کینی گھنی!
بھگت اپنے کی اونچی استت کری!
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری!
ہری بار کیوں دیر اتنی کری!
ستوتر پڑھے پریم سے شخص جو
سپھل جنم اس کا ترلوکی میں ہو
دیو پوری میں جا بسے بھگت سو
اندر اور یم اس کی ہمہا کری

ہری ہر ہری ہا ہری ہا ہر ہری
ہری بار کیوں د یر ا تنی کر ی

شری رام چندرجی کی استتی

شری رام چندر کرپال بھج من ہرن بھو بھے دارو نم
نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجا رنم
کندرپ اگنت امت چھبی نو نیل نیرج سندرم
پٹ پیت مانہو تڑپ رچی سوچی نومی جنک ستادرم

بھج دین بندھو دنیش دانو وشٹ ونش نکندنم
رگھو نند آنند کند کوشل کند دشرتھ نندنم
سر کریٹ کنڈل تلک چارا دار انگ وبھوشنم
آجانو بھج شر چاپ دھر سنگرام جیت کھر دوکھنم
اتی بدتی تلسی داس شنکر شیش منی من رنجنم
مم ہردے کنج نواس کر کامادی کھل دل گنجنم
من جاہی راچیو ملے سو ور سہج سندر سانورو
کرونا ندھان سجان شیل سنیہ جانت راورو
ایہا بھانت گوری اسیس سن سیا سہت ہیا ہرشی الی
تلسی بھوانی پوج پنی پنی مدت من مندر چلی

گجیندر موکش

ٹیک ۔ ناتھ کیسے گج کو پھند چھڑایو

یہ اچرج موہے آیو

گج اور گراہ لڑت جل بھیتر۔ لڑت لڑت گج ہارو

جو بھر سونڈ رہی جل باہر تب ہری پکارو...... ناتھ

شری کے پیر سدا ماکے تنڈل رچ رچ بھوگ لگایو

دریودھن کے میوا تیاگیو ساگ بدر کھایو...... ناتھ

بشھ با تال کالی ناگ ناتھو پھن پر نرت کرایو۔

گوردھن کردھارن نند گھر لال کہایو.......ناتھ
اگھاسُر مارو۔ باکاسُر مارو۔ داباناَل پان کرایو
کھمب پھاڑ کر ہرناکش مارو نرسنگھ نام دھرایو.......ناتھ
آجامِل گنج گنگا ناری دروپدی کے چیر بڑھایو
پے پان کرت پوتنا ماری۔ کبجا کے روپ بنایو.....ناتھ
کورو پانڈو کو یُدھ رچایو۔ کورو مار ہٹایو
دریودھن کا مان گھٹایو۔ موہے بھروسو آیو.....ناتھ
سب سکھیاں مِل کنگن باندھو ریشم گانٹھ بندھایو
چھُٹے نہیں رادھاجی کی کنگن کیسے گوردھن اٹھایو.....ناتھ
جوگی کا جو دھیان دھرت ہیں دھیان دھرت نہیں آیو

سور شیام تمہارے ملنے کو لیشو دھا کی دھین چرا یو۔ ناتھ.....
ناتھ کیسے گج کو پھند چھڑایو

اتھ شری ہنومان چالیسہ

دوہا

شری گورو چرن سروج رج نج مکر سدھار بر نو رگھو بر بمل لیش جو دایک پھل چار
بدھی ہین تنو جان کے سمرو پون کمار
بل بدھی ودّیا دیہو موہے ہرو کلیش نکار

جے ہنومان گیان گن ساگر — جے کپیش تہوں لوک اجاگر

رام دوت اتولت بل دھاما — انجنی پتر پون سُت ناما

مہاویر وکرم بجرنگی — کومتی نوار سومتی کے سنگی

کنچن ورن وراج سودیشا — کانن کنڈل کنچت کیشا!

ہاتھ وجر اور دھجا وِراجے — کاندھے مونج جنیو ساجے

شنکر سون کیشری نندن — تیج پرتاپ مہا جگ بندھن

ودیا وان گنی اتی چاتر — رام کاج کردے کو آتر

پربھو چرتر سُننے کو رسیا — رام لچھمن سیتا من لبیا

سوکھشم روپ دھر سیاہی دکھاوا — وِکٹ روپ دھر لنک جراوا

بھیم روپ دھر اُسر سنگھارے — رام چندر کے کاج سنوارے

لائے سنجیون لکھمن جیائے ۔ شری رگھوبیر ہرش ار لائے

رگھوپتی کینی بہت بڑائی ۔ تم مم پریہ بھرت سم بھائی

سہس ودھن تمرو یش گاویں ۔ اس کہہ شری پتی کنٹھ لگاویں

سنکادک برہمادی منیشا ۔ نارد شارد سہت اہیشا

یم کوبیر دگپال جہاں تے ۔ کوی کووِد کہہ سکیں کہاں تے

تم اپکار سگریوہہ کینہا ۔ رام ملائے راج پد دینا

تمرو منتر وبھیشن مانا ۔ لنکیشور بھئے سب جگ جانا

یگ سہسر یوجن پر بھانو ۔ لیلیو تاہی مدھر پھل جانو

پربھو مدرکا میل مکھ ماہیں ۔ جلدھ لانگھ گئے اچرج ناہیں

درگم کاج جگت کے جیتے ۔ سگم انوگرہ تمرے تیتے

رام دوارے تم رکھوارے
ہوت نہ آگیا بن بیسارے

سب سکھ لہے تمہاری شرنا
تم رکھشک کاہو کو ڈرنا

آپن تیج سمہارو آپے
تینوں لوک ہانک تے کانپے

بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے
مہاویر جب نام سناوے

ناسے روگ ہرے سب پیرا
جپت نرنتر ہنومت ویرا

سنکٹ سے ہنومان چھڑاویں
من کرم بچن دھیان جو لاویں

سب پر رام رائے سرتاجا
تن کے کاج سکل تم ساجا

اور منورتھ جو کوئی لاوے
تاسو امت جیوں پھل پاوے

چاروں جگ پرتاپ تمہارا
ہے پرسدھ جگت اجیارا

سادھو سنت کے تم رکھوارے
اسُر نکندن رام دلارے

اشٹ سدھی نو ندھی کے داتا
اس بر دین جانکی ماتا

رام رسائن تمرے پاسا
سدا رہو رگھوپتی کے داسا

تمرے بھجن کو رام کو پاویں
جنم جنم کے دکھ بسراویں

انت کال رگھوور پور جائیں
جہاں جنم ہری بھگت کہائیں

اور دیوتا چیت نہ دھریئے
ہنومت سیئ سبھی سکھ کریئے

سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا
جو سمرے ہنومان بل بیرا

جے جے جے ہنومان گسائیں
کرپا کرو گرو دیو کی نائیں

یہ شت بار پاٹھ کر جوئی
چھوٹے بند مہا سکھ ہوئی

جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا
ہووے سدھ ساکھی گورئیسا

تلسی داس سدا ہر چیرا
کیجے ناتھ ہردے میں ڈیرا

بھجن

...ری میں آیا … بھٹکت یونہی جنم ورتھا گنوایا

...ش میرا … کرو کرپا نہیں [illegible] یا ہے تیرا

...ی سہارا … تو ہی سوامی! تو ہی پریتم پیارا

...بیڑا … بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا

...دو! … پتا پتر مجھے سمجھا بنا دو

...پی سہارا … سکھی جیون سبھی ہو وے ہمارا

...گھر پھیلا دیا … یہ دا اک موکش کا سب کو بتا دینا

بھجن

تم ہو پربھو چاند میں ہوں چکورا
تم ہو دیا تمہاری کا میں ہوں پتنگا
جیسے ہے چمبک سے لوہے کی پریتی
پانی بنا جیسے ہو مین ویاکل

تم ہو کنول
آنند گھن
ایسے کھنچ
تڑپا ئے مجھے

اک بوند جل کا ہوں میں پیا
کرو امرت ورشا ہرو تاپ
سماپت

